

فکرِ احیاءِ حیات

محمد بشیر و المنقہ کہ درین زمان سعادت اقتران ترجمہ نسخہ متبرکہ قدیمہ تحفہ مستندہ
 مطلع الانوار مصنفہ علامہ عارف با اللہ محدث مغیرہ فقیہ ملا محمد نوری کاشانی مددگار العزیز

موسوم بہ

CHECKED

سلطان التواریخ

CHECKED 1998

از نتیجہ سعی موفور و تاکید اکید جناب مولوی مولینا غلام احمد صاحب سنبل فریدی خانی

ترجمہ نسخہ ہذا سلیس اردو میں ۱۳۲۸ھ

محمد حسین بن فضل بن محمد
 فیسی و فضل بن ابی طیم الطایر البکری

اردو مولوی غلام احمد صاحب نے سنبل غلام اور ان کے ساتھ کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہر ہے ہا سے محمد پروردگار روزگار کے لئے اور حسن عاقبت ہر فرد پر ہر کار
 کے لئے خاص ہے اور درود سلام خاص سرور انام خاتم النبیین جناب محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم پر پہنچے۔ کترین زندگان باریگاہ سبحانی عقیق نور کاشانی پہنچاؤں
 اللہ تعالیٰ طرف مقصود یہ کہتا ہے کہ چونکہ اس اصفت العباد کو احسان فضل بانی
 بچپن اور شروع جوانی سے مباحثہ علوم دینی اور مناظرہ احکام یقینی اور مطالعہ تفاسیر
 اور احادیث اور تذکرہ تواریخ اور اخبار کی رغبت تمام اور تمنای مالاکلام عطا
 فرمائی تھی۔ آغاز جوانی میں کہ سال اکیسواں تھا تقلید علما سے بزرگ مذہب خفییہ کی
 بمقتضائے شرح اور مسائل دین یزدانی کی اختیار کی۔ اور بہ برکت کثرت مطالعہ
 تفاسیر کلام الہی کی محبت آل مصطفوی نے ولین قرار پکڑا۔ اور یہ بندہ دل و جان سے
 اونکا بندہ ہو گیا ایک قلت ہمت نے اسپر برانگیختہ اور توجہ نے اسطرف راغب
 کیا کہ کیفیت احوال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جو بڑی کتابوں اور چھوٹے
 رسالوں میں متفرق اور جدا اور اوراق میں مختلف نظر آتی تھو سب ترتیب دیکر

جمع کیجئے۔ تاکہ یادگار اہل صفاء ہو بقصہ آنکہ کئی کئی مومنین مرقومہ باوقاف تھا
 یعنی کئی کام اپنے وقتوں میں رہیں اس دہن کے جمال کو پردہ توقف میں
 رکھتا تھا جس وقت کہ دروازے سعادت کے کھلے اور فرصت ملی خدا کے فضل و کرم سے
 اس ارادی میں پختگی پائی اور یہ مقصود حاصل ہوا۔ اور قصہ حال اس سلطان
 الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت طفولیت سے سفر آخرت تک اور بعد نزول
 وحی کا اور اظہار نبوت کا اور اتباع اہل ایمان کا اور صد حاسدون کا اور ایذا
 دشمنوں کی اور عداوت فریشوں کی اور غالب ہونا اور پیر بوجہ فتح بلاد کے اون سے اور مغلوب
 ہونے اور قایم کرنا دین کا ساتھ دلالی کے اور پیغام مصائب اور سختیوں کا اور بیان
 احوال آخرت کا قیام قیامت سے اور نبث و نشر اور حساب و عشر کا اور میزان اور
 صراط کا اور ذکر دخول جنت اور دوزخ کا اس ضعیف ضعیف نور کاشانی نے بعد تحقیق
 و تصحیح روایات اور متعین اقوال کے کتب سلف اور تفسیر اور قرآن اور احادیث اور شرح
 احادیث قصص صحیحہ اور رسالہ امام منصور عہدہ ہی اور تمہید الموفت وغیرہ سے خاص
 بنیت و ضای باری و اشرف ضای تجاری و راخا لیکہ مطالب دنیا سو عاری ہو کر بطریقہ ایجاز
 و اختصار اکیس فصل پر منقسم کر کے اوس کا نام **مطلع الانوار** فی ترجمہ الانوار
 رکھا اور نقل عبارت میں اصلاً مبالغہ نہ کیا تاکہ عام خلق کو اور سب کو سکھانا معانی کا
 اور سمجھانا معانی کا حاصل ہو شاید حق سبحانہ تعالیٰ بہ برکت اوس کے اس ضعیف کو
 فیروز عافیت اور سلامتی ایمان اور راضی رکھنے حضرت رحمان کو اور بعد اوسکی احسان و
 ان کو مفرور از دین کرنا **فصل اول** کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
 اور معجزات اور علامات نبوت میں کہ عہد طفولیت میں دیکھے گئے ہیں **فصل دوم**
 ابتداء نزول وحی ملاقات بریل صلوات اللہ علیہ میں **فصل سوم** اظہار پیغمبری میں
 اور بیان میں ظلم قریش اور ایذا کے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

پہنچائی ہے۔ **فصل چہارم** ذکر ہجرت حبشہ اور وفات خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا۔ اور وفات ابو طالب خفٹ اللہ عنہ العذاب کی۔ **فصل پنجم**
ذکر میں معراج اور حکم صلوٰۃ خمسہ میں اور ہجرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام اور یاران کی بارگاہ اللہ فیہا۔ **فصل ششم** لوٹ آئین اصحاب
حبشہ کے مدینہ میں اور نکاح ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے اور انتقال
جاشی علیہ الرحمۃ کا۔ **فصل ہفتم** میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے چند
سجڑوں کا بطریق ايجاز و اختصار بیان ہے۔ **فصل ہشتم** کیفیت جنگ بدر کے
بیان میں جو ابو جہل اور اہل قریش کے ساتھ میں ہوئی تھی۔ اور مارا جانا ابو جہل وغیرہ کا
فصل نویں جنگ بدر کے بیان میں جو کہ باسنیان اور خالد ولید رضی اللہ عنہما
سے ہوئی۔ **فصل دہم** میں جنگ بنی قریظہ اور بنی نضیر اور اونہ فرخ پانچے
بیان میں۔ **فصل یازدہم** میں جنگ تبوک کی کیفیت میں جو کہ بنو عبد المطلب کے
ساتھ ہوئی اور اونکی قبائل فتح کر نیے بیان میں۔ **فصل تیرہم** میں خیبر کی
لڑائی کے بیان میں جو اہل کتاب سے تھی۔ اور اونہ فرخ پانا۔ **فصل چودھویں**
کیفیت فتح مکہ میں اور باہر لانا اور ٹوڑنا بتوں کا جو کعبہ کے اندر تھے۔ **فصل پندرہویں**
جنگ خنین جو بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے ساتھ تھی اوسکی کیفیت میں اور اونہ
فتحیاب ہونا۔ **فصل سولہویں** طائف کی لڑائی کے بیان میں اور فتح ہونا
اوسکا۔ **فصل سترہویں** حج اور وفات سید المرسلین
علیہ السلام والنجیۃ اور خلافت کے بیان میں **فصل اٹھارہویں**
خلفائے راشدین کی کیفیت اور ہر ایک کی وفات کا ذکر رضی اللہ عنہم
اجمعین۔ **فصل انیسویں** بیان میں شہادت امام حسین بن امیر المومنین
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور خلافت معاویہ اور دیگر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اجمین کی فصل بیسویں کیفیت بنا خانہ کعبہ اور ذکر ابرہہ حبشی اور
 پتھر برساتے ابابیل کے مین۔ فصل اکیسویں کیفیت آخرت اور سوال قبر
 اور مقام ارواح اور احوال آخرت جو سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان
 فرمایا ہے علامت قیامت سے اور ذکر دجال سے اور دابة الارض اور نزول
 ہتر عیسیٰ علیہ السلام کے بیان مین اور لٹ و حشر اور کتاب و حساب اور میزان
 اور صراط اور ذکر اہل جہنم جنت اور فوز کے۔ واللہ اعلم۔ جو نکتہ نثر میری
 دسترخوان الہی اور حاصل کرنا ثواب نامتناہی کا تھا۔ اس مجموعہ کو کسی امیر امرا کو نام ہو تو سوم
 و ہفون نہ کہنا۔ خاص کر اس کتاب کو اسرفضاد الہی کہ واسطے تحریر مین لایا ہوں۔ اناس جہا
 اہل دین سے یہ ہے کہ میری اس تالیف کو بنظر عنایت ملاحظہ کریں اور اگر
 کسی خطا پر اطلاع پائیں تو عطائے اصلاح مین درج فرمائیں۔ نظم

تو ای بلبلی چو پر فازی دین باغ	چو طوطی را بہ بیی حبیبہ ناز
چو مینی یار از سہوے نشانے	بفرما کار از نیکی گنگانے
بدونیک مرا از ہم جسد کن	نکو برگیسہ و بدر من را کن

فصل اول کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین

واقعی مین مذکور ہے جاننا چاہئے اور اس کلیہ کا جاننا واجب بلکہ فرض عین ہے۔
 کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن ہاشم بن عبد المطلب
 تھے۔ اور انکی والدہ آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ اور مولانا
 حسام الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اور ادین ارقام فرمایا ہے کہ حق
 سبحانہ تعالیٰ نے نور محمد صلعم کو دس ہزار برس قبل خلقت عالم پیدا کیا۔ اور ایک چوبیس

رکھ کر عرش کے نیچے رکھا۔ جب مہتر آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اوس نور کو اوس
 جوہر سے باہر لاکر مہتر آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں رکھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ جوہر نور الہی
 کے فراق سے ترقی کر ذرہ ذرہ ہو گیا اور اوس سے چاول کے دانے پیدا ہو گئے
 یہی وجہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الزم منی یعنی چاول جیسے پیدا ہوا
 و اقدی میں مسطور ہے کہ جب سید المرسلین ابابواجد او کی پشت میں تھے جسکی
 پشت میں آتے اوسکی پیشانی سے ایسا فہ ظاہر ہوتا کہ خلق الہی تعجب کرتی۔ اور
 حیران ہوتی۔ اور عبد اللہ کی پیشانی میں اسقدر جلوہ افروز تھا کہ رات کو اوس نور کی
 روشنی میں خط پڑھ لیا کرتے تھے۔ قصص و اقدی میں مذکور ہے کہ ایک روز فاطمہ
 بنت نوفل کی نظر عبد اللہ پر پڑی۔ اوسنے ایک روشنی دیکھی کہ آفتاب و امیتاب
 اوس نور کے جلوہ سے چمپ جاتی تھیں یہ فاطمہ چچا زاد بن خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تھیں
 انہوں نے کہا کہ میں اس مرد کو چاہتی ہوں۔ اور پیغام نکاح کا کیا۔ عبد اللہ نے
 کہا کہ میں مشورہ کر کے صبح کو جواب دوں گا۔ اتفاقاً اوسی روز شب میں نور سید المرسلین
 علیہ السلام و التسلیم کا پشت پدر سے رحم آمنہ میں جلوہ افروز ہوا۔ پیشانی عبد اللہ کی
 اسی نور سے خالی ہو گئی۔ صبح کے وقت عبد اللہ فاطمہ کے قبیلہ میں گئے اور کہا کہ کل کا
 پیغام مکو منظور ہے۔ قبیلہ فاطمہ نے کہا حاجت نہیں ہے۔ جس چیز نے کہ آرزو پیدا
 کی تھی تجھ میں نہ رہی۔ اور تجھ سے معرفت میں تحریر ہے کہ پیر کے دن ۱۶ جمادی الاول کو
 وہ نور یکایک پیشانی عبد اللہ سے ناپید ہو کے آمنہ کی پیشانی میں ظاہر ہوا خلق اُس
 متعجب اور حیران رہی۔ یوسف کا بن ایک روز عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ
 آمنہ جہاں پیغمبر آخر الزمان کا محل تجھے رکھتی ہیں۔ ایک شب کو آمنہ نے خواب میں
 دیکھا کہ ایک بزرگ نورانی شکل نے اُس کو کہا کہ اسے آمنہ پیر کے دن پیغمبر آخر الزمان
 پر سے رحم میں نازل ہوگا اور رسالہ پھر ہی میں مسطور ہے شب جمعہ پانچویں جمادی الثانی

وقت صبح کے عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ ایک ستارہ سرخ تابان و درخشان
عبد اللہ کے گہر میں نکلا ہی اور اوپر کو جاتا ہے۔ اور جتنا اوپر کو جاتا ہے۔ اوتنا ہی
بڑا ہوتا ہے۔ جب آسمان پر پہنچا تب تمام دنیا کی برابر معلوم ہوتا تھا۔ آفتاب
و مہتاب اور تمام ستارے اس کے نور سے چپ گئے۔ صبح کے وقت عبدالمطلب
یہ خواب عبد الرحمن مغیرہ سے کہا۔ اس نے کہا کہ اے عبدالمطلب تجھ کو خوشخبری ہو کہ
عبد اللہ کے گہر میں پیغمبر پیدا ہوں گے اور ان کا دین تمام عالم میں پھریگا۔ اور سب
دینیوں پر غالب آئیگا۔ اور اس دین کے آگے تمام دین کمرور ہو جائیں گے اور
قیام قیامت تک وہ دین باقی رہیگا۔ اور ہر روز قوت پکڑیگا عبد الرحمن مغیرہ نے کہا کہ
اے عبدالمطلب اگر میں زندہ رہوں گا۔ انشاء اللہ خود سعادت بیعت حاصل کروں گا
ورنہ تم گواہ رہو کہ میں نے اسے بیعت کی اور اس کے دین کی طرف متوجہ ہوا۔
تکولایق ہے کہ میرا اسلام اونکو پہنچا دو اور میرا قول اونپر ظاہر کر دو۔ اور انسا نابع
میں مذکور ہے کہ بعد ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ماہ گذری تو کہ
حضرت عبد اللہ وفات پائی۔ لیکن عبہری اور واقفی میں لکھا ہے کہ جب سید المرسلین
علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ آمنہ کے شکم مبارک میں سات مہینے کے ہو چکے تو
مشہور تر قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبد اللہ مدینہ منورہ میں اس
ایام میں تجارت کی واسطے گئے تھے۔ کہ وفات پائی۔ وفات کے تیسرے مہینے پر کے
دن وقت ہاجرہ یعنی دو پہر کے وقت ماہ ربیع الاول کی دسویں تاریخ عام الفیل
میں حضرت آمنہ کے درمیان دو نماز کے دروزہ شروع ہوا۔ اسی وقت بخوبی لوگ
کسریٰ قباد عرف نوشیروان کے پاس پہنچے۔ اور یہ بادشاہ اس روز الملک
مدائن میں تھا۔ بخمیسون نے کہا کہ اچکی رات پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا میں تشریف لائے۔ دین تمام دینیوں کو منسوخ کر کے خود قیامت تک

قائم و باقی رہیگا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قریب تہائی رات ہی تھی
 پردہ شکم مادر سے منہ ہستی پر جلوہ فرما ہوئے تب تمام عالم کے بت سرنگون ہوئے
 اور کسریٰ کی بارگاہ چور انگ اور سیسہ سی بنائی گئی تھی اور بلندی اسکی ایک سو گز
 بلند تھی۔ وہ فوراً لرز کر مسمار و منہدم ہو کر زمین پر اڑی۔ چنانچہ اس واقعہ کے متعلق
 شعرا نے لکھا ہے۔ **بیت**

جزای حسن عمل میں کہ روزگار ہنوز | خراب می کند بارگاہ کسری را

محراب سے طاق اوس بارگاہ کا درمیان سے شق ہوا۔ اور اس زور سے شق ہوا کہ
 اوسکی تران کی آواز اطراف میں شتر فوسنگ یعنی تقریباً دو سو اٹس میل تک
 بوجی سنی گئی۔ کسریٰ خواب سے چونک پڑا۔ اور گہرا کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو
 بارگاہ ہماری گر پڑی۔ بخومیوں نے کہا کہ حضور یہ کیفیت تو ہم کل ہی عرض کر چکی تھی۔
 اوس مولود مسعود کا اسی وقت دنیا میں نزل اجلال ہوا ہے۔ جسکی قدرتی
 تو پونکی سلامی کی آواز دو سو اٹس میل تک اطراف عالم میں پونجی۔ یہ لڑکا مکہ معظمہ
 میں ہوا ہے کسریٰ نے یہ تمام قصہ سن کر کچھ تحفہ تحائف برسم مبارکبادی حضرت کے
 داد اعبد المطلب کے پاس بھیجے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز
 دیگر اہل بچونکی پرورش و حفاظت کی نسبت جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہم عصر پیدا ہوئے تھے تاکید کہلا بھیجی۔ اسوجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے انا ولدت فی زمن الملک العادل یعنی میں بادشاہ عادل
 کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں جب نوشیروان کے آدمیوں نے عبد المطلب کو
 یہ خبر کی کہ عبد اللہ کے گہر میں وہ لڑکا پیدا ہوا ہے کہ تمام جہان کا سردار و جمیع
 اور ان کا ناسخ ہوگا۔ یہ خبر سننے ہی عبد المطلب بی اختیار حضرت عبد اللہ کے گہر کو
 بہا کے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ افق قدرت سے خورشید رسالت جلوہ فرما ہے۔

عورتوں نے کہا اے عبد المطلب یہ ایسا عجیب لڑکا پیدا ہوا ہے جیسا پیدائش تو ہی
 زمین نور سے معمور ہو گئی۔ یہاں تک کہ شام کے مکانات اور سکی تجلی میں مجھے بخوبی
 ان آنکھوں سے دیکھ لئے۔ اور ہمارے اونٹ جو بصرہ میں چرتے ہیں اونکی گردنیں
 اوس روشنی میں نظر آگئیں اور یہ روایت شرح مشارق میں موجود ہے۔ اور مناج
 اور آثار مولدی میں منقول ہے کہ جب یہ مولود مسعود نہا خانہ قدرت سے بیٹا ہوا
 جلوہ فرما ہوا تو اس میت سے کہ ایک ہاتھ اپنا زمین پر ٹیک دیا۔ اور دوسرے
 ہاتھ کی ہڈی میں خاک لیکر آسمان کی طرف کو ہاتھ اٹھا دیا۔ اور دیر تک آسمان پر
 نظر کی۔ یہ معاملہ دیکھ کر آپ کے دادا عبد المطلب لڑچونکہ ایک غصہ دراز سی اوس
 خواب بشارت مآب کی تعبیر کے منتظر تھے جسکو اونہوں نے رسول خدا صلعم کے
 مردہ ولادت کے متعلق دیکھا تھا۔ نہایت خوش ہو کر سجدہ شکر الہی بجالاے۔
 اور کہنے لگے اے عزیز و دیکھو میرے پوتے کی پیشانی کسی منور و نورانی ہے جس سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے اقبال و جاہ و جلال کا ہر ایرافضای لامکان تک بلند ہو کر
 ہوا سے قدرت سے لہر اوں گا۔ امید کامل ہے کہ تمام ملک و ملکوت و سلطانین و مقررین
 شاہنشان بائیں اسکے آستانہ علیا کے خادم و خاکوس ہوئیوالے ہیں۔ اور اگر
 یوسف کاہن گہر بہ گہر فرسور میں یہ کہتا بہر تا تھا کہ اچکی رات پیغمبر آخر الزماں
 اے مکہ والو تمہاری درمیان میں ہزاروں برکات کے ساتھ نزول اجلال فرمایا۔
 یہ وہ مبارک سال ہے کہ ابرہہ حبشی جو واسطے خرابی و تباہی خانہ کعبہ کے فوج بشار
 میلان مست و سرشار لیکر منہدم و سمار کرنے کے ارادے پر چڑھ آیا تھا۔ اور قدرتی شان
 قہاری سے جو کلینڈر آبائیل کی میت سے متماثل ہوئی تھی کافرا و شاہ اور اہل
 ہر ایمون کو کعصف قاقول کا مصداق بنایا۔ یہ واقعہ حضور سید المرسلین
 علیہ السلام کی ولادت شریف سے پچیس روز پہلے گذرا تھا۔ اہل عرب نے نام

اوس سال کا عام الفیل رکھا ہے۔ موافق ان تواریخ کے یہ سال سنہ جنس
 ز شیروان سے اکٹالیسواں سال تھا۔ رسالہ جہری اور داقدی میں لکھا ہے کہ
 سب و اول تیس عورت نے قبیلہ عام صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اور سب
 کو مہر ابو اسب کی چھو کر ہی اوس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ قبیلہ بنو سعد کی شیر
 عورتیں کہ شریفین امرا کے بچوں کو دودھ پلانے کے واسطے آیا کرتی تھیں۔ اور ان
 کو مہربان سے گرا کے جھکا کر کہ شریفین زیادہ رہتا تھا اپنی بچوں کو پرورش کیونکہ
 ان کے حوالہ کو دیتے تھے۔ وہ وہاں عورتیں باویہ بنو سعد میں بچوں کو اپنی چراہ بچا کر
 پرورش کرتیں۔ جب وہ بچے پرورش پاچکے کہ شریفین میں واپس لا کر ان کے
 ماپاؤں کے حوالہ کرتی تھیں۔ حضرت بی بی آمنہ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حلیمہ ذی نبت عبد اللہ بن حارث کے حوالہ واسطے پرورش و شیر خورانی کے کیا۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دہن مبارک سے پستان حلیمہ کو
 چوسنا شروع کیا قدرت الہی سے اس قدر دودھ کی ترقی ہوئی کہ دس بچوں کے واسطے
 کافی تھا۔ اور اس سے پہلے دانی حلیمہ کے شیر خوار فرزندانی ہی میری انوتی تھی حلیمہ کے
 پاس ایک بوڑھی اوبلی اونٹنی تھی جو بیت اپریٹ سے ایک ایک قدم چلتی تھی۔ لیکن
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صواب ہوئے ہی وہ ایسی طاقتور جوان تیز رفتار ہو گئی کہ بنو سعد
 کی تمام اونٹنیوں کے آگے جاتی تھی اور اوس اونٹنی کے ایک وقت میں دودھ کا ایک
 قطرہ ہی نہ رہتا تھا۔ لیکن حضرت کی برکت سے وہ گویا دودھ کا چشمہ منگئی حلیمہ کے تمام
 خاندان کو اوس کا دودھ کافی ہونے لگا۔ قصہ جب حلیمہ حضرت کو لیکر باویہ بنو سعد کی
 طرف روانہ ہوئیں۔ راستہ میں قبیلہ نزل میں سے ایک بوڑھا ماہر آیا۔ اور حضرت کو بہیکر
 کہنے لگا کہ یہ لڑکا اس شان و شوکت کے ساتھ میں تمام عالم کا بادشاہ ہوگا۔ وہاں سے
 چلا کر جب حلیمہ ذی نبت اسدہ میں پہنچیں علماء حبشہ اوس جگہ فروکش تھے جناب رسول اللہ

صلوات اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی بے اختیار سب کہنے لگے کہ بیشک یہ لڑکا وہی پیغمبر آخر الزمان
 ہے جسے حضرت آدم کی خبر تہر علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی تھی۔ الغرض جب حلیہ پہنچا کر
 جو بچہ اس وقت فقط ان کے پاس ایک دنہ تھا۔ مگر حضرت کی برکت سے اس سال میں
 ان کے پاس تین سو بچے جمع ہو گئے۔ اور مال و اسباب کی بہت ترقی ہوئی۔ جب رسول
 قبول نبی اللہ علیہ وسلم تین برس کے ہوئے حلیہ کے لڑکوں کو ساتھ بکریاں چرانے لگے۔ لیکن ایک بادل کا ٹکڑا ایسی شہ حضرت کے سر پر سایہ کی ہوئے برابر ساتھ ساتھ
 چلنا کرتا تھا۔ یہ معاملہ عجیب قبیلہ بنو سعد کے لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے۔
 اور جب کیا کرتے تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضور لڑکوں کی برابر کسی مقام پر
 رونق افروز تھے۔ اس درمیان میں دو ملائک بصورت انسان آئے۔ انہوں نے
 حضرت کو زمین پر لٹا کر آپ کا شکم مبارک چاک کیا۔ اور قلب مبارک حضور پر نور کا سینہ
 نکالی کر اس پشت میں جو آب مطہرہ سے بہا ہوا تھا۔ دھویا۔ اور نور معرفت اور تجلی
 ایمان سے اوسکو پھر کر پھر اوسمی جگہ پر بجنسہ رکھ دیا۔ شکم مبارک پر ویسا ہی ہو گیا مشاق
 و مصابح میں علامت نبوت کے متعلق لکھا ہے کہ یہی واقعہ مذکور انصار رحمہم کعبہ میں
 شب معراج کو بھی واقع ہوا۔ مصابح میں باب معراج میں اور علامت نبوت میں
 سیطرہ سے لکھا ہے جیسا کہ واقعی میں لکھا ہے۔ حرف آفاق ہے کہ اوس میں فقط
 جبرئیل کا ذکر کیا ہے دوسری فرشتہ کا ذکر نہیں ہے۔ نہ یا یہ بنو سعد کا ذکر ہے افتاء
 جبرائیل و هو یلعب مع الصبیان واقعی میں لکھا ہے کہ بن لڑکوں نے یہ واقعہ
 اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ ڈر کر ہلاک کئے۔ اور دای حلیہ کے گھر پہنچ کر یہ کہا کہ اسی
 حلیہ وہ آدمی آئے اور انہوں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا حلیہ سے
 بے اختیار جنگل کو دوڑی کیا دیکھتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
 دیوار کے سایہ میں بیٹھے ہیں۔ چہرہ کا رنگ زرد ہے۔ اور خطا شکم کا بجنسہ معائنہ کیا۔

بلکہ وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف تک موجود تھا۔ متعجب ہیں
 لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے اس خط کو حضرت کی وفات شریف تک دیکھا ہی نہ تھا۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماجرا کی گزشتہ طبعیہ سے بیان کیا۔ طبعیہ
 حضرت کا ماتھے پکڑ کر اپنی گہر کو لگیں۔ جب شریف پانچ برس کی ہوئی طبعیہ آپ کو ہزار
 ایجا کر بی بی آمنہ کی سپرد کر آئیں۔ واقعہ یہی اور نصب نامہ میں لکھا ہے۔ ارجب یا المصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب برس کی عمر کو پہنچے نیاکان مدینہ کی طائفات کی خواہش کی۔
 بی بی آمنہ صد ام ایمن اور انکی کنیز کے حضرت کو واسطے زیارت نیاکان مدینہ کے
 لے گئیں۔ جب روانہ ہوئیں راستہ میں ایک راہب ملا۔ جب اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو دیکھا۔ غور ایشیت مبارک سے کپڑا علیہ کر کے اگر مہر نبوت کا معائنہ کر کے
 بوسہ دیا۔ پھر نکاح اسی عورت یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہے۔ اسکی پرورش اور حفاظت
 عمدہ طور سے ہوئی چاہے۔ اور جب یہ دعوت اسلام کر گیا اگر میں اس وقت تک زندہ رہتا
 رہا تو ضرور قبول کروں گا۔ اور اگر مر گیا تو میرا اسلام اونکو پہنچاؤ۔ الغرض جب آمنہ
 حضرت کو لے کر گئے تھیں حضرت کے دادا عبد المطلب نے نہایت محبت سے حضرت کو اپنی پاس
 پاس رکھ کر پرورش کیا۔ طبعیہ اور واقعی میں لکھا ہے کہ برابر علما ہی یہ وہ داد بڑی بڑی
 نکاح اور اصحاب نبوت واقعی ان کے جمع ہوتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھ کر آدم ہر نبوت کا معائنہ کر کے بالاتفاق یہی کہتے تھے کہ یہ وہی پیغمبر ہے جسکے
 نزول احوال کی خبر میری نبی علیہ السلام نے پہنچائی تھی اور نیز تورات و انجیل
 اس خاتم النبیین کے اوصاف حمیدہ سے بالمال ہے۔ واقعی میں لکھا ہے کہ جب اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے ہوئے آپ کو داد عبد المطلب نے وفات پائی۔
 مرتے وقت حضرت کو ابوطالب کی سپرد کیا۔ ابوطالب نے حضرت کو اپنی پاس رکھ کر انکی
 حفاظت اور پرورش میں کما حقہ کوشش کی جب حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بارہ برس کے ہوئے ابو طالب آپ کو اپنی ہمراہ مکہ شام کی طرف لے گئے علماء یہود نے
 (جو بڑی بڑی زمانے کے تھے) حضرت رسول خدا صلعم کے اوصاف دیکھ کر حیرت مندی ہو گئے
 یہ پیغمبر آخر الزمان ہے یہ صفوں میں صاحب اور مشارق میں مشرق لکھا ہے جب حضرت
 یسوع میں پہنچے پھر انام ایک راہب حضور سے ملے اور کہنے لگا کہ اے ابو طالب
 یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہے اور رحمۃ اللہ علیہ ہو گا جب حضرت کو وہ عقبہ کی بلندی پر
 پہنچے پھر انے چشم خود دیکھا کہ ہر درو دیوار درخت پتھر چرند پرند حضرت کو سہارا کرتی ہیں
 یہ بات سوائے پیغمبروں کے اور کسی میں نہیں ہو سکتی ہیں تمام قافلہ کے ہمراہ حضرت کی تمام
 دعوت صیافت کی سب لوگ گئے اور کہا تا کہا نیکی واسطے ایک درخت کے نیچے جمع ہوئے تمام
 جگہ سایہ دار گہر کئی حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کیواسطے جگہ باقی نہ رہی آخر ان
 حضرت دہوپ میں بیٹھ گئے فوراً درخت کی شاخیں ڈالیاں گھوم گئیں اور حضرت پر سایہ
 کیا یہ حال دیکھتے ہی سب حاضرین اور پیغمبر نے کہا کہ شریف خدیہہ با تحقیق یہ شخص
 پیغمبر آخر الزمان ہے اور پھر انے کہا کہ مدت سے میں اسکا منتظر تھا اے ابو طالب تم اس
 فرزند ارجند کی پرورش اچھی طرح سے کرنا تفسیر تعلیمی اور واقعی میں لکھا ہے کہ جب
 سرور کائنات علیہ افضل التیمۃ والصلوۃ کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی تجارت کی
 غرض سے حضرت نے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مال مع غلام بیسہ کے حضرت کی ہمراہ
 مکہ شام کو روانہ کیا راستہ میں برابر وہ غلام دیکھتا جاتا تھا کہ بارہ سال کا مکرم حضور کے
 سر مبارک پر سایہ لگے ہوئے جاتا تھا اور جس درخت اور پھر جنگل پہاڑ پر آب کا گزر ہوتا تھا
 اس سے آواز الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی آتی تھی میرے غلام
 اور دیگر مسافروں نے یہ معجزہ چشم خود دیکھا جب سفر سے واپس ہو کر مکہ شریف میں آئے
 میرے تمام حالات سایہ ابر و سلام رسانی شجر و حجر بنی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
 بیان کئے بنی خدیجہ نے نکاح اپنا حضور کے ساتھ کیا شرح اوراد میں لکھا ہے کہ یومی

عزیزِ پیغمبر کے شکم مبارک اور حضرت کی پشت سرسات پر پیدا ہوئی مغلہ اونکے تین صاحبزادی
 مسمیٰ ماسم اور طیب اور طاہرہ رضی اللہ عنہم اور چار صاحبزادیاں مسمیٰ رقیہ اور زینب
 اور کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میں مقدسی میں لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے آٹھ صاحبزادی اور صاحبزادیاں تھیں سات بیوی خدیجہ کے شکم مبارک سے
 اور آٹھواں صاحبزادہ مسمیٰ ابراہیم علیہ السلام لاریہ قطیبہ کے شکم اقدس سے یہ ابراہیم
 ایام طفلی میں انتقال فرما گئے تھے اسطرح وہ بیون بر خورداران علیہ السلام عہد طفولیت
 میں رحلت فرما ہوئے رقیہ اور ام کلثوم کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ
 اور عقبہ بن ابولہب کے نکاح میں دیا تھا لیکن بعد اظہار نبوت نقشب کی وجہ سے شوہر نکلی
 افسوس دونوں کو طلاق دیدی گئی تھیں پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نکاح
 میں دیا اونسے ایک بیٹا مسمیٰ عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا اور سات برس کی عمر میں
 وہ مر گیا وجہ موت کی یہ تھی کہ مرغ مایان نے اوسکی آنکھ میں اپنی منقار سے عذیبہ پونچایا
 اوسکا زخم آنکھ میں سرایت کر گیا اس وجہ سے حکم خدا اقصا کی اور تیسری سال ہجرت
 نبوی کے حضرت رقیہ نے وفات پائی بعد اسی تیسری سال میں حضرت ام کلثوم عثمان غنی
 رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں پانچ برس تک اونکے گھر میں تعذیحات رونق افروز
 رہیں پھر رحلت فرمائی تیسری صاحبزادی مسمیٰ زینب ابوالعاص کے نکاح میں تھیں جب
 جنگ بدر میں ابوالعاص مشرکین کی ہمراہ گرفتار ہوئے تو وہ اس شرط پر رہا کئے گئے کہ
 حضرت زینب بنت رسول کو وہ مدینہ میں پہنچا دیں چنانچہ بوجہ حرار اور اونہوں نے
 مدینہ میں پہنچا دیا اور نیز طلاق دیدی کہہ دنوں بعد ابوالعاص برسم تجارت ملک شام
 کو گئے راستہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات ہوئی حضرت نے ہمدردی کے ساتھ اونکا تمام
 مال و اسباب لوٹ لیا وہ بھاگ کر مدینہ میں حضرت زینب کے پاس آکر اس کے خواستگار
 ہوئے حضرت زینب نے اونکو اس دی پر ابوالعاص مسلمان ہو گئے حضرت زینب

اوسکے نکاح میں دی گئیں اور ایک بیٹا سسی علی بن ابوالعاص اوسکے پیدا ہوا لیکن جب مدت مہینہ کے بعد اوسکا دردہ چھوڑا یا گیا تب وہ مر گیا پھر زینب کی ایک لڑکی مسباۃ آنا پیدا ہوئی دسویں برس ہجرت کے زینب نے وفات پائی اور مسباۃ آنا مسباۃ کو واسطے پرورش کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سپرد کیا آخر کا حضرت عثمان کے عہد خلافت میں قاضی مدینہ مسیٰ بن مضرہ نوخل سے امام کا نکاح ہو کر ایک بیٹا مسیٰ بن مضرہ پیدا ہوا اگر وہ لا ولد مر گیا لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا شکم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہیں بیٹا ایک حسین دوسری حسین قمری حسن رضی اللہ عنہ اور دو بیٹیاں ایک زینب دوسری ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں یہ دونوں لڑکیاں ایام طفلی میں وفات پائیں اور عیسیٰ پیدا ہوتے ہی مر گئے تھے فقط وہ دون صاحبزادے امام حسنؑ اور امام حسینؑ بنیارسل کا باعث نبوت امام حسن علیہ السلام معاویہ کے زمانہ میں رحلت فرما ہوئی اور ایک بیٹا مسیٰ عبد اللہ حسین ابی جحیم چھوڑا جسکی نسل مبارک آج تک قائم ہے امام میں علیہ السلام کو دشت کربلا میں شامیوں نے شہید کیا حسین علیہ السلام کے کئی بیٹے تھے سب کربلا میں شہید ہوئے فقط ایک بیٹا سسی علی اصغر باقی رہا یعنی زین العابدین جسکی نسل آج تک رہی پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ بیٹے بیٹا ہوئے جنہیں سے فاطمہ زہراؑ بن شامیہ تھیں لیکن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل فقط دو اسون امام حسنؑ و امام حسینؑ علیہ السلام ہیں

دوسری فصل میں بیان شروع نزول وحی اور بیعت اصحاب کا

تفسیر سورۃ الانعام میں کثافات اور واقعی میں لکھا ہے کہ حضور پر نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راستی اور پرہیزگاری زہد تقویٰ صدق خوشی مہمان نوازی بیجاہری غریب داری و ان داری خوش معاہدگی حلم ضبط و صبر میں درمیان مکہ معظمہ کے مشہور و معروف کیا

بلکہ مستثنیٰ تو اخلاق جمیلہ اور صداقت و امانت میں تو بہانہ تک نامور تھی کہ اہل کفر
 آپ کو محمد امین اور صدیق کہتے تھے اور دعا مانگتے وقت حضرت سے اتنا س فائدہ کیا کہ اگر
 حضور قبلہ عالم سب اب الدعوات تھی مکہ دلو آپ کی تواضع عزت و حرمت کا پاس بوجہ
 کرتے تھے جو حضرت فرماتے لوگ بجان و دل اوسکو بجالانے کوئی شخص آپ کو حکم سے
 مخالفت نہ کرتا یہی مذکور جامع القصص اور واقعی میں ہے جب بناو خانہ کعبہ میں
 حجر اسود کے ادرٹانے پر قبائل عرب میں اختلاف عظیم پڑا جسکے سبب سے جدان قتال
 کی نوبت پہنچی تب سب سے بالاتفاق رسول خدا صلعم کو حکم اور منصف قرار دیا اور کہہ دیا
 کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کریں گے ہم راضی ہو کر اوسکو قبول کریں گے چنانچہ تم قبضہ
 انشاء اللہ فضل بناو خانہ کعبہ میں مفصل بیان کریں گے۔ متعجب ہیں لکھا ہے کہ سید المرسلین
 علیہ السلام ہمیشہ غار حرا میں معتکف رہا کرتے تھے آخر الامر یہ نوبت پہنچی کہ رات دن
 غار حرا میں رہنے کے رات کے وقت گراتے اور کچھ تو شہ ہمراہ لیکر ہر دو میں چلے جاتے اور
 دنیا و صحبت الٰہی دنیا سے جدا رہتے تھے واقعی میں لکھا ہے کہ تمام عمر حضور سے کوئی گناہ
 سرزد نہیں ہوا نہ صغیر و نہ کبیرہ کیا اور اگرچہ شہر بخاری اوسوقت میں حلال تھی مگر حق تعالیٰ
 نے حضرت کو قطعی شہر بخاری سے محفوظ رکھا اور اہل عرب اوس زمانہ جاہلیت میں لات
 و غرا کو بہت تھے مگر حضرت کو ہمیشہ لات و غرا کے نام سے نفرت تھی کیسی مجال نہ تھی
 جو حضرت کو سامنے لات و غرا کا نام لیتا اور نہ کبھی حضور نے لات و غرا کی طرف نظر اراوت
 سے دیکھا بلکہ آپ اونکی دشمن تھی واقعی اور صحیح میں لکھا ہے کہ جب انہ نزول وحی کا قریب
 ہوا تو سب پہلے یہ آثار ظاہر ہو گئی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی اور کوہ
 درود یوہا کی طرف گذر فرماتے تھے بے تکلف یہ آواز الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
 رَسُوْلَ اللّٰہِ کی آتی تھی ایک دن حضرت نے افق آسمان پر ایک فرشتہ اس ہیئت سے
 بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ ایک پاؤں اپنا دوسری پاؤں پر رکھی ہوئی کھڑا ہے اوسنی حضرت کو آواز

بلند کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کا رسول ہے اور میں جبریلؑ ہوں تب حضرت
 آسمان کی جس سمت پر نظر کی ہر طرف دیکھ کر فرشتہ نظر آیا آخر اللہ حضرت تکبر کی اور یہی
 خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سدا زنا بیاں بیان کیا اور ہونے فرمایا کہ رسول اللہؐ کو کہہ دو
 اس معاملہ کی خبر کسی کو نہ کہو حضرت نے فرمایا کہ میری ہر طرف اور غم ہوتا ہے یہی سب
 نے فرمایا کہ ہرگز غم نہ ہو جیسے اسو اسے کہ آپؐ میں وہ اطفال کو بھیجیں ہم نہ کہہ سکتے
 کبھی ملوں اور غم نہ ہونے دیکھے آپؐ راستبازی صداقت شہادی غریب نوازی مان و تمنا
 بارگشتی مردمان احسان و مصلحت انبیاء علیہم السلام ہیں یہ کہہ کر یہی خبر
 اور تکبر کی ہوئی اور رفتہ رفتہ نقل اور حدیث کے پاس گئیں یہ دونوں شخص ملے اور
 میں نامی گرامی تھے تو علیؑ نے کہہ کر بی بی خدیجہؓ کو بلایا وہ بھائی تھا حضرت خدیجہؓ نے دونوں
 دریافت کیا کہ جبریلؑ کس کو کہتے ہیں۔ اور صرف تک کہ شریفین کو ہی شخص خبر پہنچا
 صلوة اللہ علیہم کو نہیں جانتا تھا کہ کوئی نام سے واقف تھا اور دونوں مالوں سے بہتر
 کہا کہ اس ولایت میں بہت پرست و گدگد ہیں تو نے جبریلؑ کا نام کہاں اور کس پر سنایا
 جبریلؑ کو ناموس اکبر ہی کہتے ہیں وہ خدا کے اور پیغمبرؐ کو درمیان الہی ہے تب خدیجہؓ نے
 کہا کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا دیکھا ہے کہ وہ خود فضل نے کہا کہ اگر وہی
 تجھ کو بڑی بھاری خوشخبری ہو جو کہ اب محمدؐ پیغمبر آخر الزماں ہو گئی اور نہ کہ ہرگز ملوان تنگ
 ہوں میں بلکہ خوش و خرم ہیں کہ یہ بات اذکی نبوت کی گویا ابتدا ہے اگر کاش جب محمدؐ
 اظہار نبوت کو بین میں اور وقت تک نہ رہوں نہ ہی نصیب جو اذکی سدا و رحمت کران
 یہ خبر پا کر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سید المرسلین علیہ السلام کو خوشخبری نبوت کی سنائی تب
 حضرت صلوات اللہ علیہم شرف و امتیازات الہی کے ہوئے ساتویں تاریخ رمضان المبارک کی چالیس برس
 کی عمر میں اور بقول اکثالیس برس کی عمر ہونے پر حضرت سلطان دو جہان پرموسیٰ الہی
 نازل ہوئی مصباح اور واقدی میں لکھا ہے کہ غار حرا میں ایک شخص آیا اور سید المرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا گلا اور طعن دیا یا نہ میں کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جواب دیا کہ اب یہ شخص مجھ کو جان سے لے لے گا کہ کتاب لیکن اس طعن دو پہنے والے
 نے کہا اقرع یعنی پڑھ اسے محمد معلم حضور سید المرسلین نے جواب دیا ما انا بقراء
 ہم پڑھتے ہوئے نہیں پھر اس شخص نے حضرت کو دوبارہ اوسیدع و بایا اور کہا اقرع
 یعنی پڑھ مگر سید المرسلین علیہ السلام نے پھر وہی جواب دیا ما انا بقراء ہم تو پڑھتے ہیں
 نہیں ہیں اس شخص نے تیسری قریب دیا اور کہا اقرع باسم ربک الذی خلق
 خلق الانسان من علق اقرع و لایک الا کرم الذی علمہ بالقلم علم
 الانسان ما لم یعلم پس ان کلمات پر بیجا کلام ختم کیا اور یہ کلمات علیہ حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دیا متاخر من نقوش البفتش کا لہجہ ہو گئے یہی
 وحی سب سے پہلے نازل ہوئی تھی لیکن اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس دوسرے
 خیال میں پڑ گئے کہ میں شاید شاعر یا کاہن ہو نہ والا ہوں اس خیال سے یہ قصد کیا کہ یہاں
 پر چکر اپنے ہجو زین پر ڈالیں تاکہ کاہن اور شاعر ہونے سے نجات لے اس خیال کا
 غم بالجوہر دل میں ٹھان کر بجا پر پہنچنے لگے نفعت راہ بندی پر پہنچے ہو گئے کہ پھر وہی شخص
 نظر آیا اور کھڑے ہوئے یہ کہتا تھا کہ یا محمد انت رسول اللہ و اما جبریل
 یعنی اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کا رسول ہے اور میں جبریل فرشتہ ہوں حضرت سے ہنہ
 جبریل علیہ السلام کو نہایت حسین و جمیل زیبا و شکنجہ و یرت میں اسطرح پر معائنہ فرمایا کہ ایک
 بائون بر دو سرا پاؤن رکھے ہوئے کھڑے ہیں چنانچہ اس روز تمام دن جناب محبوب خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی صورت کا تماشا کھڑے دیکھتے رہے اور چون جبریل نظر کر کے سے
 ولین ایک قسم کی راحت پاتے تھے جب رات ہو گئی مہر جبریل صلوٰۃ اللہ علیہ غائب
 ہو گئے جناب سید المرسلین علیہ السلام واپس ہو کر اپنے گھر میں تشریف لائے اور بیویوں
 ہو کر پڑ گئے۔ رمالہ عمری میں لکھا کہ سید المرسلین علیہ السلام نے یہ تمام احمال حضرت جبریل

عنہا سے بیان کیا، اونہوں نے حضرت کے دل کو دھارس اور تسلی دی کہ ورقہ نوفل
 اور عہد اس کے پاس جا کر تمام قصہ حضرت کا بیان کیا، اونہوں نے کہا کہ خدیجہ تجھ کو مبارک
 ہو کہ تیرا عزم اور پیغمبرِ خزان ہوا اب تو اس طرح اسکی رسالتِ اللہ پرست کا امتحان کر کہ
 کہ جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی صورت کو معائنہ فرماویں تو فوراً اپنے مہر سے اور ہنسی جدا
 کرنا اور سرنگار لینا اگر اسوجہ سے وہ شخص غائب اور گم ہو جاوے تو یقیناً جان کے کہ یہ
 بالتحقیق وہ شخص جبریل ہے خود بخود نے ایسا ہی کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا یا حضرت اگر اس شخص غیبی کو آپ اب کہیں دیکھیں مجھے فوراً خبر کریں حضرت
 رسول خدا نے فرمایا خدیجہ وہ دیکھ گھر کے اوس گوشہ میں وہی شخص کھڑا ہے خدیجہ
 رضی اللہ عنہا نے کہا اے رسول خدا دوسری طرف جاؤ اور دیکھو کہ اب کیا معلوم
 ہوا ہے حضرت وہاں سے علیحدہ ہو کر دوسری طرف جا کھڑے ہوئے تب خدیجہ گیا اب
 کیا معلوم ہوا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ جا رہوں وہ شخص راستے
 موجود ہے تب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سرنگار لیا حضرت نے فرمایا اے خدیجہ
 اب وہ شخص غائب ہو گیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پھر وہ غائب ہو گیا پھر دوبارہ ایسا ہی
 کیا پھر وہ غائب ہو گیا۔ جب مسرور و مسہل ہوتی تھیں تب وہ شخص حاضر ہو جاتا تھا اور جب
 کہول دیتی تھیں پھر غائب ہو جاتا تھا اسوقت باطنیان کامل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
 نے کہا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مبارکی اور خوشخبری ہو جو کہ تم اس
 است کے پیغمبر ہو گئے کیونکہ اگر یہ شخص غیبی کوئی دیوتا تو میرے سرنگار ہونے کا اسکو
 کچھ شرم و لحاظ ہوتا چونکہ یونانوس اکبر جبریل میں ہے لہذا پیغمبر کی درجہ ام المومنین کے
 سرنگار دیکھنے کی اسکو تاب و مجال نہیں ہے شرم و لحاظ سے غائب ہو جاتا ہے واقعی
 میں لکھا ہے کہ طواف کعبہ میں حضرت مشغول تھے وہاں ورقہ نوفل سے ملاقات ہوئی
 ورقہ نوفل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو کیا کیا نظر آتا ہے۔ حضرت نے کچھ دیکھا

بیان فرمایا در حق نے قسم کیا کہ کہا کہ اے محمد صلعم میں امت کے پیغمبر آخر الزماں سے
 تسکین میں نے قربت میں یہ بھی دیکھا ہے کہ تنکواہل توحش نہایت ادا و تکلیف پہنچا
 بلکہ کہ شریف سے نکال دینگے اور جنگ و جدال حرب و قتال فیما بین واقع ہوگا
 لیکن بالآخر تمام فتحیاب اور کامیاب ہو گئے اور اکثر مشرکین تمہارے مطیع اور فرمانبردار
 ہو جائیں گے اکثر لقمہ تیغ بیدریغ کا ہوں گے اگر اس وقت تک میں زندہ رہا تو ان کے
 تعالے تمہاری ہمراہ ہو کر جہاد کرونگا اور تمہاری فتحیابی کے واسطے مجھ کو شمشیر کو نکالا
 بعدہ سید المرسلین علیہ السلام کے سر مبارک پر درتہ نوافل نے بوسہ دیکر کہا کہ اے محبوب
 خدا کے منتظر و مستبشر ہو اور اس غیبی صورت سے خوف نہ کرو کہ یہ جبریل امین ہیں اور
 تمہاری پیغمبری کی خبر تنکواہل توحش پہنچا رہے ہیں پھر چند روز تک یہ سلسلہ بند رہا بقول بعض تیسرو
 روز تک جبریل حضرت کو نظر نہ آئے اس درمیان میں حضرت صلعم کے دل قدس شریف پر
 فکر و تعلق عظیم واقع ہوا ہر وقت مغموم و مخزون رہنے لگے۔ مصابیح میں لکھا ہے کہ خواب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر غمناک ہوئے کہ ہر بار پہاڑ پر اپنے کو بیچے گا کہ
 ہلاک کرنے کے قصد پر جاتے لیکن جب پہاڑ کے پاس پہنچتے جبریل علیہ السلام کو دیکھتے
 کہ وہ یہ کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (یا محمد انما حملنا رسول اللہ حقاً)
 یعنی اے محمد صلعم تو بالتحقیق اللہ کا رسول برحق ہے اس بات سے آپ کے دل کو تسکین
 ہو جاتی تھی قصہ اکبر خدا اسی ہلاکت کے قصد سے آپ پہاڑ پر چڑھ گئے جب درمیان میں
 کوہ کے پہنچے آسمان سے ایک آواز سنی اُس آواز کو سنا حضور بیہوش ہو گئے جب
 تھوڑی دیر کے بعد ہوش میں آئے مہتر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک کرسی پر بیٹھے
 ہوئے دیکھا وہ کرسی درمیان آسمان و زمین کے اوپر میں نظر آئی جبریل امین کہتے تھے
 کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہاں جاتے ہو تم تو خدا کے رسول برحق ہو اور میں جبریل
 ہوں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کے سننے سے تسکین حاصل ہوئی

انہما تیری محبت کی وجہ سے کیا آج تیری شفاعت کے سبب سے مخلوق کثیر کو انوار
 انوار رحمت سے اپنی سرفرازی بخشو گے۔ ثواب ایسے مبارک وقت میں ہرگز ہرگز
 بھول نہ جائیں بلکہ ادنیٰ سے بھی یاد فرما کر میرے حق میں اسد جلالت سے کمال استغاثہ
 الہی کی درخواست فرمایا یعنی اور واقدیٰ میں لکھا ہے کہ شیاطین المیس لعین کے
 گرد گرد جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی عجیب و غریب پیدا ہوئی ہے
 چہاں سے زوال کا باعث نظر آتی ہے قبل ازین ہم آسمان پر جا کر استراق سمع کر لیا کرتے
 تھے کہ اب ہم ہر چند قصہ آسمان پر چڑھنے کا کرتے ہیں لیکن ہمیں چہرہ سکتے شہاب ہمارا پیچھا
 کر رہا ہے اور ہم خود کے بل گر پڑتے ہیں یہ نکر المیس لعین اور جہل پڑا اور کہا کہ شاید محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ہو کر حلیت رسالت سے سرفراز ہوا یہ لکھ کر شیطان اسی پیچھے
 بھاگا اور دریافت حال کیا اسے پوچھ بیس ہمارا پر آیا کیا دیکھتا ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ اللہ علیہ
 جناب محمد عربی صلم موضع لطف نخلہ میں قرآن شریف پڑھتے ہیں جب کہ سیدہ اور نزویا
 پہنچا تو دیکھا کہ حضرت مہر جبریل صلوات اللہ علیہ ایک آیت قرآن کی لائے ہیں یہ عجیب
 نشانیاں قدرت کی دیکھ کر شیطان بھاگا اور شیاطین کے پاس پہنچا کہ کہنے لگا کہ احمد علی
 علیہ وسلم امت پر رسول ہو گیا اور جبریل اسکی ہمراہ ہے۔ واقدیٰ نے لکھا ہے کہ جب شہاب
 آسمان سے چھوٹا تھا تو یہ علامت اس بات کی ہوتی تھی کہ کوئی پیغمبر پیدا ہوا پس جب
 نوبت حضرت قبلہ عالم علی اللہ علیہ کی آئی اور شہاب آسمان پر نمودار ہوا اہل قریش نے نہ مانا
 اب قیامت آگئی عالم فنا ہو جاوے گا۔ عبد اللہ ولید نے کہا کہ یہ بات ہمیں ہے بلکہ یہ
 بات ہے کہ کوئی نبی پیغمبر خدا ہو نہیو اللہ ہے اسی درمیان گفتگو میں وہاں ابوسفیان آیا اور
 کہنے لگا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب نے دعویٰ پیغمبری کا کیا ہے تب عبد اللہ ولید نے
 کہا کہ دراصل سبب نظر آجائے شہاب کا یہ ہی تھا جو معلوم ہوا۔ رسالہ عیہری میں لکھا ہے
 کہ سن بعد ایک رخصت جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ السلام جبل الصفہ پر تھے کہ صفہ

ایک مشہور یہاں ہے کہ مخطبین) کہ اسی اثنا دین مہتر جبریل صلوٰۃ اللہ علیہ نے ایک بساط
 منکھل و مریض یعنی ایک بچہ بنا بیش بہا قیمتی جڑاؤ و مان لاکر چھا دیا اور ایک مقام پر اپنے پاؤ
 کی اڑیہ مار کر زمین سے پانی نکالا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھایا
 اور دو رکعت نماز مستقبل حجرا سود طرف کعبہ کے معہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ادا کی واپس گئے رسول خدا صلعم خوش و خرم اپنے گھر آئے اور ام المؤمنین خدیجہ
 رضی اللہ عنہا سے تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ آج کے دن جبریل امین نے مجھے نماز
 اور وضو کی تعلیم کی اور میرے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی یہ نیکر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
 کہا کہ آج وہ مقام مجھے بھی دکھلاؤ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بیوی خدیجہ کو اس
 چشمہ پر لائے اور وضو سکھانے دو رکعت نماز پڑھائی اس سے پہلے اس مقام پر کوئی چشمہ
 پانی کا نہ تھا اب اسی روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لاکر مسلمان ہو گئیں خیر روز تک
 رسول خدا اور بیوی خدیجہ دو نو نماز چپکرا داکر تھے لیکن ایک دن یہ میحالمہ زید حارثہ
 نے بھی دیکھ پایا وہ بھی حضرت پر ایمان لای اور سید علیہ السلام نماز ادا کرنے لگے قصص واقعی
 میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے گھر میں
 آئے حضرت کو نماز میں دیکھا دریافت کیا یہ کیا کرتے ہو سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ
 یہ امر دین ہے جبکہ اللہ طہانہ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے اسکی اشاعت کیو اسطے پسند
 مقرب کیا ہے میں تجھے بھی اسلام کی دعوت کرتا ہوں قبول کرات و عواسے بنیاد ہو کر سوا
 خاصے واحد و لا شریک کے کسی کی پرستش نہ کر اللہ پر ایمان لاؤ سید المرسلین علیہ السلام
 اب تک یہ سؤ دن کی خبر اپنے چچا ابوطالب کو نہیں کی تھی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے
 جواب سوال رسول خدا کے عرض کیا کہ میں اس امر میں اپنے والد سے مشورہ کر لوں -
 سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم اسوقت دین اسلام کو قبول نہیں کرتے
 ہو تو اس بے بیہ کو کسی شخص پر نہ کیجیو۔ دوسرے روز حضرت امیر المؤمنین صلی اللہ عنہ

حضرت پر ایمان اسے لیکن اپنے باپ ابو طالب کو اسکی خبر نہ کی تہوں سے دنوں بعد
 سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز چاشت علانیہ نزدیک خانہ کعبہ کی ادا کی
 ایک روز ابو طالب نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے حضرت
 علی کی والدہ نے جواب دیا کہ وہ اکثر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہے ابو طالب حضرت علی
 کی تلاش میں باہر نکلے جناب رسول خدا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور امیر المؤمنین علی
 حضرت کی حفاظت و دیدہ بازی کر رہے تھے یہ معاملہ دیکھ کر ابو طالب وہاں آئے سے
 اسواسطے پشیمان ہوئے کہ گویا وہ بیوقوف اگر انکی امورات مخفیہ کے محل ہوئے مگر چونکہ
 قرب آچکے تھے لہذا آگے بڑھے اور کہا کہ اسے جو سالہا سال سے میں تو تیری نبوت
 و رسالت کا منتظر ہی تھا تو مجھے کیا چھپتا ہے میں تیرا حال خوب جانتا ہوں تو جب تک پیغمبر
 آخر الزمان ہے اب مجھے اپنے دین کا حال تو بیان کر کہ کیا دین ہے حضرت رسول خدا
 نے فرمایا کہ یہ دین اسلام ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے پیغمبر بنا کیا
 ہے اور حکم الہی ہے کہ میں مخلوق کو اس دین اسلام کی دعوت کروں اسے مشتق و مہجور
 بچاؤں میں تکوینی اس دین اسلام کی دعوت کرتا ہوں ابو طالب نے کہا اسے بھیجے تیری
 دعوت کا قبول کرنا میری قسمت میں نہیں ہے اگر دین اسلام لاؤنگا تو فرشتے کے عین طعن کرینگے
 لیکن تو بوجہی و فراغ خاطر اس دین اسلام کی اشاعت میں کیا حقہ کوشش کر اور خلق خدا
 کو دعوت اسلام سے شرف فرما اور کسی قسم کا غم و اندیشہ ہرگز اپنے دل میں نہ لائے جب تک
 میرے دم میں دم ہے اور میں زندہ ہوں ہرگز تیرا بال بیکا نہیں ہونگا اور ہر طرح سے
 تیرا مددگار اور حامی رہونگا تو آج سے میری اس بات کو خوب یاد رکھو کہ تیرا دین تمام
 دنیوں پر غالب آویگا اور عبد المطلب کی خواب بالحقین ٹھوکر کچی۔ پھر حضرت علی نے
 مخاطب ہو کر کہا کہ اے علی نجوشی میں تجھے اجازت دیتا ہوں کہ تو اپنے علم زادہ کا دین
 قبول کرے وہ پیغمبر حق ہے میں رت سے اسکو اور اسکی حقیقت کو جانتا ہوں

وہ بالیقین پیغمبرِ انزالِ ان ہے۔ امیرِ المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا اسے پروردگار مجھے تو یہ دین قبول کئے ہوئے دیکھ رہی ہیں بعد ازاں دلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہوں۔ یہ نیک ابو طالب نے کہا مگر جب اسے جان پڑی تو نے خوب کیا لیکن انبیاءات سے بضرورت مجبور ہوں۔ (اختصاصات المنازل علی الحال) میں نے نیک و ناموس دنیا کو اختیار کیا اور غدا کے دنِ فتح کے بجائے عار و دنیا کی کچھ پروا نہیں بعد اسکے سید المرسلین علیہ السلام قوی دل ہوئے ابو طالب اپنے گھر چلے گئے حضرت علی کی والدہ نے ابو طالب سے دریافت کیا کہ محمد اور علی کس حال میں ہیں ابو طالب نے کہا کہ خیریت ہے تم خاموش رہو جو کچھ حال ہوگا وہ سب ظاہر ہو جائیگا (اولیٰ من) ۲ من نبی و صلے علی من الصبیان علی) اول جو شخص ایمان لایا ساتھ میرے بچوں میں سے اور درود پڑھا اوپر میرے وہ علی ہے۔ ابوروز فرمود اسلام کی عرقِ شریعت ہوئی اور رسول اللہ کی رسالت اور ابو طالب کی حیات کا شہرہ قریش میں و در تک پہنچا و فقہ اہل قریش سب برہم ہو گئے اور عداوت و کینہ کی بنیاد و لون میں بڑی اور بڑے طیش و غضب میں آکر قریش و مغرور قریش کہنے لگے کہ اگر اللہ چاہتا کہ قریش میں ہی پیغمبرِ معجوت کرنا ہوتا تو باوجود موجودگی ایسے ایسے علماء جلیل القدر اور رسالے عظام کے ہوتے ہوئے کیا محمد ہی رسالت کے واسطے رہ گیا تھا رسول ہوتے تو یہ لوگ ہوتے نہ کہ محمد جو یتیم و غریب ہے اور با اینہم اُمّی تفسیرِ الملیث سورہ کف کو بیان میں مرقوم ہے اور نیز دیگر تفاسیر میں بھی یہی مذکور ہے کہ بڑے بڑے روئے عرب ایک جگہ پر جمع ہوئے اور آپس میں متعلق رسالت محمدی کے مشورہ کیا۔ ابنِ خطلمہ یعنی ابو جہل ابوالخیر و لیدِ مغیرہ اور دیگر علماء جلیل القدر نے بالاتفاق چند دانشندانِ عاقبت اندیش کو مدینہ میں علماء یہود کے پاس بھیجا۔ یہ علماء توریت اور انجیل کے بڑے عالم و واقف تھے اور رسول خدا کا نام اور کفایت اور حلیہ و طرز

اور سیرت مفصل لکھنا مقصود نہ ہے کہ عالم کیا اور کہاں ہے کہ یہ شخص محمد دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے آپ
لوگ تورات کی طرف رجوع کریں اور یہ دیکھیں کہ صفات و علامات پیغمبر آخر الزمان کی کیا ہیں۔
چنانچہ حسب المنشاء اہل قریشی علماء مدینہ نے تورات و انجیل سے مطالب مذکورہ صادر کر کے جو تحقیق
کیا تو فی الواقع وہ تمام نشانیاں حضرت رسول خدا میں موجود تھیں اور یہی وقت ٹھیک بعثت
نکلا اور کہ شریفین ہی مبعوث ہونا ثابت ہوا تب علماء مذکورین نے کہا ہوا کہ اسے اہل
قریش تم اس رسول کو اس علامت سے پہچان لو کہ اس سے اول قصہ اصحاب کعبہ کا دوسرے
قصہ ذو القرنین کا تیسرے ماہیت روح کے متعلق سوال کرو اگر تینوں سوالوں کا جواب فی
دوانی دے تب تو جان لینا کہ وہ ہرگز محمد پیغمبر آخر الزمان نہیں بلکہ معنوی شخص ہے اور اگر دو
باتوں کا جواب مفصل بیان کرے اور تیسرے بات یعنی ماہیت روح کو بیان نہ کرے تو
تحقیق جان لیو کہ وہ پیغمبر برحق وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو خاتم النبیین ہونے والا ہے
غرض کہ اہل قریش نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تینوں سوال کئے حضرت قہار
نے دونوں قصوں حال مفصل بیان فرمایا اور ماہیت روح کے جواب میں ارشاد کیا کہ ہاں
روح کے سوا اسے خدا سے غرض کے کوئی نہیں جانتا یہ تقریر قریشی آپس میں ایک دوسرے
کا موندہ دیکھنے لگے۔ امام ناصر غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں اس آیت (الذین
یتبعون الرسول الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراتہ والانجیل)
کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امیر المؤمنین عمران الخطاب رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے یہود و نصاریٰ کے اس
بہیمانہ اور یہ دریافت کرایا کہ تورت اور انجیل میں خواب پیغمبر آخر الزمان کی صفت اور علامت کیا
سے انہوں نے تورت اور انجیل کہول کر دیکھ اور کہا کہ اسے عمر تورت میں یہ لکھا ہے کہ آخر
زمانہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جس کا نام احمد ہوگا اور انجیل میں یہ لکھا ہے کہ نام اس پیغمبر کا فاطمہ
ہوگا۔ سریانی زبان میں جس کا ترجمہ محمد ہے وہ پیغمبر حضرت اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ
علیہ کی اولاد میں خاتم النبیین ہوگا مکہ میں پیدا ہوگا اور طیبہ اور شرب یعنی مدینہ منورہ میں ہجرت
کرے اور یگا وہ اگرچہ امی یعنی بے پڑا ہوگا لیکن کلام الہی اس کی زبان پر خط ہوگا اور اس کی بات
بات جزو کل سرتابا وحی ہوگی کوئی حرف بغیر وحی اس کے موندہ سے نہ نکلے گا اور ملک سلطنت
اس کی سرزمین شام اور ملک عرب میں ہوگی اس کے پاس کچھ ساز و سامان نہ ہوگا جبریل علیہ

آسکا پار ہوگا اور ازاد نیم ساق تک پہنچے گا یعنی پانچنے اُسکے ٹخنوں سے اویسے پنجے ہوں گے شیخ
 مسبا ہوگا نہ ٹھلکا ہوگا بلکہ درمیانی قد ہوگا۔ اُسکی آنکھوں میں سُرخی ہوگی درمیان دو شاہ آؤ
 جہنم ہوگی نہایت قلیل معاش پر عمر بسر کریگا۔ یہ پیغمبر عربی ہوگا مخلوق الہی کو دین اسلام
 کی دعوت کریگا اور سنت ابراہیم پر چلیگا اگلی پہلی خبریں بیان کریگا اور معروف و ناشہرہ کی تعلیم
 دیگا۔ سخت خود رشت گفتگو مطلوب انتساب نہوگا۔ بی کا بدلہ بدی نہ کریگا بلکہ بری کرے خواہے
 کے ساتھ نیکی کریگا۔ خطا دار کی خطا سے درگزر فرماستگا۔ قصور وار کا قصور معاف کریگا۔ بہت
 مرحومہ اُسکی معظم ترین اہم ہوگی۔ ہر وقت اللہ کی حمد و ثنا کریگا۔ دشوکر کے ناز و نرا کریگا اُسکے
 نمانہ یوں کی صف بندی ناز میں ایسی ہوگی جیسے ہنگام جدال و قتال غازیوں کی صف بندی
 ہوتی ہے (کلمہ لا الہ الا اللہ) اس پیر تا شیر بیان و لکیر بہت کریگا کہ وہ دن کے قتل و کشت
 اور اندھوچی جہنم قتل اور بیرون کسم گوش ہوش خود بخود دکھائی دے سکے اور جہاں سے دقت اُسکے
 یار و دودگار دش شیر خزان حملہ آور ہونے لگے رعب و ہیبت سے ایک جہنم کی راہ لگے دشمن
 دین کا دل خوف سے تہرا لگے وہ اصحاب اُسکے رات کے وقت عبارت و پرہیزگاری میں مشغول
 ہوتے گے یہ پیغمبر اپنی قوم کے ہاتھوں سے بڑی بڑی سختیاں اٹھا دیگا۔ سخت سخت صدمے سے ہوگا
 طعم اور نرمی اختیار فرمائے گا کفر کی آگ کے شعلوں کو آبِ شہر سے بجھا دیگا اور بنفس نفیس خود ہوا
 و قتال کریگا اوائل غزوات میں کبھی غالب ہوگا کبھی مغلوب ہوگا کبھی فتحیاب ہوگا کبھی شکست کھا دیگا
 آخر الامر تمام ظالم بر غالب ایسکا گناہ کعبہ کو بڑوں کی نجاست سے پاک کریگا۔ دینِ نبی اُسکا دار و پادشاہ
 ظالمین پہلے جائیگا اور قیام قیامت تک دین اُسکا قائم و باقی رہیگا اور جتنا کہ دین پاک اُسکا کل ہو کر
 ہو کر تمام ادیان باطلہ اور ملل سابقہ کو بالکلیہ منسوخ و مٹھ کر کے ملت مستقیم پر استقامت نہ کرے لیکر
 تب تک وہ عزیز الوجود پیغمبر و نیا سے رحلت نہ فرمایگا۔ اگر یہی عظیم المثال مبارک خصال پیغمبر
 قوم عرب پر سبوت ہوتا تو پھر نہ ہرگز وہ قوم غرقاب ہوتی کبھی اُس قوم پر طوفان نہ آتا اور اگر قوم
 طاووس پر پیغمبر ہوتا تو وہ قوم بھی عذاب الہی سے امن میں رہتی اس واسطے کہ اسکا علم اور شان و ضبط
 و مہربانی اس درجہ ہو کہ نرم خوی سے اُن کا فرق و یوں کو بتدریج یہ راہ راست پر لے آتا کہ اُن کے
 حق میں کوئی بد و عاف و فساد جو وہ مورد عذاب ہوتے۔ سبحان اللہ کیا شان رسول عربی ہے۔ انصاف
 جب امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فضائل محمد عربی ہاشمی و طلبی صلح کی اپنے

کا خون علیہا سے بہو و لذت اس کے سوغہ سے مہنی کہ میں واپس آراہن کہ کو ان حالات پر مطلع کیا
 و اقدی میں لکھا ہے کہ یہ حالات مذکور انصاف و نیکو نام کہ والے بالاتفاق کہنے لگے کہ بنیائے
 تحقیق میں آخر تصدیق ہو گئی لیکن یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے اوپر سرور اور بادشاہ
 سے اور ہم انکی اطاعت کریں یہ تو ہم سے کہی نہ ہوگا۔ ان خافون کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ ہی محمد
 عرب کیا بلکہ تمام عالم کے سرور و چون گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ معظم ترین راہن
 پیش تھے یہ تقریر نہ کرنا کہ میں محمد کے گھر کی طرف جا کر درپردہ اسکی حالات اسکی
 تحقیقات کروں گا کہ وہ کس سال اور کس خیال میں ہے کیا کیا ہے کیا کہتا ہے۔ چنانچہ بروقت
 اجرو ابوبکر صدیق رسول خدا کی کہ میں آتی حسب اتفاق اس وقت سید المرسلین علیہ السلام آئے
 گھر سے باہر نکلے تھے کہ ابوبکر تھے چار آئین ہوئیں۔ دیکھتے ہی رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
 ابوبکر ایمان لاؤ سنتے ہی ابوبکر صدیق ایمان آئے اور اسی انور کہا (لا اله الا الله) و شہید
 (رسول الله) یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور اسے محمد صلعم تو بہت کہ اللہ
 کا رسول ہے۔ پھر ابوبکر نے وہ ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فون ہاتھ مبارک جو ہم سے
 اور محمد کے گھر سے بھی ابوبکر کو بھگیا اور یوحنا ابوبکر ابوبکر کے جو سالہ چھری میں گئی ہے
 حضرت ابو بکر کا اسلام لانا یہ ہے سے اول آیت شریانی کہا ہے کہ در ذرا دل و جی کے نازل
 پر ایمان لائے۔ حسب اہل قریش سے ابوبکر حضرت محمد کے مسلمان ہو کر اپنے گھر پہنچے تو
 تمام اہل و عیال و اہل قریب و غائبین کو دعوت اسلام کی پہنچا دی کہ تم کو تمام گروائے مسلمان
 جب قریش لگے ابوبکر کے گھر آئے اور یہ قصہ اونکو معلوم ہوا کہ گئے یا ابوبکر تم بہت اچھی
 تعلیمات کے واسطے محمد کے گھر گئے تھے کہ خود بھی انکا ہمالہ پی آئے ابوبکر نے کہا یا عباد اللہ
 اریبیت و حرماتیلانی علوقہ علی النبیین واللہ ما ہذا ابو جہل کذاب
 دیکھا میں نے ایک موقع کہ خوب چکنا ہے ذرا اسکا غالب ہے پھر دن کے ازار پر قسم اندکی
 یہ موقع جو تھا نہیں ہے۔ اہل قریش نے کہا کہ یہ بات تو بھی نہیں معلوم ہوتی جو اسکی طرح
 کا کام درازن تری برہو اور ہم لوگ غاموش ہیں نہیں یہ ہونا چاہیے کہ اس نے
 امر کے نفع کرنے میں کجاں دل و جہد کوشش نہ کرنا چاہیے۔ سب سے اہل ابن خطہ
 یعنی ابوبکر اذنیرو و دیگر بزرگان عرب در بے ایچہ رسول ہوئے اور پھر سرور سے

خصوصیت و مخالفت پر کمر باندھی۔ قصص واقعی میں لکھا ہے کہ دوسری مرتبہ سعد بن وقاص
 رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور اُن کے بعد دوسرے روز خالد سعید رضی اللہ عنہ ایمان لائے پھر
 دوسرے روز اُن کے بعد عثمان و طلحہ ایمان لائے۔ یہ دونوں تجارت کی واسطے ایک شام میں
 گئے تھے راستہ میں ادھون نے یہ ناک اس مہینہ میں وہی پیغمبر آخر الزمان سبوت ہو گا جس کے
 خروج کی خبر مہر عیسیٰ علیہ السلام نے لبتاڑا پیونجائی ہے اُسکا نام محمد ہے وہ پیغمبر آخر الزمان ہو گا
 حرم شریف میں نزول اجال فرماوے گا الغرض یہ نہ کہ جب عثمان اور طلحہ نے کہ میں اگر خباب محم
 صلح کی رسالت و نبوت کے اظہار کی خبر سنی تو فوراً حضرت کی خدمت میں پہونچا ایمان لائے۔ پھر
 دوسرے روز ابو عبیدہ جرح ایمان لائے۔ پھر دوسرے روز عثمان مطعون ایمان لائے بعد
 جناب ارث ایمان لائے بعد عامر و قاص ایمان لائے بعد عبد اللہ مسعود ایمان لائے
 یہ عبد اللہ مسعود ادا کل عمر میں دنیہ چرایا کرتے تھے۔ ایک روز اسمیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ
 اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دونوں اُن کے گلہ کی طرف ہو کر گذرے ابو بکر رضی اللہ عنہ
 نے تہوڑا دودھ عبد اللہ مسعود سے مانگا عبد اللہ مسعود نے کہا میں امانت دار ہوں دوسرے
 شخص کا اور اُس کے دودھ دینے کو اجازت نہیں ہے میں کس طرح دودھ دوں سید المرسلین علیہ السلام
 نے فرمایا کہ تو ایسی مادہ گوسفند لاجس نے کبھی دودھ نہ دیا ہو نہ اب دودھ دیتی ہو خنانچہ وہ
 ایک مادہ گوسفند اسی قسم کی دھونڈ کر لاؤ جس نے نہ کبھی دیا تھا اور نہ اب دیتی تھی سید المرسلین
 علیہ السلام نے اُسکی کمر پر اپنا ہاتھ مبارک پیرا اُسوقت اُس نے استدر دودھ دیا کہ کافی
 ہو گیا اور آئندہ کو اُسکی پستان میں گویا دودھ کے چشمے جاری ہو گئے اگر تمام عمر دوسے جاوے
 کم نہوے سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ اُو اسکا دودھ دودھ لے یہ بخیر و بیکر عبد اللہ مسعود
 رضی اللہ عنہ ایمان لائے من بعد جعفر ابوطالب ایمان لائے۔ پھر اکثر صحابہ ایمان لائے لیکن سب
 پہلی مرتبہ قریب چالیس جوانوں کے یا کچھ زیادہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اُسوقت تک حضرت
 صلح نے دعوت اسلام علانیہ قرآنی تھی جو شخص ایمان لاتا وہ پوشیدہ ایمان لاتا تھا اُسوقت تک فقط یہ
 ہی دو وقت کی نماز فرض ہوئی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو رکعت سے نماز فجر و عصر ادا کی جاتی تھی اگر
 خضیہ طبربرا اور یہ پنجو قتی نماز ہجرت سے تین برس پہلے فرض ہوئی تھی اور مصابیح و منار تک
 اور واقعی کی روایت کے موافق اٹھارہ مہینے پہلے ہجرت سے معراج کی رات میں نماز پنجوقتہ

فرض ہوئی اتھو کیے بعد دیگرے جو انان کہ اور صفاء اسلام لاتے گئے۔ لیکن بوڑھے بوڑھے لوگ اپنی گمراہی اور کفر پر جمے رہے۔ رسالہ عہدی اور واقعہ میں لکھا ہے کہ ایک روز ابو جہل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام یعنی گالی دیکر ایستخت خاک حضور کے سر مبارک پر پھینکی اور آپ لکھنے لاتی حضور کے گنگٹ مبارک پر اس بد بخت نے ماری در ان حالیکہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں مشغول تھے پھر اس مردود نے یہ کہا کہ اے محمد تو نے ہمارے کنبہ کی اولاد کو بہکا کر اپنے قابو میں کر لیا اور بنادین پس کو تو تسلیم کرتا ہے اور اپنے باب داد کے دین کو تو نے چھوڑ دیا۔ یہ بات نبی مطلب اور نبی ہاشم کو معلوم ہوئی کہ ابو جہل نے اس طرح بے ادبی اور سختی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی ہے۔ سب کنبہ والے غیرت کہا کہا کر جو غضب سے سنج ہو گئے اور کہنے لگے کہ ابو جہل کون ہوتا ہے جو اس نے ہمارے برابر زادہ کے ساتھ یہ حرکت نا لائق کی لیکن گھر ہو کر پھر صلنا چپ ہوئے اور وجہ یہ تھی کہ تمام اہل قریش ایذا سے رسول پر متفق اور کمر بستہ ہو چکے تھے مگر کسی شخص کو امیر حمزہ کے پاس بھیجا اور حمزہ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ جنگل میں شکار کی لت میں بھر کرتے تھے جب وہ بلائے ہوئے آئے تو عبدالمطلب کی بیٹی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیر حمزہ کے سامنے روئی اور کہا کہ اے حمزہ افسوس ہے کہ تو زندہ موجود ہے اور ابو الحکم ایسی ایسی زیادتی تیرے ہستیے کو ساتھ کرے اور تو تک ابو جہل کا نام ابو الحکم تھا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہ نے بعد کو اس کی کثیت ابو جہل مشہور کر دی۔ یہ قصہ ہمیشہ سے نہ کہ امیر حمزہ غصہ میں لال ہو گئے کمان لیکر گہرے باہر نکلے ابو جہل مل گیا اس زور سے کمان اس کے سر پر ماری کہ اس نا مال کا سر بھٹ گیا اور امیر حمزہ کی کمان ٹوٹ گئی ابو جہل بیہوش ہو کر گر پڑا امیر حمزہ علانیہ اہل قریش کے مجمع میں ایمان لائے اس دن رسول خدا اور صحابہ کبار کو کسی قدر اور بھی قوت حاصل ہو گئی مگر اہل قریش حاکم خاک ہو گئے اور سب نے مل کر ایک کر لیا۔ اور براہ غور اور گہنڈ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ اور مقابلہ برآمد ہوئے لیکن جو ہاشم اور جو عبدالمطلب نے رسول خدا کی طرف داری کر کے اپنے جیسوں کو سلاح جنگ سے آراستہ کیا لیکن لوگوں نے درمیان میں ہو کر لڑائی کو رفع دفع کر دیا۔

پنجمی فصل میں سال ہی اظہار و حوت پیغمبری کا اور اس ظلم و ستم کا جواب نبی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر کیا۔

واقعہ میں لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شریف آیام رسالت رسول برحق میں قبلہ عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انتہا دشمنی رکھتے تھے جب جنگ طائفین کی خبر آئی تو وہی بہت زور
 شور مارتے اور کہتے ہیں تلوار نکال کر گھر سے باہر یہ کہتے ہوئے نکلے کہ میں بنو ہاشم اور بنو
 عبد المطلب کے مقابلہ کے واسطے تھکا کانی خون آج سب سے پہلے محمد کا کام تمام کر دوں گا اس
 کی آواز نکلتی تھی بنو ہاشم بنو عبد المطلب کا خون بہاؤں گا یہ کون آج میرے مقابلہ میں کون کون
 نکلتا ہے عمر بن الخطاب غریب بن ایک ایسے عجمی بنی حنیفہ بن وراقہ سخت زور اور سخت فوج
 خوف سے تمام عرب ہاروا اور اسے مارا گیا ایسے قہر برپا ہوا کہ راستہ میں نعیم رضی اللہ عنہ سے
 عہد شکنی کے واسطے پلٹ گیا کہ نعیم کے خون سے تلوار کو سرخ کریں کہ نعیم رضی اللہ عنہ
 سے کیا سبب تھا حق عمر کیوں مارا گیا بنی حنیفہ کی تو خبر لے کہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے
 عمر بنی مال بن اسے گھر کی طرف پہنچا اور دوڑ کر مدد منی تلوار کے گھر میں گھس گئے دیکھا کہ بنی
 اور بنی مہدی حنیفہ کے پاس بیٹھے تھے سورہ طہ پڑھ رہے تھے اور یہ کلمات الہی عمر بن
 خطاب کے کان میں پہنچے لیکن بنی حنیفہ نے انکو وسیع نہ ہی وہ صحیفہ سورہ طہ کا آگ گئے
 بیٹے تیز بین ڈالوا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دشمن اپنی ہاشم کے سر پر مارا وہ زخمی ہوئی اور
 خنجر میں رنگ لایا لیکن یہی تھا کہ وہ زخمی ہے سو کہ ہم کو مسلمان ہو چکے ہیں اسے عمر زمان
 نبوت پر آفتاب رسالت لنگر تمام عالم کو روشن کر رہا ہے اسکی اسلامی شہادتوں نے انجم دیان
 اللہ کی روشنی کی کہ رومی تمام ملک اور ملکات دین اسکی اقتدار کی جاسے لی۔ اسے عمر کیا تو یہ
 کہ کہ اپنی کھدایت یعنی ہتھیار کے گھر سے اس آفتاب کی روشنی کو چھپا دے یہ تو
 چھپا نہیں کر سکتا۔ یہی ہے جو وہ وقت ایمان کا سہرا زمین کو بنی ہاشم بنی و شادابی پر ہو کر مراد
 کے سیوں کے ہر ایک پر گزرتا ہے اور اسکی سیوہ بھری شافین عم کو کون پر جھکی آ رہی ہیں اگر کچھ
 تیر و شور ہے تو افسوس کہ سیوہ مقصد سے اپنا دامن بھر لے اور مضبوط وسیلہ محبوب خدا کا
 بازو سنبھال بندگی دین محمدی لکھا ہے اعدائے میں کمال اگر بندہ ہو نہ کہ دعویٰ ہے تو بندگی
 حق و جہاد کے لیے سہا ہے اگر نہ نہ کہ اگر وہ اسے قیامت میں خدا و رسول سے شرمندگی خ
 اٹھائے پسند احمد و زحمتی لکھو سے راہی ہے۔ ایسی ایسی باتیں نکر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
 جلی کو ہم ہر ایک سے نہایت محبت رکھتے تھے وہ کیوں جلا دیا بنی نے

جواب دیا کہ یہ اس کا کام ہے کہ میں جی سکتا ہے ہرگز ہرگز علی کا عمر نے کہا پھر لاؤ کہاں ہے
 ہمیشہ نے نورین ہاتھ ڈال کر وہ صحیفہ مسلم لے کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ پیکر پڑھ کر
 تعظیم سے چوا اور کہا کہ قسم ہے اس اللہ جل شانہ کی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا یہ کلام ہرگز
 بشر کا نہیں ہے یہ تو خاص اللہ کا کلام ہے پھر تو عمر خطاب رضی اللہ عنہ زار زار رونے لگے اور
 کہنے لگے کہ قسم ہے اللہ بزرگ و بزرگ کہ اگر سچا دین ہے تو یہی دین اسلام ہے بس اس وقت
 پیام میں نام لگا کر لایا کہ میں سے سعادت کی بعد رسول خدا علیہ السلام کے اس وقت رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم اتر رہی اللہ عنہ کے کہ زمین و آسمان سے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے
 پہونکر دروازہ بچایا، اتر رہی اللہ عنہ فرمے اور رنگ نہ ہو گیا کہ اگر حضرت رسول خدا سے
 عرض کیا کہ عمر علی تنہا اس کے میں لگا کے دروازہ پر ہے، پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اتر قوم خوف نہ
 اُسکو گھر میں بلاؤ اس وقت امیر المؤمنین حمزہ رضی اللہ عنہ ہی حاضر تھے انہوں نے کہا ہلا اگر وہ
 لائی کے واسطے آیا ہے تو میں ابھی تمہارے اسکا خانہ کرتا ہوں دروازہ کھولا گیا عمر رضی اللہ عنہ
 گھر میں داخل ہوئے سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ رہے ہو گئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال
 کر کے آٹھا منڈیا قوت کے ساتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اے خطاب کہ بٹے میں جاتا ہوں کہ تو میری
 ایذا سے اس وقت تک ساکت نہ ہوگا جو وقت تک کہ کوئی بلا پیغمبر لازل نہیںگی۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ
 عنہ نے عرض کیا اے قتیبہ علم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سر پر خاک بچے جو میری
 ایذا میں کو سنس کرے سید اسخ دراز کوتاہ ہو انکار اٹھارے بدل گیا۔ تنہا ہی وقت کی
 کی شامت نے سہرا کام کر دیا۔ اب سر پر بوش کی صدا میرے گوش جان تک پہونچتی اور قتل کا
 تیسری بدایت کی گنجی نے کہول دیا عقل مال اندیش خضر راہ ہوئی اس نے تنہا ہی طرف آیا ہوں
 اب دیر نہ کیجئے اللہ جل جلالہ کو مسلمان کر لیجئے۔ شربت خوشگوار ایسا ہاں سے میرے کام جان کو نہیں
 فرماے تنہا انکار کا فرسے تب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبیر کی ساتھ میں دیگر صحابہ
 نے کبیر کی پیغمبر رسول خدا نے اسلام کی تلقین کی عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ الحمد
 للہ علی اللہ! سید مہتر جبریل آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم فرمان الہی یہ ہے کہ اللہ
 فرماتا ہے کہ آج میرا اسلام لایا جاتا اسلام عمر کو پہونچا کر یہ کہو کہ ابھی جبریل اہل السموات اور الارض
 ملک اور ملکوت تیرے اسلام سے نہایت خوش ہوئے ہیں کہ ان سے ہمیشہ ارادت تیری

موافق ارادت حق کے ہو اگر کچھ یعنی تیسرا ارادہ اللہ کا ارادہ ہو گا اور جس جگہ پر تو غصہ میں آویگا اللہ تجھ کو غالب رکھیں گا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بتعداد چالیس مرد اور عورت کے اور ایک روایت کی بموجب پینتالیس مرد اور گیارہ عورتوں کی جمعیت کے ساتھ ایمان لائے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جب میں تمہارے ساتھ بندگان میں منسلک ہو گیا تو اب تم کو لازم ہے کہ دعوت اسلام علی الاعلان کیجئے ہر کوچہ اور بازار میں بر ملا اصحاب کی فتوح دعوت اسلام کا اظہار فرماتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اُس گھر سے باہر آئے اور اہل قریش کے مجمع میں آکر کہا اے اہل قریش اب اچھی طرح سے آنہنیں کھول کر دیکھ لو کہ محمد کی بندگی اور غلامی کا حلقہ اطاعت محمد بن خطاب نے اپنے کان میں ڈال لیا ہے آج کے دن سے اگر تم میں سے کسی نے جناب محمد کی طرف شہر ہی نگاہ کر کے دیکھا یا اون کے کسی یار کی طرف دیکھا تم پوری بدبو تو میں تم کو ایسی گوشمالی دوزخ کا کہ تمہارے پوشش و عواس اور حاشیکے۔ ابو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سلمان ہوتے ہی کفار کہہ پر اسلام اور بانی اسلام کی دہل بیٹھ گئی جہاں اسلامی تعلیم و تلقین کے سلسلے خافانہ مخفی طور پر جاری تھی وہاں اب علانیہ دلیہ انہ دعوت اسلام کی ہر گلی کوچہ میں سنا دی ہونے لگی اسلام بفضل خدا قوی ہونے لگا۔ واقوی اور جہری میں لکھا ہے کہ اسی روز سے اذان بجا کر کہی گئی۔ قبل اسلام عمر مسقف گھر میں جا کر اذان پڑھتے تھے اور تہلیل و تہلیل کی روایت کی بموجب علانیہ اذان مدینہ منورہ میں بعد ہجرت آکر کہی گئی لیکن نماز مخفی کہ میں بعد اسلام عمر بر ملا پڑھنے لگے تھے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان لانا عمر کا فتح دعوت کے اور خلافت عمر کے فتح اقالیم عالم کے تھے عمر کے اسلام لانے سے ہلوگ قوی دل ہو گئے اور دعوت اسلام ایسی کھل کر گیا تو لگی کہ اب حبش نبی آدم سے کہہ اور طائف میں کوئی متنفس ایسا باقی نہ رہا تھا جبکہ دعوت اسلام نہ پہنچی ہوتی اور اسی طرح خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ملکی فتوحات کا دروازہ کھل گیا دین محمدی چاروں اگ عالم میں پہنچ گیا تمام جہاں کفر سے پاک ہو گیا ایک روایت کے موافق بعد گزرنے تین سال کے وقت نبوت سے دوسری روایت کے موافق چار سال بعد از نبوت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے جب دعوت اسلام انکا سامہوی تب اہل قریش سخت متنفق ہو کر کدیل ہوئے اور اظہار عداوت کیا بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب جو اشاعت اسلام میں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حامی و مددگار تھے

ابو ادنیٰ نسبت یہ فرمان الہی نازل ہوا کہ (روانہ تر بحثیں تاکہ قرآن میں)

یعنی ڈرا اپنے کنبہ والوں کو جو قریب تر سے رشتہ دار ہیں۔
 لٹہلی اور واقف بن لکھا ہے اور سورہ انعام کی تفسیر میں اسی کے متعلق لکھا ہے کہ
 اس آیت کے اترنے سے رسول مقبول لول و محزون ہوئے اور کہنے لگے کہ خدا کا
 اگر میں انکو دعوت اسلام کروں گا تو وہ مجھے ننگار کرین گے فرمان الہی آیا اے محمدؐ اخی کیا حال
 ہوئے ننگار کرین خبر دار ہو ہرگز کسی سے خوف نہ کہنا ہم بخیر ہدایت و خلافت کیوٹے
 ہر جگہ موجود ہیں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مہینہ تک اسی فکر و تدوین سے
 کہ کس طور پر اور کس تدبیر سے کنبہ والوں کو دعوت اسلام کا صلہ پہنچاؤں پھر فرمان الہی
 آیا اسے محمدؐ اگر تو انکو دعوت اسلام نہ کریگا تو میں تیرے اوپر عذاب بھیجوں گا۔

مصاحیح اور شرح مشرق میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام کو وہ صغیر چڑھ گئے اور
 زمانہ حاکم بنو قریظہ اور بنو عدی اور بنو عبد المطلب اور بنو ہاشم کو بلالیا بیتنا لیس نفر حاضر پے
 سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہو جب حکم خدا کے انکو دعوت اسلام کی اور یہ کہا کہ
 میں تمکو کون کو اگر یہ خبر دوں کہ اسی وادی سے ایک ننگار ننگار تمکو لٹنا چاہتا ہے تو تم اسکا
 یقین کرو گے یا نہیں سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ ہم تمہارے قول کا فوراً یقین کرینگے اسوقت
 کہ سہتے تمہارے موعظ سے کبھی کوئی کچھ بولی اور خلاف واقعہ سنلی ہی نہیں ہمیشہ تم سے جوتے
 ہو تب پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکو آج ایک سچی بات کا علم دیتا ہوں
 وہ یہ ہے کہ اللہ واحد و لا شریک ہے ایمان کا خالص دل سے لاؤ اور بتوں کی پرستش ترک
 کرو اور اگر میرا کہنا نہ سہو گے اور عمل نہ کرو گے تو قیامت کے دن اللہ جٹا نہ تمکو دوزخ کی آگ
 میں جلاوٹکا اور عذاب کریگا۔ اس بات کے سننے سے منجانب اللہ دان کے دونوں ہیں
 ایک قسم کی تین پیدا ہوئی اس وقت کسی نے رسول خدا پر غضب اور غصہ نہیں کیا بلکہ ہر شخص
 نے نرم زبانی سے متفق ہو کر یہ کہا کہ اسے جو سچے جس بات کا حکم اللہ جل شانہ کی طرف سے
 ہوا ہے اس کی تعمیل اور اس پر استقامت بدھیں فرما اور خوب مضبوطی سے قلم اسلام
 چھ تیرے بارود دگا رہیں مگر ہم سے اپنی نسبت یہ ہنسی کہ ہم مرد و فی دین آبا و اجداد
 کا ترک کر کے حقیقہ عبد المطلب کا چوڑھویں بیٹا ہیں۔ مصاحیح میں تفسیر سورہ انعام میں

لکھا ہے کہ یہ گمشدہ رسول خدا صلعم کی نگر ابولہب حضرت کا حقیقی چچا بہت بڑا اور بگڑا کہنے لگا کہ
 اسے قوم یہ شخص سنی محمد تھا ہے اندر گویا فتنہ عظیم پیدا ہوا ہے اسکو جان سے مار دو یہ نکر
 ابوطالب نے کہا اسے کمینہ تو کیا کہتا ہے اگر مجھ کو تنگ و غار دنیا کا فتنہ ہوتا تو میں دین اسلام
 تو را قبول کر لیتے اور اس وقت ایمان لے آتا جب تک میں زندہ ہوں کسی کی مجال نہیں جو محمد کے
 دین کا ایک بال بھی کج کر سکے۔ رسالہ عبری میں لکھا ہے کہ ابوطالب نے حضرت سے کہا
 یا محمد ہر روز یاروں کو جمع کر کے کوہ صفا پر چڑھ کر اہل قریش اور جمیع اہل مکہ پر دعوت اسلام کا
 اظہار کیا کر اور اندر کی طرف اونچو رہی رہی کر اور کسی سے خوف و اندیشہ نہ کر کیونکہ درپردہ خدا تیرا
 حامی و مددگار ہے اور بظاہر میں تیری مدد نہیں ہوں چنانچہ یہ المسلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام
 یاروں کو ہر روز کوہ صفا پر کھایا کرتے اور تمام مکہ والوں کو دعوت اسلام کیا کرتے ابولہب نے کہا
 اُس کی شان میں قرآن میں سورہ بکرت یا نازاں

یل الیک

اور نیز ہر روز امیر المؤمنین ابوبکر اور عمر اور حمزہ اور عثمان اور علی اور سعد رضی اللہ عنہم جمع میں
 ہر کوچہ و بازار میں بر ملا دعوت اسلام کرتے تھے اہل قریش کا کچھ بس نہ چلتا تھا اس واسطے کہ
 بنو عبد المطلب یہ المسلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون و مددگار تھے۔

لیکن چونکہ یہ المسلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام علوم مرتبہ میں تمام عالم پر خالق تھے اس واسطے
 قریش کو حضرت پر رشاک اور حسد باعث عداوت ہوا۔ عتبہ اور شیبہ اور ابوسفیان اور ابوسہل
 ٹھنی کرتے تھے اور ابولہب اور عتبہ اور ابو جہل کہلی ہوی دشمنی کا دم بہرتے تھے۔ ان
 ظالموں نے رسول کریم پر شورش و فتنہ عظیم برپا کیا اکثر ناپاک چیزیں لاکر یہ المسلمین علیہ الصلوٰۃ
 والسلام پر ڈالا کرتے تھے دروازہ پر غلیظ اور لمبیک چیزیں لٹکا دیتے واقعی میں لکھا ہے کہ
 ایک روز ابولہب نے اعمار شتر مردہ یعنی مرے ہوئے اونٹ کی آنتیں لاکر یہ المسلمین
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازہ مبارک پر لٹکا دیں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو
 اونٹوں سے ابولہب کو پکڑ کر وہ آنتیں اُس کے مونہ اور دھڑی پر لپیٹ دیں۔ ایک روز عتبہ
 ایک زنبیل بھر کر غدود لایا تاکہ حضرت کے دروازہ پر لٹکا دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 دیکھ کر عتبہ کو پکڑ کر وہ سب غدود اُس کے سر رٹھ لئے۔ اللہ جو جو کر وہ حرکات ان کمینوں
 نے عداوت اور حسد کی وجہ رسول خدا صلعم کے ساتھ کی ہیں انکا اگر سب مفصل بیان

کیا باوجود تو زمین و آسمان کا کلیبہ کا پُٹ اُٹھے گا انسان میں اُس کے سننے کی طاقت نہیں
ہو سکتی اور نیز اُن نالایق و بیجا اور مستحکم کا بیان کرنا بھی خلاف مصلحت و خلاف تہذیب
انسانی ہے اسوجہ کوہ بالکل ناکرونی ذکر مسترد کر رہا بالآخر ان حرکتوں کے کرنے والے رسول
کرم کے علم و معبر کو دیکھ و چکے غودیشیمان و نام دوم ہوئے اور انجام کار ایمان لائے پھر تو
وہ لوگ زمرہ صحابہ کرام میں داخل ہوئے اور اُن کے وہ سب ظلم اور زیادتیاں جو حضرت
کے ساتھ کر چکے تھے اللہ اور رسول نے معاف فرمائیں۔ (رفیق گنہ گار) مجمعاً فی
حال الی قاع ماضی ماضی پس ذکر جفا کا حال و فائین گذرا جو کچھ گذرا یعنی وفاء
بالبیعت جفا سابق کا فہم الیہ ہوا۔

اور چونکہ کفر اور عداوت پر قائم رہے اور انہوں نے ہاتھوں ہاتھ نہرا و خرا اوس سرکشی کی پھ
پائی کہ غلامان محرمی کے ہاتھوں وہ بڑے بڑے مغرور سرکش ہزاروں ذلت و خواری کے
ساتھ گرفتار ہو کر کتے کی موت مارے گئے اور دوزخ کا ایندھن بن گئے لیکن بعض بعض حکماء
اُن فریقوں کے جو روحانی جو کفر کی حالات پر مر گئے اور دوزخ میں پہنچے قلمبند ہوتے ہیں
شرع مناسبت میں نگاہ کر کہ ایک زور سید المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز پڑھتے تھے۔

ابو جہل اور عقبہ اور شیبہ مع جماعت مشرکین حرم میں موجود تھے اور انہوں نے دیکھا کہ رسول
کرم دیر تک مسجد میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ کسی شکبہ ایک شبکیہ اونٹ کا پڑا ہوا دیکھ رہے تھے
کہ وہاں اُس کے کہا کر پڑے تھے آپس میں کہنے لگے کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو وہاں
حاکم وہ شبکیہ شتر لے آئے۔ آخر کوئی شخص ان میں سے گیا اور لے آیا۔ کسی نے وہ شبکیہ شتر
حضرت کے شانہ مبارک پر رکھ دیا۔ یہ شبکیہ ایک پوست ہوتا ہے جس کے راہ ہو کر بچہ ہوتا ہے
وہ شتر عا پاک ہے لمبی نہیں ہے۔ اس حال کی خبر لوگوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایسے مشغول تھے کہ انہوں کو اس حال سے باخبر
علم نہ تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لائیں اور اُس شبکیہ کو اڑا کر پھینک دیا اور ان
بزدلوں کو خوب لٹکا کر انہیں اُن بد بختوں نے ہنسا دیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہوئے یہ معلوم ہوا کہ حضرت نے ہر ایک ملعون کا جو وہاں اس وقت موجود تھا نام
لے لیکر بدو لگا دی۔ اللہ کی قدرت و بڑی کہ ہر شخص اُس گروہ کا جنگ بدر میں مارا گیا۔ واقعہ میں

لکھا ہے کہ ابو انجری کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ اگرچہ کفر کی حالت میں تھا لیکن وہ ایمان آیا۔
 اور ابو جہل کے سر پر کسی لاشیان مارین بنو فخر و م ابو جہل کی حمایت کیواسطے ابھٹے ہوئے
 اور بنو اسد ابو انجری کے طرف راہ پڑے قریب تھا کہ جانیسین سے مقابلہ ہوا ابو جہل نے اپنے
 آپسے مغلوب دیکھ کر مصاحبت کر لی کہ لوگ درمیان میں بڑ کر مصلع ہو گئے ابو جہل سے معافی مانگ کر
 چلا گیا عقبہ بن ابی لہب نے کہا کہ ہماری فدائیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر روز تیری پر
 ہوئی کبھی کم نہ ہوئی جب تک وہ اپنا نبی دین نہ چھوڑے گا ہم اسکا پیچھا نہ چھوڑیں گے اس روز سید المرسلین
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقبہ کو بددعا کی اور کہا (اللہم سلط علیہ من کل راک علی عقبہ)
 یعنی اسے اندر اس نے ادب عقبہ پر اپنا ایک کتاب سلط کر دہ مسکوار ڈالے یہ بیکر عقبہ کو
 لگا اور کہنے لگا کہ اسے جو قریش محمد نے آج عقبہ کا تو کام تمام کر دیا بددعا کی ہے اسکی بددعا
 کے دربار سے ہرگز نہ نہیں ہوتی اسکا ہم نے خوب امتحان کر لیا ہے بیشک کوئی بلا ضرور اگر
 رہے گی۔ چنانچہ عقبہ ایک غافلہ کے ہوا رہتا رات کے وقت شیر اس قافلہ کے نزدیک آکر غرائے
 لگا۔ عقبہ اس کی آواز سے اڑتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اسے قریش جس بلا کو میں تم سے کہتا تھا
 وہ آگئی ہر گز سب قریش جمع ہو گئے اور عقبہ کو اپنے درمیان میں لیلیا شیر آموچہ دیا اور
 ہر خنڈا ہی قریش نے کو شمشیر کی لیکن عقبہ کو کپڑے لئے چلا گیا اسکا کام تمام کیا اور وہ عقبہ
 شیر کے پیچھے رہ گیا یہ کہتا ہوا جاتا تھا کہ دیکھو میں نے آخر یہ کہہ دیا تھا کہ محمد کی بددعا خالی نہ جاوے گی
 اس روز سے اہل قریش غیاب رسول خدا کی بددعا سے بہت ڈرنے لگے کہ رسول کریم اللہ علیہ
 والسلام موجود اور کبھی سخت سخت گناہین کی کمی کسی کے حق میں نہ دوانہ فرماتے تھے۔
 عصیان اور واقعہ میں لکھا ہے کہ ایک روز ابو جہل نے قسم کھائی کہ اگر سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو نہانہ چھو کر ہنس دیکھ لوں تو ایک لات زور سے آگے منوڈھے پر مار دوں گا۔ ایسا ہی
 اتفاق ہوا کہ سید کائنات نماز میں مشغول تھے ابو جہل کو لوگوں نے خبر کر کے کہا کہ جاب ابی
 قسم سے بری الزمہ ہوا ابو جہل نے قصد لات مارنے کا کیا لیکن حضرت کے نزدیک پہنچتے
 ہی الٹا بھاگا اور موغھ اسکا زرد ہو گیا قریشین نے سب دریافت کیا اس نے کہا کہ محمد کے
 جادو نے طرف شیر موغھ پھیلایا ہے کہڑے تھے اونہوں نے میری طرف موغھ کر کے کہا کہ اگر آگے
 کو تو نے ایک قدم بھی بڑایا تو تجھے ہم ملہ اہل مکہ کے نکل جادوین سے۔ مصلح میں لکھا ہے

کہ ابو جہل ایسا اور کہ رنگ اسکا زرد ہو گیا اس لئے باؤن پیچھے کو پھر گیا بیہاگتا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دوڑوں ہاتھوں سے کوئی چیز اپنے سامنے سے ہٹاتا اور ہے اور یہ کہتا تھا کہ میرے اور محمد کے درمیان میں ایک قذیب اگلی سے بھری اور ایک ندی اگلی کی اور فرشتوں کی سنظر آرہی ہے۔ پس یہ المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو جہل اگر تو نزدیک آتا تو فرشتے تجھ کو مارنے لگتے اور ہر چیز بدعت سے جس کا جدا جدا کرتے

ایک روز کسی غریب نے ابو جہل کے ہاتھ ایک اونٹ فروخت کیا تھا زرقن ابو جہل نے اس کو نہیں دیا وہ غریب اہل قریش کے مجمع میں آکر رونے لگا۔ اور کہا کہ انیس ہے تم ایک غریب کا زرقن ابو جہل سے نہیں دلا سکتے۔ اس وقت یہ المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے ان قریشوں نے مسخرانہ کے طور سے اس غریب سے جناب رسول کریم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ جو مسجد کے سامنے ہیں یہ وہ بنیہ اولادینگے ابو جہل انکا کہنا بہت انا ہے وہ غریب ناواقف یہ فکر حضرت کے پاس پہنچا اور اپنا قصہ کہہ نہایا حضرت اس وقت اس کی ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ابو جہل کے گھر پہنچے قریش یہ تاثر دیکھنے کے لئے ساتھ ساتھ رسول خدا کے گئے حضرت نے ابو جہل کا دروازہ بجایا وہ باہر آیا ابو جہل حضرت کو دیکھتے ہی تعظیم کمال کیا اور کانپنے لگا حضرت سے پوچھا کہ اسے محمد تم اس وقت کہاں آئے تھے حضرت نے فرمایا یومان اس غریب کا فوراً اس وقت اسے ابو جہل نے اس وقت کہ کہول ازرقن اسکا شمار کر دیا اور حوالہ کیا وہ غریب خوش ہو کر حضرت کو دعا میں دیتا ہوا چلا گیا اور اہل قریش کے یہ سمجھ دیکھ کر چکے چھوٹ گئے۔ گھبرا کر ابو جہل سے دریافت کیا کہ یہ کیا اٹھا معاملہ ہو گیا۔ سنئے و سن کا کہنا کیون کیا ابو جہل بولا یارو میں نے کچھ خوشی سے محمد کا کہنا نہیں کیا بلکہ ایک اور ہی قصہ تھا کہ اس کی زور و شیر موندھ پھلائے ہوئے مجھے دکھائی دیئے وہ شیر بہ کہتے تھے کہ ابو جہل اگر تو اس غریب کا مال محمد کے کہنے سے نہیں دیکھا تو ہم تجھے معہ جمع قریشوں کے کہا جائیگا کہ اے ایسے واقعات اکثر ابو جہل دیکھتا اور نہ دیکھتا تھا پھر کہا کہ اگر انہیں معلوم محمد کے ساتھ کیسے جادو رہتے ہیں کہ میں ہمیشہ شیر اور سانپ اور بچہ بڑے بڑے نہریلے اس کے پاس پاس دیکھتا رہا ہوں وہ دوزخ سے مجھے دیکھ کر کہتے ہیں کہ ابو جہل اگر زور بہنا فرمائی محمد کی تو کچھ تو ہم سب جان سے مار ڈالیں گے یارو اس ضرورت سے میں اسکا حکم لیتا ہوں

اور حضرت کی غیبت میں ابوبہل اہل قریش کو نساؤ و نقد پر برکتیختہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز ابوبہل
 اوند ولید بمعیرہ نے کہ تمہارا اہل قریش کا تھا تمام اہل قریش اپنی دشمنان رسول خدا کو جمع
 کر کے اتفاق رائے اس بات پر کیا کہ آج کے دن سے حج کو تمام عہد میں جاؤ گے مشہور کرو
 تاکہ مخلوق اس کے معجزات پر فریقہ بنو ہر شخص اسکو جاؤ گے چنانچہ راستوں پر بیٹھ کر اسکا
 اعلان شروع کر دیا۔ تفسیر طبری اور کشف ابن سورہ النعام کے آخرین لکھا ہے کہ
 جب اہل قریش تخیل میں جمع ہوئے کبھی تو متفق ہو کر سب ملکر روئے لگتے اور کہتے کہ حج بیشک
 پیغمبر برحق ہے اور ہم اہل قریش میں افسوس ہمارے حال یہ کہ ہم اسکی سعادت متابت
 سے محروم ہیں پھر ایک دوسرے کو منع بھی کرتا کہ دیکھ ہرگز حج کو ایسا نہ دو اور پھر بھی ایسا ہی
 ہوتا کہ اہل قریش جمع ہوئے اور حضرت کا قرآن پڑھنا کان لگا کر سنتے اور کہتے کہ یہ کلام
 آدمی کا نہیں ہے وہ بیشک پیغمبر برحق ہے لیکن غاصتہ اعمال اذکو پھر ان شکستہ خیالات
 سے باز رہ کر ایذا رسول پر آمادہ کرتی۔ واقعی میں لکھا ہے کہ ایک روز جناب سید المرسلین
 علیہ السلام غائب تھے ابو طالب نہایت فکر مند تھے جس طرف جستجو میں جاتے کہیں بتا نہ لیا
 آخر کاریہ یقین ہو گیا کہ اہل قریش نے جناب محمد کو جان سے کہیں مار ڈالا تب جو ان ہی ہاتھ
 اور دلیران بنو عبدالمطلب کو جمع کر کے ان کے ہاتھوں میں تلواریں دیکر کہا کہ منتظر وقت رہو
 جب میں اشارہ کروں فوراً یکجا کر کے اہل قریش پر ٹوٹ پڑنا اور میرے پیچھے ہو کر علیہ السلام
 کے خون کا بدلا ان سے لینا اور سب سے اول ابوبہل بن عبدکاسر کا گناہ ہے الغرض اسی
 ساز و سامان میں تھے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آگئے اور بیان کیا کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم صحیح و سلامت کوہ صفا پر رونق افروز ہیں بعد کو اہل قریش پر بھی یہ سیدہ لکھا کہ
 آج درپردہ ایسے ایسے اہتمام ہوئے تھے پھر قریشوں ابو طالب کی ہمدردیوں سے یہ حال
 پوچھا وہ انہوں نے کہا آج تم سب کی خیر ہوگی اگر خدا نخواستہ۔ نہ آج محمد کا اک بال بھی ہٹا تو ہم
 ہم میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑے جب اہل قریش نے یہ اتفاق دیکھا تو ابو طالب کے استغفار
 ہو کر گئے۔ مصناج میں لکھا ہے کہ قریشوں نے ملکر ابو طالب سے کہا کہ آپ اپنے پیچھے کو منہ
 کر دیں وہ ہلکے اور ہمارے دین کو برباد نہ کرے ہمارے بیٹوں کو برباد نہ کرے چند کہنے لگوں گے
 ہٹکائے سے وہ بڑے اشراف و سرداران قریش کی برائی کرتے پھر سے ہیں ہمارے

دین پر طعنہ مارتے ہیں ابوطالب نے رسول خدا صلوات اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ تمہاری برادری کے لوگ
 آئے ہیں اور ایسا ایسا کہتے ہیں۔ سید المرسلین علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے حاضر
 لو گو تم میرے کہنے سے فقط ایک کلمہ کہہ لو اور میرا جو قسم جسے کہو گے میں وہی کروں گا۔
 سب نے کہا وہ کلمہ بتا دیا جسے کہہ دیتے ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ہوا لا الہ الا اللہ
 محمد (الرسول اللہ) یہ نکر نام قریش و ہر جمہم جو کہ زور و شور پر آگے آ رہے تھے
 ہوسے چلے گئے کہ خیر اب و یحییٰ اسے محمد کہہ گئے اور جبے اور تیغ سے یاروں سے
 کیسے کیسے معرکے ہوتے ہیں۔ قصہ میں واقعہ یہی کہ جب ابوطالب کیوچے
 اہل قریش کا وہ حضرت پر نہ چل سکا اور نقصان نہ پہنچا سکے تو اپنی حرامزادی اور
 سرشتی سے مکہ کو روانہ ہوئے رسول خدا کو اپنے گئے ہلال اور خباب اور عمار بن یاسر
 اور حبیب اور عامر بن العنبرہ کو لکھا اور ملامت کرنے لگے۔ چنانچہ کہانا بانی او کا
 بند کر دیا اور تمام دن ہاتھ پاؤں غمگین کہہ کے گرم ریت میں دھوپ میں اونٹن لٹاتے اور
 رات کے وقت ان پر اس قدر پتھریاں برسائے کہ یہ لوگ ان میں چھب جاتے پتھریوں
 انبارا نہبر ہوتا پتھریوں نکلتا تو وہی آت کہہ دیتے راستے کہ اس بار بیٹ سے اونٹنی پر
 جُرمی حالت ہو گئی کہ چوہ بدن کا خشک ہو گیا بڑیاں صاف نظر آنے لگی تھیں لیکن بائیں
 و لوگ اپنے دین میں سے سر مبارک نہ آتے تھے اہل قریش نے پھر سریان ان
 مسلمانوں کی گردن میں ڈالی کہ اطفال کے ہالہ کیا وہ بچے ہر گلی کوچہ میں ان لوگوں کی
 ریاں اونٹنی کیل کی طرح کھڑے کھڑے ہوتے۔

چوتھی فصل میں ہجرت حبشہ اور وفات ام المومنین خدیجہ صدیقہ
 عنہا اور صلوات اللہ علیہا بیان ازادہ قریش کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد ابوطالب سے

جب اہل قریش نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح بتا دیا کہ اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجبور ہو کر یاروں کو اجازت دیدی کہ تم لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے چلے جاؤ۔
 پہلی ہجرت یہ تھی جو صحابہ میں ہر گز سے سچا ان کے اکثر حبشہ میں چلے گئے۔

عثمان رضی اللہ عنہ معہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ابو خلیفہ اور عتبہ اور عروان اور زبیر
عوام اور مصعب اور عمر اور عبدالرحمن جوف اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسلمہ اور
عثمان مطون اور عامر بنیہ اور خلف سہیل اور خالب عمر اور سلیمان بنیہ و دیگر سرداران
قوم اور ضعفاء اسلام مثل بلال اور خیاب اور صہیب اور عامر اور عمار یا سب سے بھی
عنہم اجمعین حکم رسول سب حبشہ میں پہلے گئے اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
ان سب کا امیر و سرور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیا یہ ہجرت نبوت کے پانچویں
برس واقع ہوئی۔ اہل قریش نے ان چہاچہرین کا بہت جھگڑا کر دیا صحیح مسلم نے حبشہ
میں پہنچنے کے عتبہ کے بادشاہ مسی بن جاشی سے ان کو توڑنے کی بڑی تعظیم کی اور ان کو
تمام انکو بھیجا۔

کنافہ میں سورہ حج کی تفسیر اور واقعی اور رسالہ حبشی اور دیگر تفسیریں مرقوم
کہ ایک روز جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم کعبہ میں سورتہ النبی پڑھ رہے
تھے جب فکر لائے و غرا کا بیونجا شیطان یسین نے اس کو کہہ کر اہل قریش کے بھی
کانون میں اس طرح سے پہنچایا (اگر تم اللات و العزى و منات الثالوثہ اللہ
استقدر تو قرآن شریف میں موجود ہے لیکن انہیں ان سے اس میں اتنا مضنون اور بڑھادیا
ہے انکے العزى العلى لان شفاعتہم لہم رضی)

سید المرسلین علیہ السلام نے آخر سورہ پر پہنچ کر سجدہ تلاوت ادا کیا تمام اہل قریش نے بھی
حضرت کے ساتھ سجدہ میں شرکت کی پھر کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب سے
کی تعظیم اور انکام آتے ہی سجدہ کیا۔ پس اب ہماری اور محمد کی (اللی کو خوف ہوئی کچھ
اختلاف نہیں رہا یہ خبر مشہور ہو کر حبشہ تک پہنچی کہ درمیان سید المرسلین اور اہل قریش کی
موافقت ہو گئی جو اصحاب حبشہ میں ہجرت کر کے گئے تھے پھر تھے کو لوٹ آئے جب قریش
کہ شریف کے پہنچے تب اونکو یہ معلوم ہوا کہ یہاں شیطان سے دوسرے واسطے سے
اور اہل قریش کی جہالت سے غلطی دراصل کچھ وجود نہ تھا جب اہل قریش نے جہالت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو روز افزون تر کیا اور کفر پرستی کو بھی بھڑکایا

اور پھر بہانہ بن کر اس کا ہاتھ نہ دے سکتے تھے وہ واپس نہ گئے بلکہ کہ معظّم بن اسد
 اور جرّحان بن عوف نے اپنی حمایت کرتے ہوئے تھوڑے کر کے اور ان صاحبین کے پناہ میں قریش کی
 شہر کے محظوظ رہے مگر ان مسعود بنی امیہ کے کہ ایک روایت کی بموجب وہ ہمیشہ ہی بن
 رہے تھے اور سالہ بھری کی روایت کے مطابق وہ بھی کہ معظّم بن اسد کے تھے کہ عیسیٰ بن ابی
 میر المہدی علیہ السلام و جمیع یاران حبشہ کی طرف ہجرت کی یہ دوسری ہجرت تھی دسویں
 سال نبوت میں اور بعد اس ہجرت کا واقعہ اور تفسیر تعلیٰ میں لکھا ہے الذین قالوا
 اننا انما نؤمن بآیاتہ من قبل ان یاتہم فمما یشکیبہم انہم فمما یشکیبہم انہم فمما یشکیبہم انہم
 واقعہ میں لکھا ہے کہ جو ابو طالب اور عمر سعد اور عاص اور خالد سعید اور عبد اللہ صغیر اور
 عبید اور عتبہ عروانی اور زمیر عوام اور اسد نوفل اور عثمان عفان اور ضمیر عبد المغیرہ
 اور عمر امیہ اور خالد عصام اور مصعب عام اور سلیمان اسد اور فراس لضر حارث اور جہیم بن
 اور دو کبیر حمیرہ اور عمر حدید کلابی اور ابو الروم عمر اور عبد الرحمن حوم اور سعد کا بھائی عامر
 وقاس اور دو نان بیون سمیت مطلب اور مسعود اور حارث اور متعہ او عمر اور عبد اللہ شہاب
 اور حارث خالد اور عمر عبد اللہ اور عثمان کعب اور ابوسلمہ بن شماس اور شماس بن عثمان اور
 بیٹے سفیان کے اور ہاشم بن عبد اللہ اور ابو خزیعہ مغیرہ اور سلمہ شام اور عباس ابی
 یمنی اور غوث عوف اور عمار بن عبد اللہ اور عثمان مطعون اور عبد اللہ قدام اور بیٹے مطعون کے
 اور شائبہ بن عثمان اور خاظی حارث اور مرو حارث اور سعید حارث اور قیس حجاج
 حارث اور بنی حنیس عبد اللہ اور عمر حبیب اور دو بیٹے حبیب کے اور محمد حارث اور خطاب
 حارث اور سفیان عمر اور بنی عثمان اور ہیان حدیقہ اور حجاج حارث اور مرو حارث اور
 سعید حارث قیس اور سعید اور عمر اور شائبہ حارث اور عمر شائبہ اور خنیز بیدی اور شیم عیاد
 اور عمر عبد اللہ اور عمرو النمام اور عامر سعید اور عدی فضیلہ اور ابو بکرہ اور بنی عبد اللہ
 اور قیس زہیرہ اور مالک رمحہ اور عبد اللہ سہیل اور صفیاء اور سعد خولہ اور عبد اللہ خرفہ
 اور خاظی عمر اور ابو عبیدہ جراح اور سہیل صفیاء اور عمر ابو صرح اور عیاض زہیرہ اور عمر
 جابرہ اور عثمان اور عبیدہ عیسیٰ اور سعد شہید اور قیس اور سلمہ بن عبد اللہ اور سلمان رضی اللہ عنہم

اجمعین۔ انی مرو اور اٹھارہ عورتوں نے حبشہ کو ہجرت کی اور مسووار ان کے حضرت جعفرؑ
 ابوطالب کے ہوئے۔ اب قریشیوں نے یہ کیا کہ عمرو قاص اور عبد اللہ ربیعہ کو نجاشی کے
 پاس حبشہ میں بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ یہ لوگ ہمارے دین کے چور ہیں سب
 ہمال کر تیرے پاس آئے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہمارے پاس روانہ کر۔ یہ نامہ پڑھ کر نجاشی
 نے جعفرؑ ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا کہ یہ قصہ کیا ہے مفصل بیان کرو حضرت
 جعفرؑ نے تمام کیفیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حال دین محمدیؐ کا بیان کیا نجاشی
 نے کہا کہ ایک سورۃ قرآن مجید کی پڑھو اور مجھے ناؤ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ عم کو پڑھا یہ
 ستر نجاشی روئے لگا اور بولا کہ حقیق یہ شخص جیسا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیغمبر آخر الزمان ہے
 اور تیرے میں حضرت مریمؑ کا یہ قصہ ہم نے بعینہ اس طرح دیکھا ہے عبد اللہ اور عمرو قاص کو
 جو قریش کی طرف سے آئے تھے نجاشی نے محروم روانہ کیا۔ واقعہ یہ کہ لکھا ہے کہ چالیس
 یہودیوں نے نجاشی سے کہا کہ ہم جانتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرنے کے
 ہکوہ اجازت دیجئے نجاشی نے ان کو اجازت دیدی وہ آئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کعبہ شریف کے اندر قریش کے سامنے مباحثہ کیا اور کہنے لگے کہ یا حضرت
 نبیائے کریمان ابراہیمؑ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دین ان کا اسلام تھا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہودی تھے اور بعض ان میں سے بولے
 کہ نصرانی تھے اس وقت یہ آیت حضرت برنائلؑ ہوی ساکان ہوا ابراہیمؑ نبی و یاد دلا
 لفضل نیا و لکن کان حنیفا مسلما یعنی ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے و لیکن تھے
 پاک صاحب مذہب حنیفہ صاحب اسلام۔ یہ مضمون منکر سب ترسا لزم ہوئے اور نامہ جو
 یہ کیفیت دیکھ کر اہل قریش بولے کہ اسے گروہ ترسا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کرو
 غرض کہ اس روز وہ دین تالیخ تھی اور بدر کامل اس رات آسمان پر چاندنی کی عجب بہار
 دکھارہا تھا اس درمیان میں ان ترساؤں نے کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنی
 اونٹنی کے اشارہ سے چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرو تو ہم حقیق یائنین کہ تم پیغمبر خدا ہو حضرت
 نے انھیں شہادت کا اشارہ عرف چاند کی کیا چاند درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑہ

طرف کوہ حرا کی اور دوسرا کربا میں جانب کوہ حرا کی گیا۔ الفرض جب چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھو یعنی گواہ رہو تم اسے لوگو قدرت خدا تعالیٰ پر اور میری سچی نبوت پر یہ کیفیت دیکھ کر تمام علیہ حبشہ بول اٹھے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند سورتین قرآن مجید کی لکھ کر نجاشی پاس لیکے اور سارا حال بیان کیا۔ نجاشی نے کہا کہ تم تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صورت و سیرت اور کئی تفصیل میرے آگے بیان کرو تو جانوں میں کہ موافق توریت کی ہیں یا نہیں وہ بیان کر کے لے کہ قد مبارک بے ہمتا قنات معلیٰ حسینان جہان میں یکجا مائل تہ اعتدال گندم رنگ و روشن چشم سرخی کی ڈوری آنکھوں میں چہرہ منور جیسے چودھویں رات کا چاند چوڑی پیشانی گول منہ بہتوں کھلی ہوئی دانت کٹادہ بینی بلند گہنی ڈاڑھی رخسار سرخ اور مجلسی بڑی بڑی آنکھیں اذنبالہاؤ دراز نیلہ آنکھوں کی ستراسرہ ناز بلکین متوسط گوش مقدس زیبا سہاں بدن مبارک کا کوتاہ نہ دراز گردن اوسط درجہ پر بازو کشادہ کف دست قبضہ دراز انگشتان انگشت سابع اور وسطی دونوں برابر فراخ شانہ پشت متوسط کنادہ سینہ کوتاہ سرین ساق درمیانی قدم درست استخوان چوڑی جوڑ بند جسم مبارک کے مضبوط اعصاب نرم و پیار ہر سے زیادہ نرم کسی عضو میں بال نہ تھے مگر سینہ سے ناف تک ایک خط سیاہی بالوں کا بار یکساں تھا اور دونوں کانڈھون کے درمیان مہر نبوت قطعی پسینہ بہت آتا اور معطر زیادہ گلاب اور مشک اور عطر سے پیشانی روشن کانونر چاند اور سورج کی روشنی پر غالب تھا منہ اور رخسار سے جیسے آئینہ اور دیدار اس چہرہ مبارک کا باعث راحت سینہ اور وجہ قرب انوار الہی کا شان و شوکت با سب وقار تمام جلوہ نور خدائی کا کلام یہ طلیہ بعینہ و یکجا ہوا بیان کیا۔ مصباح میں لکھا ہے کہ نجاشی نے یہ طلیہ نہ کہہا حدیث یعنی کیا ہی سچ بیان کیا تو نے طلیہ محمد عربی کا اویان کرنے والے حق ہے کہ صورت انہی توریت میں بعینہ ہی لکھی ہے۔ اب عادت شریف کا بیان کرو وہ بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیرین سخن اور بڑے فصیح بن آواز انہی لہجہ صورت پاکیزہ اور محبوب کلام فروغ اور تمام اوقات مصروف فی خواہی تخلیق علم و کمال آپکا لاثانی علم و مہربانی بھی محسوس جلیں

کہ یہ عیدیل عالی نسب والا حسب خلق عظیم لطف عظیم خندور و مسیم بیاد نواز شش منبار عدل کا
 بہاوری سبے بدل سخاوت میں بعد از خدا سب کے زیادہ معطر خیم ہما بہ تمام غوت و
 غفلت مالا نکام باتین تک اور پیاری میری فکر خدایا لب پر یاد و یاد کسی سے دشمنی نہ کسی
 سے حد خطا پوش عطا پاش بھیض بدی زنی است میں گنہگار کے قصور سے در گذر کر
 ہیں شریفوں کی دجھنی مرقیوں کی دیکھ پہاں - مسافر زنی شجر پروری میں بچانہ آفاق -
 جو اونکو دیکھے محبت اونکی اوس کے ولین مگر کرتی ہے جس بکریہ تشریفیہ لا میں رحمت ظ
 اُس جا آتی ہے کسی پر خصہ دیر میں آتا ہے خوشی بدلہ ہوا ہے قول فیض سب تک
 شرم انجی اندازہ تقریب سے باہر حیا زان وہ غیہ سے زیادہ تر محلی خدایا میں لانا کی -
 مخالف سے انتقام نہیں لیتے صورت خلق سیرت مخرج مافذ است کان دیانت
 سامی ملت باہی بدعت مبشریت مہیں شریعت معدن طریقت منہر حقیقت مہیں مسکینان واد
 رس نظامان نوازندہ صفایان وہ فقر امین ملت صدیق است مشہور نام سرگوبہ ضمام
 رہا ہے دین رہبر یقین خوشنید آسماں پہنہری قطب افلاک پہنہری ششتری چرخ سرور
 چرخ میدان ولاوری گلدرہ باغ قوتی خوشی گنار بدوت زینت افراسے تحت رسالت شریف
 باطنان جلالہ عصمت قرین بنو خا ششیں افسانہ جبریں ابن خلیفہ اللہ علی الارض بعد
 موقوفہ بصفت رسالت سبہ ایک رنگ وادایع اسرار الہی کا اہل حق و قدر بدایع
 بعد رحمت ناستہای کا شیخ انوار قدیم انجی تھل کی زبان الی ملحق کلام سبحانی لفظ مقدس کا لوگ
 آسمانی دل حضور کا شیخ اسرار الہی جان ابن علیہ ملاکی حاصل انوار رحمانی مرج
 اسید داران شافع بد کردہ داران کلام الہی کا دار و سہ درویشان الفاظ زبان سدا کے
 باعث دجھنی شکستہ فامان محبوب جان رحمت مامیان اقیس غلڈیان مونس گوشہ نشینان
 دعا ہے نیاز سندانہ اونکی محبت شریف و طمان و بود و بود وجہ مغفرت گنہگار دانا
 اون کو لب بخشش کا تقار توری اونکی نور افراسے نور بقا روبر و سدا مقصود و بہار گذار
 صفاء و تراج داران عالم سیرگون ان کے اسانہ اقبال پر کسری در خفا و دلوار ادبی
 باد و جلال پر ملاک فادوم ان سے دربار کے روح الایمنی مہتمم اون کے سرکار کے اہل خا

وابستہ و امن ردا ساکنان و ملاک چاک زدہ و ساقین قبا حیات جن و انس متعلق بہ
 محبت حضور عالم سرگردان بیوا و یتیم موقوف بر منہج مصداق آدم و من و نہ
 تحت لوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاک پاک مبارک ہر دم چشمہ عرواں جنات
 حسن صبا و دوست سحر رشاک صبح خندان عرق اجسم معطر غرتہ بوسے شاک و غنیمت
 مرجع عام قبول نام مطلوب عاشقان وابستہ چ گیسے مغنیہ و مین غدا سے
 انور چراگ سے و زمان مبارک کے او تو رشید نغمہ زندہ چہرے میں اکا پیک و نوزہ غلبہ
 اوقاف نغمہ و دیار ابلیس نہیں خریدہ سرکار پرہیزگاروں کے متان محبت کے لباس کا
 رشاک طالع عرواں شہتی تاج شاہان روسے زمین تصدیق غلیں پاسے مبارک بر قاطع
 سلسلہ کفر و شر و باجہ و فقر ایمان بشہ بہ نجات لا تقضی من لہ الحمد للہ اے
 و عالم موصاف آدم و بنی آدم گنگہ کے مسخس اونکی باعث شفا یاران لاعلاج پیغام انکا
 شفا عت گنگہ یاران تا کہ فراخ جنتہ رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اوصاف
 ہویان ہوسے لاکھ حصہ میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہیں اوصاف ان کے خدا نوب جاننا
 غرض کہ جب یہ تمام اوصاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجاشی نے انکی زبانوں سے
 سے بے توقف کہا : **شہید ان لا الہ الا اللہ و استشهد ان محمداً رسول اللہ صلی**
علیہ وسلم یہاں وہ رسول اللہ اور نجاشی پر لاکھ وہ رسول برحق ہے تو ریت میں یہی نہ تھا
 اسکے میں چنانچہ نجاشی صوابی و عیال اور لشکر اور تابعین اور علماء سے چشمہ حضرت
 پیرایان لایا ۔ واقعہ یہی کہ اسے کما دسی سال حضرت ائمہ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا
 سے دسویں سال نبوت کی وں تاریخ رمضان المبارک کو پیشہ ہر کی ہرین اسرا جہان
 طرف روضہ رضوان کی نگاشت کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے استقبال سے
 کال رخ و بال ہوا آخر الامر ناخباتہ یہ چکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا اس سے
 چہرہ اسلام میں نماز جاہزہ حسب فرمان الہی بی فی خدیجہ یعنی اللہ عنہا کی اس قاعدہ سے
 بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ابو طالب نے بھی وفات اپنی کشفان میں

سورہ قصص کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابو طالب نے وقت وفات کے یہی وصیت کی
 کہ اسے اولاد ہاشم اور عبدالمطلب کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نبوت میں شک نہ
 لاؤ وہ سچا نبی ہے اس کے دین کو تم قبول کرو اور اسکی تابعداری کرو تاکہ عذاب آخرت
 سے نجات سے پاؤ تم تفاسیر مذاکرۃ الفقہی من احببت ولكن الله يهدي من يشاء
 میں لکھا ہے کہ وقت وفات حضرت ابو طالب کے جناب قبایہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے سہرا لے ابو طالب کے اگر فرمایا کہ اسے سچا مہربان اب یہ وقت آجیت تم ایک بار
 کلمہ شہادت زبان سے کہہ لو اور اگر آواز سے نہ کہو تو ایسے آئینہ کہہ لو کہ میں سن لوں۔
 اور روز قیامت خدا یتجاہلے کے حضور میں اسلام کی تصدیق کروں اور تمکو دوزخ سے
 چڑاؤں۔ یہ نکر ابو طالب نے کہا اسے میرے بھتیجے میرا دل تو بہت ہی جاہل ہے اس
 امر کو کہ میں کلمہ شہدہ لوں لیکن توفیق الہی رفیق نہیں ہونی کا ادیب خیر کہ بیشک و مستحکم
 خوب جانتا ہوں کہ تو سچا نبی ہے اور پیغمبر برحق ہے قسم ہے خدا کے ذوالجلال کی کہ کمال
 تمنا ہے کہ تم میری پیروی کی ہے اور نہایت ہی شوق کا کہ کوئی کام میرے و نہیں بھر رہا ہو
 مگر بڑی دشواری اور سخت مشکل یہ درپیش ہے کہ اگر میں نے مرتے وقت کلمہ شہادت شہدہ
 لیا تو قریشی لوگ کہیں گے کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر کلمہ شہدہ بڑی بڑی بیعت کی ضرورتاً
 باب دادا کے دین پر انتقال کرنا ہوں چنانچہ اسی حال میں وحی الہی نازل ہوئی انا نے
 لا فہدی من احببت ولكن الله يهدي من يشاء اقدی اور تعلیمی میں لکھا ہے کہ بعد
 وفات ابو طالب کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل قریش نے طرح طرح کی ایذا
 دی اور بڑی بڑی گستاخیاں اور سخت سخت بے اوسان آن کی جناب میں شروع
 کہیں اور نشہ غرور میں چور ہو کر ایسے کہندہ میں آئے کہ حضرت کو نہ اٹھتے چین لینے
 دیا نہ بیٹھنے آرام کرنے دیا۔ اس مقام پر صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفین لکھتے ہوئے
 روٹھا روٹھا من کا کھرا ہوتا ہے اور قلم صفحہ قرطاس پر بادیدہ خوب چھڑا رہا ہے ہیات ہیا
 اب وہ وقت آگیا کہ حضرت کا گھر میں سے اٹھنا بھی دشوار ہو گیا۔ چند روز کو بیعت ابو لہب نے
 حضرت کی حمایت کی آخر اسکی جبروت نے کہا کہ اسے ابو لہب افسوس ہے تجھ پر محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہاری ہو کر رہے ہلو کا فر اور دوزخی بنائے اور تو اس کی حمایت کرے یہ نکرہ ننگل
 نبی حضرت کی حمایت سے دست بردار ہوا اور اہل قریش کی ہمراہ درجے آزار ہوا اہل قریش
 نے ظلم کی یہ نوبت پہنچائی کہ رحمت عالم شہنشاہ دو جہان کے سربراہ پر ظلم کرنا شروع کیا اور
 تجھ اور امینین مازنا شروع کیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر کی اور
 طائف کو تشریف لے لیکے طائف کی مخلوق نے بھی حضرت کی کچھ قدر اور خاطر نہ کی نبو شقیق
 اور بونکرہ طائف کے باشندے تھے اور سردار قوم تھے انہوں نے حضرت پر طعنہ زنی
 کی اور جو دہلین آیا وہ کہا نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت کو طائفین بھی نہ رہنے دیا۔

واقعی اور شرح مشارق اور مصالح میں لکھا کہ ان کجگوں نے ادنیٰ کی منگیان
 حضرت کے مارین ابن عبد اللہ کہ سردار قوم تھا وہ اس جگہ کھڑا تھا حضرت رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے باہن خیال کہ یہ سردار قوم ہے شاید بوجہ اپنی بزرگی کے میری کچھ حمایت کر چکا اور
 اس کے کہنے سے یہ کہنے نہ گئی سے باہن کے اس خبیث کی طرف میل کیا لیکن اس
 بد بخت نے مجھے حمایت اور یہ قسم کیا کہ لوگوں سے انہوں کا اشارہ مار کر کہا کہ منگیان
 کیا رہتے ہو ایٹ اور پھر اور ڈیلے اور چنانچہ لوگوں نے پھر اور ڈیلے ہی ارستے
 شروع کئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جناب الہی میں رجوع کی اور
 کیا کہ الہی میں جلیبے وسیلہ ہوں تو میری حمایت کر ادھر تو حضرت کی یہ کیفیت اور ہرزید
 حادث حضرت کے اوپر جھگڑے تھے اور اس ظلم کی بارش پھرون کی بوجہ مارین ان کے
 کسی جگہ چوٹ لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ اور کعبہ کے دیوار کی طرف جا کر پناہ لے کر
 ان ظالموں نے وہاں بھی جھوم کر لیا اور محبوب خدا کو کہاں انداوی برابر پھر مارنے لگے چنانچہ
 عتبہ اور شیبہ بے بسی پر چڑھے اور اس حال کو دیکھا کہ عتبہ خدا پر رحمہ عالم مظالم سے
 تنگ تھا انہوں نے کڑی نعرے لگائے کہ ان ظالموں پر کیا حرکت ہے خیر دار ہاؤاؤاؤ
 مہانوں کے ساتھ بد سلوکی اس مذہب میں رہا ہے یہ کہا ادا ہے غلام خدایں کہ بیچارہ تو
 جا کر ان کجگوں کو اپنا سے رسول سے باز رکھ اور تہوڑے آگور واپس حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پہنچے اسی درمیان میں کہ حضرت رسول خدا اس مصیبت میں گھرے ہوئے تھے

جبریل علیہ السلام نے پہاڑوں کے ٹوٹنے پر راہ لیکر آسمان سے اُوار نزل کیا کہ اسے محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا کے سرور پر ایک بار نزل کرے اس ٹوٹنے کو اللہ نے
 تمیز سے اس کے لیے پہنچا ہے کہ یہ انجیل میں پاتا اور تنبیہ پر کوزہ میں سے انجیل کہ اور
 خالق کے اوپر شک مارے اور تمیز سے امداد میں پہنچا دین سے نیست و نابود ہو گیا
 تو جلد خالق سے اپنے آنچل باہر کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم وسعت
 ہی اور عرض کیا بار اللہ خدا میں اس قوم نا فاقیت انجیل کی گرفت فرما اس کے کشا
 اویں پس سے کوئی کوہ ایسا پیدا ہو کہ جو میری خدائی اور رحمت کا مقربہ اور میری یاد
 کرے خدا اس غلام نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا اور فرما صدق ولی سے کہا۔
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم۔
 یعنی گواہی دیتا ہوں میں خدا ایک ہے اور محمد برحق ہے جب غلام ایمان لایا تو تنبیہ
 بولے کہ عجیب جاو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جس نے غلاموں کو اپنا فرقہ کر لیا عتبہ
 تنبیہ کی بہن اس طبع کھڑی تھی اور یہ تمام معاملات جہنم خود دیکھ رہی تھی اور کہتی تھی کہ محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہے اور بیشک خدا اس کے پیچھے ہے ہرگز ایمان نہیں لایا
 اس سے ضرور کچھ دیکھا ہے جب خدا اس کی طرف آیا اور ہزار سال پہلے ملک جبال کی
 تقریر کا اور پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی رائے کا بیان کیا۔ یہ تمام قصہ تنبیہ
 خواہر تنبیہ و عتبہ بھی بصدق ولی بول اُسکا لا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ غرض خدا
 ہو گئے دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور عدا میں اور زید اور عمارت
 کہ کی طرف واپس آئے۔ تفاسیر سورہ احتفاضہ اور سورہ جن میں لکھا ہے کہ درمیان راہ
 سات ہزار جناب کے آئے اور حضرت قرآن شریف پڑھتے تھے وہ شکر ادا کرتے آئے
 اور آئے باو شاہ اس گئے اور کھڑے گئے اِسْمٰعٰلِیْلَہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ
 وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔ پیغمبر، تنبیہ میں سے ساقی ان کی عجیب راہ دیکھ کر
 طرف راہ خدا کی پس ہم سب ایمان لائے خدا پر اور چکر لگایا کہ اسے نبی سے تنبیہ
 کر کے کسی وقت دہان سے حضرت آگے نہیں ہے اور شاہان اُڑائی کے پاس پہنچے

وہ گویا کربان چہا تھا ہوتا سا و وہ حضرت کیواسے لایا تین روز پہلے اس سے حضرت
نے کچھ نہ کیا تھا تین روز بعد یہ دو وہ پہنچا و وہ پہنچنے کے حضرت نے اس شخص کو ان
کو کہہ دیا کہ تیرے پاس بیجا اور کھل چھا کہ اگر تو مجھ کو اپنے قریب و جا رہا ہے اور میرا
ساتھ ہے تو میں تیرے پاس آؤں اس نے یہ منکر قبول نہ کیا بعد اس کے افسوس کے پاس
بیجا اس سے بھی انکار کیا پھر جمعہ عری کے پاس حضرت نے اس کو بھی کہا کہ میرا
قبول کرنا اور کہہ دیا کہ میں تمہاری حمایت کروں گا نہ کہ زور و اجازت حضرت علیؑ علیہ وسلم
کہہ دینے لگے اور مدغم ہوئے اس رہنے کے اس شخص کو یہ حمایت مدغم کے ظلم سے باز رہے
مشموم نے بھی مدد مان فرشتے سے کہا کہ میرا کہہ دینے کے محمد کو پناہ دی سے کوئی شخص نہیں
فراصلی اور اس کی مدد ملے گی پھر سے چاٹھا گیا یہاں بادشاہ کے اختیار تین حضرت علیؑ
علیہ وسلم سے غائب ہوئے کہ وہ اس نے چاٹھا گیا یہ کہہ کر تیسویں تاریخ ذیقعدی
جمعہ حضرت کے منبر پر آمد ہوئے۔ تقاسیم سورہ احقاف اور تفسیر واقعی اور تفسیر سورہ
جن میں لکھا ہے کہ وہ سات جن مذکورہ صدر جو قرآن کریم ایمان لائے تھے اور اونہیں
اسی حال پر اپنے بادشاہ کو مطلع کیا تھا اب وہ بادشاہ جنات کا تین سو قح جات کو چکا
لا کر حضرت کی طرف آیا اور گیا بیویں برس نبوت کی جمع الاول کے مہینہ میں جون میں کہ وہ
مقرہ کہ کا ہے وہاں منزل کیا اور ان ساتوں جنات کو حضرت کی خدمت میں لایا گیا
جناب اس ارم علی علیہ وسلم عبد المسعود رضی اللہ عنہ کو پناہ دیکر کہ سے باہر
اسے اور ایک خط حصہ لے کر عبد المسعود کو اس خط کے اندر محفوظ کیا اور خود مقام
منزل جنات پر تشریف لے فرما ہوا سے جن ویری آئے جاتے تھے اور ہر کلمہ کا دو ہوا
تھا ایہاں راستے جاتے تھے یہ واقعہ عجیب و غریب ہے اور حقیقی ہے جس سے اس شخص
نور بیچھٹنے والے رہے تھے العرض وقت صبح حضرت علیؑ علیہ وسلم آئیں اور
جنات کے نکاح ہوئے دو جن حضرت کے پہنچنے سے تواتر ہوئے اور دوسری اور
اور دونوں جن مقتدی ہوئے حضرت نے انہیں چھڑائی جب بادشاہ جنات اس پر
قوائم سے پانچواں ماہ میں اپنے قاصد کو لکھ کر دوڑا کہ تمہارا جہان حرق و

قیام تمام کو دعوت اسلام کہلا بھی اور مضمون نامہ یہ لکھا ہمارا ہمارا کتابا انزل من بعد
 موسیٰ مصداق بابین دلیہ یہ یھدی الی الحق والی صراط مستقیم یا قوم منا خلیفہ
 داعی اللہ وامنوبہ وفضلکم من ذلکم ویمجکم مع عبد اللہ وعلیہم - ترجمہ
 تحقیق ناہم نے قرآن کو جو نازل ہوا ہے بعد موسیٰ علیہ السلام کے تصدیق کرنا لا وہ قرآن اس
 جزئی جو خیر اس کے ہاتھوں میں ہے اور رد و پروت یعنی شریعت اسلام اور قرآن ہدایت
 کتاب ہے لہذا ہوں کو طرف راستہ سید ہے کی اسے قوم ہماری قبول کرو تم داعی اللہ کو یعنی رسول
 کو جو اللہ کی طرف پاتا ہے مکہ اور ایمان لاؤ تم اسے اور بختے گا اللہ گناہ تمہارے اور پناہ دے گا
 اللہ مکہ و دنیاک عذاب ہے۔ آخر الامر عام جنات روتے زمین پر دعوت اسلام پہنچی جس کی
 قسمت میں توفیق الہی رفیق تھی دولت اسلام سے بالا مال ہوا بیشمار جن و پری دائرہ اسلام
 میں آئے۔ رسالہ چہری میں لکھا ہے کہ بیع الاول کے اخیر مہینہ میں معجم عدی نے بھی وفات
 پائی ادھر اہل قریش نے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹیڈی دی اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 بہت متفکر ہوئے عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کو درپردہ مدینہ شریف کو انصار کے پاس ایک نامہ
 دیکر روانہ کیا اور دعوت اسلام کا مزوہ دیا وہ لوگ حضرت کے یہاں براہ از روئے قریش
 قدیمہ کے تھے عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نامہ لیکر پہنچے سب انصاری عقبہ پہاڑ پر جمع ہوئے
 اور غائبانہ بیعت رسول قبول کی اور کہا کہ کہہ دو محمد سے کہ ہمارے درمیان آجاوین اور
 ہمارے پاس رہیں ہم ہر طرح ان کے ذمہ دار ہیں اہل قریش کی کیا حیاں جو پھراون کے ایذا
 کا خیال بھی نہیں لائیں ادھر تو عبداللہ مسعود کو حضرت نے مدینہ منورہ کو روانہ کیا تھا اور
 ادھر جو نہایت حیران و پریشان تھے کہ الہی کیا کروں اسی درمیان میں عبداللہ مسعود رضی
 اللہ عنہ خوشخبری مثل نسیم سحر لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حجت عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم پر شکر بہت خوش ہوئے۔

فصل چہر بیان واقعہ معراج اور ہجرت طرف مدینہ منورہ کی

جب ایذا قریش احمدی گزری سید المرسلین علیہ السلام نے قصد معجم مدینہ کا کیا اور صحابہ کو

اجازت دیدی کہ سامان سفر مدینہ کا کرین اور تہ و منتظر وحی کے ہو کر۔ مصباح میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے مدینہ میں مصعب عمر گئے اور ابن ام مکتوم گئے۔ بعدہ عمار اور بلال اور سعد رضی اللہ عنہم علیہم اجمعین بعد اُس کے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ معہ بیس آدمیوں کے ان سے بعد کو قبلہ عالم رحمت خدا سے اکرم تشریف لیٹے تھے بعد بیان معراج تشریف کے ہجرت رسول کا بفضل ذکر کیا جائے گا۔ رسالہ عبری میں لکھا ہے کہ تائبین تین طرح کے ہیں کی یاد ہوں برس نبوت کے حضرت کو پچاس برس کی عمر میں معراج ہوئی عالم ملکوت میں فرمان الہی پہنچا کہ رضوان بہشت کو آراستہ کر دے اور ایک آتش و نور کو ساکن کرے اور جبریل قبور نبی آدمی و ملائکہ عذاب کو اتحاد دے اور غلمان و جود کو حکم الہی پہنچا کہ اپنے آپ کو آراستہ کریں مہتر جبریل نے عرض کیا کہ بار الہا کیا قیامت قائم کرنا مقصود ہے حکم یہاں کہ اسے جبریل آج ہماری محبوب کی معراج کی رات ہے آج اپنے دوست قریشی کو ہم پوری دیر کو اپنے پاس بلائیں گے اسے جبریل بہشت میں جا اور مہتر ہر بہشت سے ایک برائی برف رنزار واسطے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتخاب کر کے لا اور ستر ہزار فرستے ہمراہ لے کر میرے حبیب کے در و دولت پر حاضر ہو کر قزوہ معراج نامہ مہتر جبریل صلوٰۃ اللہ علیہ بہشت میں اور ایک برائی سبزہ زار بہشت سے لیکر ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ شہنشاہ عالم کے دروازہ عالی پر حاضر ہوئے۔ سید المرسلین علیہ السلام امہانی کے گھر میں سو رہے تھے کہ دفعۃً اُس مکان کی چیت شق ہوئی اور مہتر جبریل صلوٰۃ اللہ علیہ خدمت میں قبلہ عالم کی حاضر ہوئے اور فرمان خدا پہنچا کہ چلے خدا نے آپ کو طلب فرمایا ہے چنانچہ مصباح میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب شہین سے جاگے اور حرم تشریف میں اگر وضو کیا اور نزویا مقام خیم کے دو گاہ ادا کیا اور براق پر سوار ہو کر روانہ ہوئے مہتر جبریل مہتر ہزار فرشتوں کے ساتھ حضور کی رکاب میں جا گئے تھے جو قبت بیت المقدس میں پہنچے دو گاہ شکر ادا کیا اُس جگہ ایک شہری نوری آسمان سے زمین تک معلوم ہوئی حضرت اور سہ سوار ہو کر اوپر کو چڑھے چلے گئے جب پہلے آسمان پر پہنچے مہتر جبریل نے کہا کہ اسے ملائکہ فلک اول کے میرے ساتھ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان اول پر رونق افروز

ہیں یہ نکر فرشتوں کے خلق ہے مبارک باد کا کلمہ اُن کے ہاں ملتا ہے اور کہا جس جہاں ہم
 اچھا کیا تو بے پایاں۔ دروازہ فلک اول کا کھولا اور حضرت علی امیر علیہ وسلم اور امین
 روحانی آفرین ہوئے مہتمم آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی مہتمم جبریل نے کہا کہ یا محمد اب
 باپ آدم کو سلام کرو سید المرسلین علیہ السلام نے مہتمم آدم کو سلام کیا اور ہونے کے جواب
 سلام کا دیا اور کہا مرحبا یا بنی الصلاح و ابن الصالح پھر دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں
 مہتمم یحییٰ علیہ السلام سے اور مہتمم عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور ہونے کے کہا مرحبا
 یا بنی الصلاح و ابنی الصلاح پھر تیسرے آسمان پر گئے وہاں مہتمم یوسف علیہ السلام
 سے ملاقات ہوئی اور ہونے خوش ہو کر کہا مرحبا یا بنی الصلاح و ابنی الصلاح پھر چوتھے
 آسمان پر مہتمم اور یس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ہونے خوش ہو کر کہا مرحبا یا بنی الصلاح
 و ابنی الصلاح رسالہ جبری میں لکھا ہے کہ پھر حضرت نے غزالی کی علیہ السلام سے ملاقات
 کی اور کچھ ایک کلمہ پر پہنچے دیکھا ہے درخت کے بہتیت تمام بیٹھے ہوئے اور وائیں
 ہیں اُن کے گروہ فرشتوں کے کھڑے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم آگے بڑھے اور غزالی سے سلام علیک کی غزالی شری تعظیم کے ساتھ حضرت سے
 پیش آئے حضرت نے اُن سے کیفیت رو ہون کے قبض کر کے کی دریافت کی مہتمم غزالی
 نے فرمایا کہ عرض کیا کہ اچھا ہوں اور علیہ وسلم یہ درخت جبکہ وہاں پہنچے تو اس کے پتے
 اور پھل جیسے کہ جنت میں انسان دیو پری قیامت آگ و آتش میں بیٹھے ہوں گے اور ہر شخص
 ہاں اس درخت کے پتہ پر لکھا ہوا ہے جب موت نہی کے نزدیک پہنچے گا تو جہاں
 فرشتے وہ پتہ جہیز نام اجل رسیدہ کا پتہ زد ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ فوت آتی ہے کہ
 جہیز میں روز وہ پتہ بالکل زرد ہو کر رہتا ہے اگر وہ مرنے والا نہ ہو تو قابل رحمت ہے تو
 وائیں اُن کے فرشتے اس کی جان کو قبض کر کے مقام علیین میں لیجاتے ہیں اور اگر مبراہاں
 منت سے ہے تو بائیں ہاتھ کے فرشتے جاتے ہیں اور جان اس کی کھینچ کر جہنم کے مقام
 پر پہنچاتے ہیں لیکن جبکہ ہر روز یہ معلوم نہیں کہ روح کیا چیز ہے نہ کبھی میں نے روح کو ان
 آنجوں سے دیکھا لیکن ہاتھ پر کوئی چیز لگان معلوم ہوتی ہے اس سے تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

کہ فرور کوئی چیز کی اس محرابی اسد علیہ السلام فرمایا ہو جو تیسرے سے کہ جس سے
 خالق جلالت کے مجھ کو یہ کہیں گے اور فیض اداوار کا کام مجھے سزا ہے اسی سے
 مجھ کو کامیابی ہے کہ اسے عزرائیل آفریزانہ میں بعد نبی آفریزانہ کو پیدا کر سیکے نہ نام پائی
 افواج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تجھ کو آرم ہے کہ وہی امت موعودہ کی جان اس پر قبضہ کرے
 جیسے شفق مان اپنے بچے کے موعودہ سے ٹوٹ میں اپنی چھاتی نکال لیتی ہے بچان اس
 کر مر جب اس علیہ سے جمے اس کے چہرے پر رہے دریا جو میں اس پر پہونچے مہتر بارون علیہ السلام
 سے ملاقات ہوئی اور وہ نے وہی لکھا مر جابا ابن الصلاح والنبی الصلاح جب پہونچے
 آسمان پر پہونچے وہاں مہتر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور وہ نے کہا مر جابا
 ابن الصلاح وابن الصلاح بعد اس کے مہتر موسیٰ علیہ السلام رونے لگے ملائکہ نے سب
 رونے کا دریافت کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس نے رونا ہوتا کہ بعد میرے ایک
 جوان عربی کو حضرت قیامت نے یہ عتبہ دیا کہ ختم المرسلین فرمایا اور وہ قرب بختا کہ قیامت نہ
 سب سے پہلے امت اسلمی جنت میں داخل ہوگی اور اس شان سے داخل ہوا کہ میرے
 امت کی قدر اس کی امت کے اس کے ایسے ہوگی جیسے وہاں خنک میں یا قطرہ دریا میں
 فروغ کہ اب حضرت ساتوین آسمان پر پہونچے مہتر ابابکر علیہ السلام کے آسمان
 مبارک ملاقات ہوئی اور وہ نے حضرت کو دیکھا مر جابا ابن الصلاح اس جگہ سے رہتا ہوں
 پر پہونچے کہ وہ مقام جبریل علیہ السلام کا ہے اور سردہ پر کے درخت کا ہے وہ ساتوین
 آسمان پر ہے مشابہت میں نیکی راستہ عرش ہے اور اس کی جڑ سے پانی کی پائنت
 باہر بہکاتی ہیں دو نہرین ظاہر و نہرین پوشیدہ بہتی ہیں پتے اس کے مثل گوش زلی کے
 ہیں اور پہل اس کا جیسے سیب یہ چار نہرین دیکھیں ملائکہ نے کہا اسے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم یہ دو نہرین جو پوشیدہ بہتی ہیں ہمیشہ کے چشموں سے آتی ہیں اور یہ دو نہرین
 ظاہر ہیں جن میں ایک رود نیل کہ مصر میں واقع ہے دوسری فراط کہ عراق میں واقع ہے
 تیسری چون کہ خراسان اور اورا نضر میں واقع ہے چوتھی سیحون کہ دہانہ میں جاری
 ہے بعد اس کے بیت المقدس میں پہونچے سید المرسلین نے وہاں بھی دو گارے شاد اکھا۔

اس کے بعد تین پالے حضرت کی خدمت میں پیش کئے گئے ایک دودھ سے بھرا تھا۔
 دوسرا پیالہ شہید سے بھرا تھا تیسرا پیالہ شراب سے بھرا تھا کہا گیا کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم ان میں سے ایک پیالہ اختیار کر لیجئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 دودھ کا پیالہ لیا تمام ملائکہ میں شور و احتیاج و آفرین کا بلند دھوا اور بالاتفاق کہنے
 لگے کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شایان تیری دانائی پر کہ تو نے اصل فطرت کو اختیار
 کیا یہ پیالہ دودھ کا دین اسلام ہے پھر فرمان الہی پہنچا کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم عرش پر آجناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ تغلبین مبارک پاسے اقدس
 سے لھوا لیکن فرمان باری ہوا کہ خبردار تغلبین پاؤں کے جدا کرنا اس واسطے کہ تیری
 تغلبین کی گرد سے ہمارے عرش اعظم کو برکت حاصل ہوگی سبحان اللہ شان محمدی کا کیا
 بیان ہو رہا ہے جب حضور نے عرش پر جانے کا ارادہ کیا تو رف رف واسطے سوار
 کے آیا حضور رف رف پر سوار ہوئے پھر جبریل علیہ السلام نے بولے کہ اب ہماری خدمت
 ہے ہمارا اسلام لیجئے ہر کو اس سے اسے چاہئے لی مجال نہیں اگر مثل میرے ایک لاکھ جبریل
 بھی ہوں تو بال کی برابر قدم آئے نہ بڑا سکنے لگے مگر ہر کو اللہ جانتا ہے یہ ظرف عالی عطا
 فرمایا ہے کیونکہ عرش و کرسی کو تمہاری محبت میں اللہ نے پیدا کیا ہے تم جاسکے اور کسی
 کی مجال نہیں ہے حضور آگے بڑھے رف رف ستر ہزار پردوں سے فوٹے آئے گل ہوا
 اس مقام پر پہنچ کر نور تجلی ذات کبریا کا ظاہر ہوا سید المرسلین علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے
 دیدار الہی دیکھا اور اس طرح زبان مبارک پر لائے - التحیات للہ والصلوات والصلوات
 حق سبحانہ تعالیٰ نے زبان پر بانی سے ارشاد فرمایا السلام علیک ایہا البنی جنتہ
 اللہ و بركاتہ پھر حضور نے عرض کیا السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین
 فرشتے پکارے اشھلک لالہ لالہ اللہ واشھلک ان محمد عبدہ ورسولہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان الہی پہنچا کہ سدا تیری محبت میں ہم نے عرش و
 کرسی زمین و آسمان لوح قلم ملک ملک کو پیدا کیا اور اپنی خدائی اور شان ربوبیت کو بھی
 تیری مددستی کے سبب تیری محبت کے پردہ میں ہم نے ظاہر کیا اگر ہم تجھ کو پیدا کرتے

کہ ہرگز زمین و آسمان جو وہاں پیدا کرتے اگر وہوتا تو عالم ہستی کا نشان لیا
 فرح و گمان بھی ہوتا نہ جان پیدا ہوتی نہ موت نہ لگ الموت۔ محبوب میرے آج روز
 روز ازلہ اربعہ اقبال کا تیسرے ہے اور آج کی شب شمعِ حیات تیری ہے تاکہ
 مجھے جو تیسرے جی رہا ہو اسے تاکہ جو انگ کا پاد پیکا اسے حبیبِ سیر ہے اگر آج
 دونوں عالم بھی تجھ کو بخش دیں تو میرے در پاس کرم سے ایک قطرہ بھی نہ ہوگا۔
 یہ قرآنِ عالی شان اور یہ انعام و اکرام اپنے خالقِ مہربان کے دیکھا دستِ بدعا بلند
 کئے اور اسطرح التجا کی کہ اسے میرے مہربان سے جولو امت گنہگار کہتا ہوں اس کے
 عذابِ آخرت سے ڈرتا ہوں خداوندِ امیری عاصیانِ امت کو بخش دے اور دوزخ
 کی آگ سے اونکو امن عطا فرما قرآنِ الہی پہنچا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اللہ تہائی امت تیری ہم نے بخش دی ہے رحمتِ عالم نے عرض کیا خداوند اور
 اس سے بھی زیادہ کرم فرما حکم ہوا کہ دو تہائی امت کو آج بخش دے یا پھر رحمتِ عالم صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا الہی اور اس سے بھی زیادہ انعام عطا فرما قرآنِ الہی پہنچا
 یا خوشنم ہو جاوے کو ہی بخش دیا مگر شرط یہ ہے کہ مجھے شکر نہ کریں۔ جو شخص تیری امت
 کا صدقِ دل سے الکار کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس سے سیدِ بہشت
 میں بھیونگا اگرچہ اس کے گناہ پہاڑ کی برابر ہوں لیکن میں بخش ونگا سب گناہ بخش ونگا
 مگر شکر نہ بخشوں گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہرا کلامِ الہی سنے
 بعد اس کے عرض کیا خداوندِ جب میں دنیا میں جاؤنگا تو میری امت کو پہنچے گی کہ تم میری
 میں خدا کے پاس گئے تھے ہمارے واسطے کیا تحفہ لیا۔ اس کے جواب میں فرما
 الہی ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ دیجئے کہ سچا جس وقت کی نماز تم پر اس کے
 فرض کی تمہارے لئے پروردگار کی طرف سے یہی تحفہ آیا ہوں حضرت نے معجز
 مراجعت کی مہتمم موسیٰ علیہ السلام سے راستہ میں ملاقات ہوئی اور فرما کر جانے دے
 کی نماز کا درمیان آیا موسیٰ علیہ السلام نے حضرت کو پیچھے کو بھیجا اور کہا کہ بلا خدا سے
 نمازوں میں کمی کرنا تمہاری امت نہایت ضعیف ہے محفلِ اسکی ہولناک چنانچہ حضور کے

و تخفیف چاہی نوبت اس کی پہنچی کہ دس ازین گشتے گشتے کہین پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے موسیٰ علیہ السلام نے یہ سنا کہ حضرت کو کہہ آئے چہ جارا اور کی جاہو حضرت میر گئے اور امیر پاک کے دربار سے باج وقت کی نماز فرض رہی پھر موسیٰ علیہ السلام نے حضرت سے فرمایا کہ جاؤ اور کی کرنا کہ حضرت نے فرمایا کہ اب سب کچھ اپنے پروردگار سے شروع کرتی ہے اب زیادہ عرفی نہیں کرنا ہوں اور امیر پاک سے بھی فرمان پہنچا کہ انکسیت امر یضیہ ترجمہ تحقیق ہم متفق علیہا جی کیا میں نے فرمائی اپنے کا۔

پھر یہاں علیہ السلام نے ہدایت کی اور دوزخ کی رحمت و رحمت کا خطہ فرمایا اور تمام نام کو کسے عرش کرسی لوح قلم اوراق و قسام کی اشیاء کو لیا خطہ فرمایا کہ اگر مفصل ہوں سب کا بیان کیا جاوے تو قوت بشری سے باہر سے بعد اس کے ریح عرف و دنیا کی کیا۔

حضرت امیر اور مشرق اور صحیحین اور مصابیح اور رسالہ بھی ہیں لکھا ہے کہ شب معراج حضور قبلہ عالم علیہ السلام و سلم جو تھے آسمان پر پہنچے تمام ملک اور دنیا کا ہوئے سید عالم علیہ السلام مام بنے اور وہ سب مقتدی و در کعبت نماز ادا کی۔

پھر ان میں فضل تراویح ہیں لکھا ہے کہ قریب سدرۃ المنتہی کے یہ دو رخصت نماز علیہ السلام فرشتوں کو حضرت نے پڑائی اور در کعبت نماز جو تھے آسمان پر انبیا کو علیہ پڑائی اور ان حضرت کہ میں اپنے گھر پر آئے گری بشیر مبارک سے نہ گئی تھی اور پانی و غذا کا بچا ہوا آفتاب میں بجھتا ہوا گویا انجی لونہ و غذا کرتے رکھا ہے اور مسجد کی جگہ تمام ضمیر میں حضرت کی پیشانی مبارک پسینہ سے تر تھی ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء ترجمہ و بخشش اور ہر پانی سدا کی ہے جبکہ پانی ہے اسکو دیتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کے وقت جناب رسولی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصہ شب معراج کا اپنے بانی سے بیان کیا اسب نے تصدیق کی اور کہا کہ یہ کافرا و کفار و کفار ہیں کہ ان کے لئے ہم جہنم امتدنی تک اکیسیت اسری تھی اور بیت المقدس سے پہلے آسمان کی آواز تھی اور پہلے آسمان سے مقام قلاب و سین ادا دلی تک شان اعراف تھی اور ان تریش سے جب و آنحضرت و انوار مدینہ کی بیت کا حال نا تو نہایت مستقر اور

اور ثالث جو سنے اور اس بات سے ڈرے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق
باز آ رہی ہے اور دین اسلام کو روز افزون ترقی نصیب ہے اس خیال سے اہل قریش نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ طرہ ذیل میں تیار کیا۔

ثعلبی اور یثربی اور کھناتہ بن سوره نخل کی کنفیہ بن لکھا ہے کہ اہل قریش واسطے مشورہ قتل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانہ تدوہ میں جمع ہوئے۔ ابلیس لعین بصیرت شیخ
مجدی کے دروازہ پر آیا اور کہا کہ کھنکھاسے اور کہنے لگا اے قریش میں شیخ نہ اہل
و عابد تارک الدنیا پر آمین گوشتہ سین ہوں جو مشورہ آج تم باجم کر رہے ہو اپنی حوت کفشر
اور نور باطن سے خین اور سپر مطلع ہوا چنانچہ میں اس خیال سے آیا ہوں کہ تم کو اس معاملہ
میں نیک صلاح دوں اور بہتر راستہ تم کو بتاؤں۔ یہ سکر قریش بہت خوش ہوئے اور
بڑی غلطی سے اُس ملعون کو اندر لے گئے وہاں جا کر شیطان نے پوچھا کہ اے دو دوستو تم
قتل رسول کا مشورہ کیا کیا ہے اور کس تدبیر سے ہلاکت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاحظہ
ہے۔ اول ابو انجیری نے کہا کہ میں نے تو یہ سوچا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پنجرہ میں بند کیا جائے اور وہ پنجرہ عہد کے واسطے راستہ میں ڈالا جاوے۔ چلتے سفر
یہ حال دیکھتے جائیں اور پنجرہ کے روزنوں سے کہنا اپنی اونچو پونچا یا جائے۔ یہ تدبیر
شکر شیطان لعین نے کہا کہ یہ راستہ مناسب ہے کہ یہ فرصت وقت اور موقع
مالک کی خیر ہی میں اس کی قوم پر اور اُسپر حملہ کرو اور سب کو مہم اُس کے قتل کرو۔ پھر مشام نے
کہا کہ اسے میری یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلا وطن کر دو۔ شیخ نجدی یہ تنگ بولا کہ
یہ راستے بھی گمراہ ہے بلکہ یوں کر دو کہ دوسری قوم کو جمع کر کے کشت و خون کراؤ اور محمد کو قتل
کراؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ میری تو رائے یہ ہے کہ بس جیسے ہو محمد کو قتل ہی کر دو نہ عذر نہ چوڑ
یہ سکر شیخ سجادہ نشین علیہ اللعنتہ کہنے لگا کہ تاباش احسن کیا کہنا ہے۔ یہ سمجھ بہت ہی
چمکا رہی ہو ناچاہتے اُن کے قتل ہوتے ہی سب فتنہ مٹ جائیگا۔ اس پر ابو انجیری نے
لگا کہ بنی ہاشم محمد کا بدلا لے بغیر باز نہ رہیے۔ شیطان علیہ اللعنتہ نے کہا کہ اے یارو
تم کو کیا ہوا ہے کیوں ایسے متفکر ہو۔ میں ایک تدبیر تم کو ایسی بتاؤں کہ تم بھی حمہ عہد اور
لو اب ایک کام کرو کہ ہر قبیلہ میں سے نکال کر سو آدمی جمع کرو اور سولہ دین اہل قریش کے

ہاتھ دین دو اور کہہ دو کہ سو رو بیکار گئی بنی کریم
 اور قتل کر دین پھر وہ عین کہ محمد کا بلا بنی ہاتھ کس کس سے لے کر عین ہون کر اتنی تو سوج
 نقاص لے سکیں اور مصلحت یہ ہے کہ رات کی رات سوخ کی بات میں سو ویکو وقت ابو
 سے نہ نکلیا سے فوراً ہی مجھ کو کہانی رات قتل زد و صیبا میری صحت نیکہ میں آیا میں نے
 نگو تبا دیا اب آگے تم جاؤ تمہارا کام بدو میں تو جانا ہوتا پس اس قریش سے شیخ نجدی
 کو معظم تمام رخصت کیا اور خود اس کے اتنے کی موافق آلیا اس پر کمر بستہ ہو بیٹھے۔
 شیخ سجاد انشین علیہ اللعنه خوشی خوشی اس قوم سے رخصت ہو کر اپنی راہ گیا اور اسے ایک
 رب اغرت یعنی جبریل امین دربار خدا سے ذوالجلال والا کرام سے حضور رسول میں نازل
 ہوئے اور ایک آیات میں اور مشورہ سلطان اور اہل قریش سے مفصل اطلاع دی اور
 عرض کیا اسے سلطنت دو چیمان آج کی رات تم اپنے بستر پر خواب کرنا اپنی جگہ حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کو سلا دینا اور خود برفاقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کو
 پہلے جاؤ۔ وادی بن لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے بموجب فرمان باری امیر المومنین
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور پہلی تاریخ کی رات کو بزم الاول شرف
 کی کہ نبوت لے ہوئے تیرہ برس گذرنے کے تھے مع ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خواب رہا
 علیہ السلام نے پوشیدہ طور پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور باہر آئے جب آدمی
 رات گئی تو مفسدان قریش قتل رسول پر کمر بستہ حضرت کے گھر پر خیرہ آئے ہر چند کہ اوپر
 اوپر تلاش کیا لیکن حضرت کا پتہ نہ ملا بلکہ بجائے حضرت کے غلی یعنی کرم اللہ وجہہ کو
 سوتا پایا آخر محمد موت آئے راہ میں پھر شیخ نجدی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اسے خواب
 قریش تم کس خیال خواب میں ہو بیان تو محمد معہ ابو بکر صدیق مدینہ کو سدا سے چھپ کر
 پر لو ابھی پھرتی ہی در پہنچے ہوں گے دیکھو سامنے ہی جا رہے ہیں دوڑو۔ اہل قریش
 چھپے چھپے حضرت رسولی ذوالصلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے مجاہد خدا کوہ اطحاں لے فار
 نور میں چھپ گئے اس قبیلہ کو یہی کہ خدا جالاناکا اور دو گنو تر آئے اوہ دن نے فار کے
 موٹھ میرا دیا۔ یہ قصہ تفسیر سورہ برات میں لکھا ہے جب قریش اس فار نو پر گئے جہاں
 حضرت معہ ابو بکر صدیق رہے تھے تو اونکو کہوں اور نشان حضرت کے قدم مبارک

غار تو تک پایا اس سے آگے سرخ نہ چلتا تھا شیطان نے پاؤں کے پیرا جناب رسول
 کریم علیہ السلام کو بکرا دو دن اور تباہوں جبریل امین نے اپنے پیلے ایک جھپک مار کر
 اوس لمحوں کو سند گھنٹن بھینکا یا کر دیکھنا چاہے کہ تافاس قدرت کہ اب اہل قریش
 و رفا پر پڑتے پھرتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاؤں دیکھتے تھے قریش
 و امین بائیں و وڑتے تھے اور عجیب خدا کو تلاش کرتے تھے اور غار کے اندر سے نظر کرتے
 تھے گراپے اندر سے ہو گئے تھے کہ حضرت کو نہ دیکھ سکے۔ اس جگہ فقیر مولف کے
 دل میں ایک نکتہ موزوں گذرا وہ یہ ہے کہ اگر اندر سے نہوتے اور حضرت کے دیکھنے کی
 آنکھیں رکھتے تو کایک دیکھ سکتے پھرتے اور کیوں ڈھونڈتے حضرت تو ان کے پاس پہلے
 ہی سے موجود تھے۔ غرض اس حالت کو دیکھ کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گہرا سے اور
 غرض کیا باد رسول اللہ قد آدرا کنا۔ ترجمہ۔ اسے رسول اللہ کے تحقیق باب
 کافرون سے ہلکا اور آہو بچے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما اظنک فی الدنیا
 تالتھما۔ ترجمہ۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا گمان تیرا ہے اسے ابو بکر درمیان دو شخصوں
 نے فیک تالت اور چکیان اللہ ہے۔

جب اہل قریش نے نشان ایمان کا نہ پایا اور سرخ رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کا قطعی
 اون کو یا تھ نہ آیا جالا کڑی کا اور آدرا کبوتر کا فار کے دروازہ پر دیکھ کر ناکام پیچے کو پھر کے
 قریش کی واپسی کے بعد تین روز حضرت معہ یار غار اسی جگہ فارین آئے۔ رسالہ عہری
 میں لکھا ہے کہ دوسرے دن ایک سانپ اوس غار میں سے نکلا اور سوراخ سے
 سونچ باہر کرنا یا تاکہ حضرت ابو بکر صدیق سے اپنا پاؤں سوراخ کے موٹہ پر رکھا۔
 سانپ نے حضرت ابو بکر کے پاؤں میں کانا پھر وہ سانپ روئے لگا اور بولا کہ خدا کی واسطے
 ابو بکر تجھ کو سعادت قیجوس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نہ کر کہ مجھے اوس محبوب خدا
 کے قدم مبارک چوسنے سے جن قدموں کے عرش معلیٰ نے اپنی آنکھوں میں
 لگا سے امیر المؤمنین ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں سوراخ سے اٹھا لیا سانپ نکل آیا اور
 حضرت کے قدموں پر گر کر ایمان لایا اور کلمہ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
 ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لعاب دہن مبارک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں لگایا سانپ کا زہر دوسرا
 کہ احد جاننے نے شکار کا لاشی - کثاف میں سورہ برات کی تفسیر میں صدیق سمراتہ تفسیر سورہ
 انفال اور تفسیر طہی اور یسینی اور زہدی میں لکھا ہے کہ چوتھے روز حضرت رسول خدا صلی
 علیہ وسلم اوس غار سے باہر آئے اور وہ ان ہوئے - اہل قریش نے سمراتہ جشم کے پاس
 نامہ لکھا تاکہ وہ حضرت کا پیچھا کرے اس نے گور سے پر سو رہو مگر حضور کا چھو لیا اور راہ
 ہاشمیین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا امیر المومنین ابو بکر رضی
 اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا کرنا ترجمہ - اسے رسول اللہ
 ہلکو کا فون نے پایا - حضرت نے فرمایا ما ظنک فی اللین اللہ تالفا ترجمہ -
 کیا ہے گمان تیرا اسے ابو بکر صدیق درمیان ان دو شخصوں کے خفا کا لٹ اور نگہبان اللہ
 اسے میں سمراتہ اپونچا اور چاہا کہ وہ نینرو کا حضور قبلہ عالم پر اسے زمین شق ہوئی اور قدرت
 خدا سے گھوڑا اسکا پیٹ تک زمین میں دس گیا سمراتہ نے عرض کیا اور - خیرت سے معاف
 قصور کی چاہی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اوص خلی رجبہ تر حب
 اسے - میں چھوڑ دے دو دونوں پاؤں آگے - زمین نے اسکو معہ گھوڑی کے چھوڑ دیا اور
 حکم رسول کی تعمیل کی سمراتہ اگلے پاؤں پھر گیا سید المرسلین علیہ السلام اک تمام پر جس کا
 نام کسریع العیم ہے پوچھے پریدہ ا رضی اللہ عنہ اس پر حضور ہی حضرت مبارک میں
 حاضر ہوئے اور حالت سوا و میون کی جمعیت کہتا تھا سلام لائے - یہ کیفیت اناسیہ نامہ
 میں خوب لکھی ہے - اللہ اکبر تیری شان کہ تمام کی ناز تیری تو نظر رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور جب عشا کی ناز تیرھی تو سات سو ایک مقتدی اور
 حضرت امام تھے -

واقعی میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نبوت کے تیسویں برس سولہ تاریخ ربیع الاول
 کو بیاس پوچھے پیر کا دن تھا مدینہ والوں نے حضور قبلہ عالم کا استقبال کیا اور بڑی ہی عظیم
 و بکریم سے پیش آئے ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تھے اور حضرت پیچھے جا رہے تھے تمام لوگوں
 کے منہ کے یہی جانا کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف
 متوجہ ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اس بات سے اسے اور اپنی دوون آستینوں سے

حضور قبلہ عالم کے چہرہ مبارک پر سایہ کر لیا تب لوگوں نے سید المرسلین علیہ السلام کو جانا کہ
یہ ہیں اور سب اتوہ حضرت کی طرف ہو گئے حضرت نے ہر ایک کو اپنے پاس کے ساتھ قرار
کی چار روہ برابر حضور بقیا میں رونق افروز رہے۔ بعد روز جمعہ یہ منورہ میں ہزار
شان و شوکت رونق افروز ہوئے۔ اور ابو خویب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں نزول
اجال فرمایا ناز جمعہ اُس روز واجب ہوئی سب سے اول وہی ناز جمعہ پڑائی اس سے
پہلے نماز واجب ہوئی تھی امام المؤمنین عاصیہ رضی اللہ عنہا کہ تین برس پہلے سے کہ
منظرہ میں حضرت سے اُنکا نکاح ہوا تھا خدمت میں حضرت کی داخل ہوئیں۔
- مباح اور شرح شارح میں لکھا ہے عید اللہ رضی اللہ عنہ کہ یہودیوں کے قوم کے
سروار تھے حضرت کے دیکھنے کو آئے جب روئے مبارک پر سید المرسلین علیہ السلام کے
نظر کی دیکھتے ہی کہنے لگے۔ واللہ ما احلنا الوجه لکتاب ترجمہ - قسم ہے اللہ
نہیں ہے یہ چہرہ جوت بولنے والا اور کہا یا سید المرسلین علیہ السلام میں سوال مجھ کو آپ
سے ہیں کہ اون کو سوائے پیغمبروں کے دوسرا شخص نہیں جان سکتا ہے۔ اول یہ
بتاؤ کہ بہشتیوں کا کھانا کیا ہوگا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادت
کد حوت۔ شرح اس کا اہم پاک کی یوں کی گئی ہے کہ زیادتی جگر مچھلی کی بہشتیوں کی غذا
ہوگی اور وہ کیا چیز ہوگی وہ اسٹہ ہے شامی میں کہ لطیف اور شیرین تر جگر ہی ہوتا ہے
پھر عبد اللہ سلام رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ اول علامت قیامت کی کیا ہوگی حضرت
رسول خدا صلی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی اور مخلوق کو مغرب
کی طرف لجا لگی تیسرا سوال علیہ السلام رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ حضرت اولاد ایمان باریکی
صورت پر جو مشکل ہوتی ہے اس کا سبب کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعلق
منی کے پاؤں سے ہے اول منی مرد کی اگر غالب آوے تو اولاد باپ کی صورت پیدا ہوگی
اور جو منی عورت کی مرد کی اگر غالب آوے گی تو اولاد ماں کی صورت پر ہوگی یہ نذر عبد اللہ
سلام نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ بے تاہل حضرت
پر ایمان لائے باقی نو برس گیارہ جینے چھبیس روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
میں منورہ میں رونق افروز رہے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی اور مدینہ منورہ میں وفات

شریف ہوئی اب اس حصہ میں حضرت کا عروج و اقبال عرش معلیٰ سے بھی گذر گیا تمام
 روضہ زمین کی تباہ تباہی خدا نے آپ کو دی تمام دنیا پر فتح کے جہت سے بلند ہوئے اور
 افواج قباقرہ اسلامی جید و عیساب و رباب معلیٰ میں جمع ہوئیں اور سرکار محمدی سے کونین میں
 عام نصرت رہی اور دنیاوی کاموں پر نجات اور صفحہ ہستی پر فتح و فتی اسلام پر کی نوبت
 بننے لگی رعب اور صہیت اسلام نے سلاطین روضہ زمین کے موم کی طرح بچھاڑے
 اور نجا جان عرب کی فتح کی شواہد میں ہفت اقلیم پر بجلی کی طرح گونڈنے لگی اور نعرے
 غازیوں کے تکبیر کے میدان و نما میں بشوق شہادت سبھی و سہر و باد تو حید سے رعب کی
 طرح گر جی مانی دیتی ہے ان نعرہوں سے گنبد خلائک کو بجھنے لگا اور ان ہاشمی تلواروں سے
 سطوح خال کندہ ست کف رنگین حنا سے مجبوران کا مان بانڈ بنے گا۔ ہفت اقلیم کے شہر
 و قلعے فتح ہو سکیں گے۔ مفصل بیان اسکا آئے آہے۔

فصل چہمیں بیان ہوا پس صحابہ کا حبشہ سے طرف مدینہ منورہ کی آمد ذکر وفات نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا

تمہید المعرفۃ اور تفسیر ہستی میں لکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں
 سکونت اختیار کرتے کے چند روز بعد عمر امیہ رضی اللہ عنہ کو نامہ لکھا کہ طرف نجاشی بادشاہ
 حبشہ کے روانہ کیا اُس میں لکھا کہ نجاشی اپنی نواح میں مخلوق کو اسلام کی دعوت کری
 اور امام حبیبہ بیٹے ابوسعیان کے ان دنوں حبشہ میں تھے اوسکو حضرت نے پیغام دیا
 ساتھ نواح کرنے کا پہنچا۔ جب عمر امیہ حبشہ میں حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو حنفیہ
 رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجاشی سلمان ہو گیا چنانچہ نامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نجاشی نے بڑی تعظیم سے لیکر آنکھوں کو لگایا اور اُس کے گردہ سے حنفیہ لوگ پہلے ایمان لے
 لائے تھے اُس روز سب ایمان لے آئے اور امام حبیبہ رضی اللہ عنہ کو بوکالت نکاح
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی نے چار سو جو میں دنیا اپنے خزانہ سے دیا
 امام حبیبہ رضی اللہ عنہ کا ادا کیا اور مع اصحاب کبار سب کی مہمانی اور ضیافت کی اور

حوراء محاسرے نجاشی نے زیور اور خمر قسم قسم اور بانی نے منکبہ کے ام حبیبہ کو دے
 اور جبہ عورتوں نے جو کہ ام حبیبہ کے بان پہان والیاں تھیں اپنی اپنی حاجتیں ام حبیبہ
 اگر اس سے بیان کریں کہ وہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کیفیت
 سے عرض کریں چنانچہ ام حبیبہ طرف مدینہ منورہ کی روانہ ہوئیں اور کھرا اتفاقات تقدیر سے
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر میں آئی اگر بفضل خدا حضرت کی فتح ہوئی
 اور ابو جہل یحییٰ اور بڑے بڑے سرکش سردار قریش کے مارے گئے۔ چنانچہ بیان اسکا
 مفصل طور پر آئندہ کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ صحابہ نے نجاشی کو تبریع جنگ بدر کی
 اور صحابہ کو جو حبشہ میں تھے نائی سب خوش ہوئے اور مشاق قدیمی و دیدار رسید
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور نجاشی نے واسطے سامان سفر مدینہ کے مدد چاہے
 اور کمر سفر باندھ کر فوراً حضور قبلہ عالم میں آئے اور چشم مستاق کو انوار دیدار محبوب باری سے
 منور کیا اور بہت مخلوق حبشہ کی اور بحیرہ احب بھی ہمراہ صحابہ کے خدمت حضور میں مد
 نیف و ہدایا مرسلہ نجاشی حاضر ہوئے نجاشی کمال نیاز مندی و صدق و خلوص قلبی کے
 ساتھ انواع و اقسام سے تحفے اور نذرانے بھیجے منجملہ ان کے دو حور میں ایک جاوا دو عمری
 ماریہ نام کہ وہ قبیلہ بنی قریظہ سے تھیں حضرت کی خدمت کیواسطے بھیجیں اور ایک
 روایت یوں بھی ہے کہ ماریہ کو مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے حضور کی خدمت میں بھیجا
 تھا اب اللہ نے اپنے حبیب کو وہ مرتبہ اور عزت بخشی کہ تمام عالم کی شہنشاہی کا تاج فرق
 مبارک پر رکھا ورنہ زمین کو بادشاہ تھے اور نذرانے بھیجے گئے بشمار فوسین حج ہونین
 تمام دنیا دائرہ اطاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آگئے۔ جس روز کہ صحابہ جمعیت
 حبشہ مدینہ منورہ میں آئے معلوم ہوا کہ اسلامی جہاد قلعہ خیبر پر بند ہے اور وہیں حبیب
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں یہ سب لوگ خیبر پر پہنچے اور سب تحفے
 تحائف اسی مقام پر حضور کی نظر اقدس سے گذرانے آپ نے سب قبول فرمائے اور
 ارشاد فرمایا کہ بتلاؤ آج میں کونسی خوشی کروں آیا جعفر اور صحابہ کے بعد مدت ملنے کی
 خوشی کروں یا فتح خیبر کی خوشی کروں چنانچہ ماریہ قبلیہ کے بیٹ سے ایک بنی زادہ مسمی
 ابراہیم پیدا ہوا ہے صلوات اللہ علیہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے دو جامہ قیمتی بطور عطیہ

نجاشی رضی اللہ عنہ کو بھیجے یہ دونوں جاسے ایک مقوقس والی اسکندریہ و دوسرا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت میں فدا کیا تھا جب نو برس ہجرت کو گزر گئے تو نجاشی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

آخر تفسیر سورہ آل عمران میں لکھا ہے کہ جبریل امین نے وفات نجاشی رضی اللہ عنہ کی خبر حضرت کو پہونچائی حضرت صحابہ شہر سے باہر جنگل میں تشریف لائے اور فرمایا اگر اس وقت صلیب میں نجاشی کے جنازہ کی نماز ہو رہی ہے ہلکے چاہئے کہ ہم سب یہاں اُس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں غرض نماز پڑھی مگر اُسی روز جنازہ غائب کی نماز ہوئی پھر منون ہو گئی اور حضرت کو جنازہ غائب کی نماز اس نے جائز تھی کہ اللہ جل شانہ نے حضرت کے سامنے سے حجاب اٹھا دیا تھے کچھ دور و نزدیک کیا نظر آتا تھا یا اگرچہ نہ دیکھتے تھے مگر اُن پر حضرت کی فرض تھی بعد وفات نجاشی رضی اللہ عنہ بیٹا اُس کا تخت پر بیٹھ کر بادشاہ بنا یہ عقبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا دودھ شریکی بہائی تھا۔

واقعی اور رسالہ عبیدی میں لکھا ہے کہ قیصر روم نے کیفیت اسلام نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی سنکر بارتک اور افسوس کیا اور کہا کہ جاسے تعجب ہو کہ ایک غلام حبشی ہم سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہم پر ہیقت کر گیا دولت ایمان اُس نے لوٹی اور دے قیمت کہ ہم محروم رہے فوراً قاصد معہ تحفے تحائف حضرت کی خدمت میں بھیجے اور ایمان لایا اُس دن سے اور بھی ترقی اسلام کی ہونے لگی اور روز بروز دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے رونق پکری گروہ گروہ جارہے تھے آتے تھے اور اسلام سے مشرف ہو کر چلے جاتے تھے اور منجھڑے دیکھتے تھے۔

فصل ساتویں میں بیان ہے حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجھڑوں کا

رسالہ عبیدی میں لکھا ہے کہ معجزے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استدرہن کہ اگر سب جمع کئے جائیں تو بڑی ضخامت کے دس دفتر ہوں پس اس مختصر کتاب میں

اول کی گنجائش ہو سکتی تو لہذا اقتصار کیا گیا اور صرف چالیس معجزے کتب امارت سے
 شل مصلح اور شرع مطابق اور صحیح شریف کے انتخاب کر کے اور دس سچے سے کہ
 نہایت مشہور و معروف ہیں تفصیلی سے نقل کی گئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے
 ہیں کہ ضاد اذناب نروسی سے کہ شریف میں آیا اس ایام میں جہان قریش نے حضرت
 کو دیوانہ مشہور کر رکھا تھا اسوجہ سے ضاد سے امتداع کی کہ محمد علی الصلی علیہ وسلم جنوں ہو
 ہے تو ان پر افسوس پڑے تاکہ دیوانہ بن اور نکال دیا ہے ضاد حضرت کے پاس آکر اذکار میں
 پکا جنوں نہ ہو بلکہ دفع کر دوں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا ہے
 ان الحمد للہ بخیرہ ونعتہ من بعدی اللہ فلا مضل لہ ولا مضلل لہ ولا مضلل لہ ولا مضلل
 لہ والشہادت لا لا للہ الا للہ وحده لا شریک لہ ولا شہد محمد عبدہ والصلوٰۃ
 ضاد نے یہ نہ کہہا تسم ہے الصلوات لک کہ میں بھرتا موسس اور دنیاوی ظلمی اور ہری اور
 خلیج اور بہار میں بہت سی حل پھر کر سیر کی ہے اور جادو کروں اور شاعروں اور کاہنوں
 کے کلام بہت سے میں گراں لذت کا کلام آجک نہیں سمجھا کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم نے خایا اور حضرت کا نام حضرت کے موغ سے سنتے ہی ایمان لایا اور کلمہ
 شہادت پڑھا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں کہ ایک روز جنگ بدر میں ہم نے اور عام
 مسلمانوں نے فرشتوں کو بچشم ظاہر دیکھا کہ حضرت کی بدو کو ممانی سے آئے تھے اور
 کافروں کو قتل کرتے تھے حال کہتے ہیں کہ عبد اللہ عنبک رضی اللہ عنہ کی ہڈی کی ٹہری
 جنگ بدر میں ٹوٹ گئی اور ہڈی دو ہری ہو گئی عبد اللہ عنبک رضی اللہ عنہ اس حال
 سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دست مبارک اونچی ہڈی پر رکھا اور
 ہڈی جوڑ گئی اور یکساں ہو گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خدیج کہو نے
 میں ایک پتھر خدیج میں نکلا کہ ٹوٹا اسکا محال ہو گیا کسی کو قدرت نہ تھی کہ اس پتھر کو توڑ سکتا
 جابر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اسکا نام زبان مبارک پر لیکر اپنے اٹھ سے ایک
 گدے اس پتھر پر اسی وقت وہ پتھر شل تو وہ ریک بن گیا۔ اور ادیبوں نے وزن سے

اور حضرت ریگ کنعیا بھی کیا۔ اس روز جابر رضی اللہ عنہ نے پایا کہ حضرت کو اپنے
 گھروں کے دروازے پر آگ لگی اور ایک ہانہ آگھر میں ان کے تہا بکری کو فوج کیا اور
 وہی ایک حضرت کی خدمت میں لگی اور عرض کیا کہ یا حضرت تشریف لے چلے میں نے
 تہا تہا واسطے کیا ناظر کیا ہے میں اور تم کہا تیکے آپا نے فرمایا کہ یاروں میں
 سے یہ بھی تو سہرا لے لیں۔ جابر نے عرض کیا یہ اسبجے شرمندہ ہونا ہے گا اس لیے کہ
 کیا تہا سے آپ آدمی کو بھی کھویش نہیں ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کے دروازے پر کیا یا صاحب الخشت جابر نے ہمارے واسطے جہانی طیار کی در
 کوسب تیار۔ ایکہ آریس سلمان خندق کہو رہے تھے یہ آواز مبارک سب حضرت
 تی جہا جابر کے گھر کوئے جابر رضی اللہ عنہ کا چہرہ سب کو دیکھ کر شرمندگی سے زرد ہو گیا
 اور کہتے ہیں خیال کیا کہ دو آدمیوں کا کہا ہے اور اس قدر جمعیت ہوگی کیا کہ وہ رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جابر بے غم ہو جا اور قدرت خدا اور شرف نبوت
 و کائنات کو۔ پس حضرت نے آٹے کے خمیر میں اور گوشت کی ہانڈی میں لعاب دہن
 کیا۔ کالہ کا دلایا اور فرمایا کہ ہرگز چٹھے سے ہانڈی نہ اوتا نا آئی کچا شروع ہوا اور ادھر
 ہوتا شروع کر دیا۔ سالین ہانڈی سے اور روٹی توہ سے برابر آتی تھی اور لوگ پیٹ بھر
 کر کھاتے بیٹے جاتے تھے اور ہرگز کسی نہ تھی۔ عجبنا جس کسی نے گوشت اور روٹی مانگی جابر
 شاف اور کہا نا بدستور تھا کم ہوتا تھا ایک گروہ کہا کر اوٹھتا تھا دوسرا گروہ بیٹھا تھا یہاں تک
 نوبت پہنچی کہ ایکہ ہار بامیں آدمیوں نے خوب پیٹ بھر کر کہا دیا اور کہا نا کم ہوا بعد کو حضرت
 سلمان دو جہاں نے شہنشاہ زمین و زمان سے جابر کے حب و نواہ لہنا کہا کر سیر ہو گئے۔
 اور جابر کے گھر والے بھی سب کہا چلے جب حضرت اٹھ کھڑے ہوئے تو جابر کہتے ہیں
 کہ خدا کی قسم کہا نا جو میں نے دیکھا تو کھٹکانہ تھا بلکہ بڑ گیا تھا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے یہ جنگ حیدر میں بانی ختم ہو گیا سلمان پیاس کے مارے جان لبد ہونے لگے سب
 حضرت کی خدمت میں جمع ہوئے اور پیاس کی شکایت کی حضرت نے اپنا وضو کا لٹا لٹکا۔
 اور ہاتھ مبارک اپنا اوس میں ڈال دیا آجی انگلیوں سے ایسا چشمہ بانی کا جاری ہوا کہ تمام لشکر

سیر ہو گیا اور شکین پانی سے بہرین اور جانور اور آدمی سیراب ہو گئے۔ انہیں بار بار سو
 آدمی اور گیارہ سو جانور تھے سب سیر ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ایک
 لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کم ہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری
 ہونیکا منجھہ چار مرتبہ ظاہر ہوا ہے یہاں مختصر کر کے ایک ہی جگہ بیان کافی سمجھا۔
 برادرین غازی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دوسرے روز حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم چاہہ حدیبہ پر آئے یہ کھوان بالکل خشک پڑا تھا ایک قطرہ پانی بھی اُس میں نہ
 تھا آپ نے اپنے وضع کا پانی لوٹے سے تھوڑا اُس کو می میں ڈال دیا حکم خدا سو کہ بندان
 پانی سے سیر ہو گیا تمام شکار اور چار یاہ سیراب ہو گئے۔ عمران خنیتین رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ پھر المکرتبہ آخر میں پانی کم ہو گیا تھا اور شکار اسلام خشکی سے جاں بلب ہوا
 نزدیک تھا کہ سب مر جائیں یہ حالت دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ آئے فرمایا کہ اسے صلی جاؤ کہ میں سے پانی تلاش کر کے
 لاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ چار طرف جھنجھیں گے کہ میں پانی نہ ملا اگر ایک عورت ملی کہ اسے
 پاس لوٹا پانی کا بہا ہوا تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اُس عورت سے
 لیکر ایک طغاریہ میں ڈالا۔ اور شکار کو فرما دیا کہ پانی پی لو اور چار پایوں کو پلاؤ۔ چنانچہ سب
 آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اور ایک ایک خشک پانی سے بھر لیا اور برتن پانی سے
 بہہ لے سبحان اللہ جل شانہ طغاریہ پانی سے بچت بچتا رہا۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت تغنای حاجت کو گوشتہ تہائی ڈھونڈتے
 تھے اور وہ حالت مسافرت کی تھی اور جبل میں آچکا تھا مگر وہ تھا آپ نے ایک درخت
 کو اشارہ کیا وہ اگر آگے اوپر چاروں طرف سے ایسا جھک گیا کہ حضرت بالکل چھپا ہوا
 گویا چھوٹ گیا اور میں حضرت نے تھاے حاجت فرمائی اور باہر تشریف لے آئے وہ
 درخت بدستور صیانتا دیا ہی ہو گیا اور اپنی جگہ پر چلا گیا۔ زید ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے
 ہیں کہ خیبر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹ گئی اور گوشتہ محدثی کے جاگ گیا
 حضرت نے فوراً دم کیا وہ ٹوٹا، مگر جیسے پہلے تھی ویسے ہی ہو گیا۔ انس رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ زید اور جعفر ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ایک مقام پر خالد رضی اللہ عنہ کی برابر لڑ رہے تھے جہاد میں دو توشہید ہو گئے۔ اول جبثہ زید کے ہاتھ میں تھا زید شہید ہو گئے تو جبثہ اسلام کا جعفر نے اپنے ہاتھ میں لیا جعفر کے بھی ایک ایسا زخم لگا کہ شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے جبثہ لیا وہ بھی زخم لگا کر شہید ہو گئے پھر خالد و السید رضی اللہ عنہ نے جبثہ لیا اور کافرون پر فتح پائی چند روز ایسا ہی ہوا۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سید المرسلین علیہ السلام نے حنین کی لڑائی میں ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اس شخص کو دوزخی دیکھتا ہوں اور حالانکہ اس شخص نے جہاد میں دو بھادری کی اور ایسی جوانمردی سے لڑا کہ کافرون کی خون سے میدان و غلا لالہ زار کر دیا۔ ندیان قرغان کے خون کی بہادری اصحاب اُسکی جرات دیکھا سر کر بیان ہو اور حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ غازی مجاہد ہے کہ سو شخص اُس کی برکت سے بچنے جائیں اور بیشی ہوں یہ کیسی دوزخی ہے۔ حضور تلبہ عالم نے پھر وہی فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے۔ صحابہ نے اُسکی جان باری اور جان تناری کو دیکھا اُس کے دوزخی ہونے کا تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کیا بعد میں یہ دوزخی ہو اسی گفتگو کے درمیان میں اُس شخص بہادری کے زخم کثرت سے آئے اور ادھر کافرون نے اُسکو زخموں سے چور کر کے حملہ کیا اور پکڑ لیا جاتا وہ شخص بہادری سے کہ کافرنہ کلمین اپنی چہری اپنے پیٹ میں مار کر مر گیا اور خود کشی کا غضاب سر پر لیکر موجب فرمانے حضرت کے دوزخی ہوا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ بوجہ دوزخموں کے اپنے آپ کو اُس نے مار ڈالا یہ واقعہ دیکھ کر یاروں نے کہا صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النار

حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سید المرسلین علیہ السلام پر لبید ابن عامر یہودی کی لڑکیوں نے جادو کیا تھا چنانچہ جب جہنم تک جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ اُس بنگی کے ازواج مطہرات پاس نہ جاسکتے تھے اور اگر جاتے بھی تھے تو کچھ نہ ہوتا تھا ایک روز رات کو آٹھ خواب میں کچھ معاملہ دیکھا صبح کو اُدھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے علی مقام چاہ وزدان پر جا اور اس پتھر کے کونین کی سچی زہری

کہو کر دیکھو جو کچھ لے اوسکو لے آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور جاگزین کہو دی تو اُس
مقام سے کچھ گاتھیں ایک ڈورہ میں لگی ہوئی اندر گاتھ میں ایک سوئی بندھی ہوئی تھی
اور بقولے موتے شریف آنحضرت کے تھے (اور بقولے خدیو ذاتہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے تھے اور اُن پر گرہ لگی تھی) یہ جادو نکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ لیکر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے خدیو آدمیوں نے ملکر بڑی کوشش کی کہ
کسی طرح اُن گرہوں کو کھولیں مگر ایک گرہ بھی نہ کھل سکی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو پڑھا ساری گرہیں پھین
گئیں اور وہ جادو دور ہو گیا سویان نکل گئیں آپ صبح سالم ہو گئے اور بعض مفسرین نے
نشان نزول موعود میں کا یہ بھی لکھا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں کسی طرح ایمان نہ لاتی تھی میں حضور رسول میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت دعا لیجئے میری ماں مسلمان ہو جائے سید المرسلین علیہ السلام
نے دعا فرمائی اللھم اھد ام ابوھم یدہ اسے اللہ ہدایت کی ابو ہریرہ کی ماں کو
جب ابو ہریرہ گھر آئے تو دیکھا کہ ماں سر دھڑی ہوئی اور کپڑے بدلے ہوئے بیٹھے ہو
ابو ہریرہ کو دیکھتے ہی کہنے لگی کہ اے فرزند مجھے کلمہ پڑھا ابو ہریرہ نے کلمہ شہادت
اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھایا اویس وقت وہ مسلمان ہو گئیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سال منیہ نہ برستا تھا جمعہ کے دن حضور پر سر منبر خطبہ
پڑھ رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا یا سید المرسلین اھلک مال و جلع اھل
اسے رسول اللہ کے ہلاک ہوا اور بھوکے پیاسے ہوئے اہل و عیال بھلائے
یا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جانے سے منیہ کی دعا مانگو یہ شکر حضور نے دعا
کی یا رب اسق عبادک و کلابک و دوابک۔ اسے رب ہمارے سید اب
کراپنے بندوں کو اور شہروں کو اور چار پاؤں کو۔
یہ دعا اجمعی زبان مبارک سے پوری نہ ہوئی تھی کہ بادل ہوا میں گر جا اور صورت بڑھنے لگی

اُس سے نمودار ہوئی یہاں تک پانی برساکہ حضور رحمت عالم بھی مینہ بن جھگ گئے اور
ممبر سے نیچے آگئے سات روز برابر مینہ کی جھریاں اسی لگن کہ زمین ہری بھری ہو گئی
اور ندی نالے اوہل پڑے اور رو چڑھ آئی پھر وہی اعلیٰ حضرت کے پاس بھاگ کر آیا اور
عرض کیا کہ یا سیدنا اہل بیتنا و فرقتنا الاشفیاء۔ اسے سید المرسلین گئے مکان
ہمارے اور غن ہوئے ہوا اسباب ہمارا پھر حضرت نے دعا فرمائی یا رب حوٰلنا
لا یصلنا۔ اسے رب ہمارے گرد آگد ہو

کی حدیث میں بھی موجود ہے۔ فوراً حکم خدا مینہ برسا موقوف ہو گیا۔ ایک روز سید المرسلین
علیہ السلام ایک درخت کے نیچے سفر میں بطریق قبیلہ سورہے تھے اور تلوار مبارک آپ کی
اُس درخت کی تنہی میں لٹک رہی تھی ایک شخص اعلیٰ آن پہونچا اور تلوار کھینچ کر حضرت پر
حمل کیا حضرت جا گئے وہ بولا کہ اب تیار و تہین میرے ہاتھ سے کون بجا سکتا ہے حضرت
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیرا ہے۔ حکم خدا سے اسی درمیان میں اُس درخت نے
اپنا گدھا اس زور سے اوس ملعون کے سر پر مارا کہ بھیجا اوس کا کٹے ٹکڑے ہو گیا اور وہ مر گیا
بستی میں ایہ وہ اللہ فیض ملک من الناس کی تفسیر میں لکھا ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد مدینہ میں لکڑی کے ستون پر تکیہ لگا کر خطبہ
پڑھتے تھے جب ممبر طیار ہو گیا تو آپ نے اجماع کے دن ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا وہ لکڑی کا ستون
پاؤں بلند رویا اور قریب تھا کہ پھٹ جائے کہ اس عرصہ میں حضرت نے دوڑ کر اوس ستون
کو بغل میں لیا سفینہ سے لگایا وہ لکڑی آدھ در و ناک سے مثل عاشقان مہر کے روئے اللہ
چہرے چوٹے بچوں کی طرح چڑک چڑک کر تھم تھم کر گر رہے تھے تمام حاضرین اُس کے ساتھ
ساتھ روٹے تھے۔

بستی میں تفسیر آخر ایہ میں یہ سلسلہ رکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مجلس میں بائیں
ہاتھ سے کہا نا کہنا تھا اور دائیں ہاتھ میں اُس کے بیچ کا فرض تھا وہ ہاتھ بغل میں چبڑاتا
تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کہا نا کہنا و اُس نے
دایان ہاتھ پڑیا فوراً اچھا ہو گیا اور مومٹھا گک پہونچے لگا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا

باپ مرگیا تو قرض او سپردت تھا تہوڑے چوارے در نہین چوڑے کہ ایک درم کی قیمت
 کئے اور قرضہ و سہارا درم تھا جابر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں چاہتا ہوں کہ میری عاقبت قرض سے
 چھوٹ جائے اور بالکل قرض سے گھو خلاصی ہو جائے۔ اور سوائے ان چواروں کے
 میرے پاس کچھ نہیں ہے قرض خواہوں سے آپ فرما دیجئے کہ وہ صبر کریں اور تقاضا
 سخت کریں سید الفرائین علیہ السلام نے فرمایا جا اول چواروں کو لے اور فلان درخت
 کے نیچے چار یا پانچ دہریان لگاؤ گے جابر نے وہ چوارے لاکر چار پانچ دہریان جو جب
 ارشاد کے درخت کے نیچے لگا دیں سید المرسلین علیہ السلام تشریف لائے اور ایک
 دہریہ کے برابر کھڑے ہو کر نیچے پڑے رہے بعدہ قرض خواہوں کو ہلکا قرضہ میں ہر شخص کو
 چوارے وزن کر کے دینا شروع کئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ سب قرضہ و فائدہ ہو گیا۔
 جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دھیر چواروں کے جسے تھے ویسے ہی پڑے رہے
 اور باقی دھیر سے سب قرض وار اپنا اپنا قرضہ لے گئے ان تین دہریوں کو کسی نے ہاتھ
 بھی نہ لگایا۔

تفسیر بی بی من والہ یحضاک من الناس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہ میں ایک شخص
 پیدا ہوا تھا رکنا نام وہ چرواہا بن کر آتا ہے اس میں ایسی طاقت تھی کہ اگر سو آدمی اور گا
 پانوں کو لڑکے زور کرتے تو زمین سے نہ اٹھا سکتے تھے اور وہ بڑے سے بڑے بچہ کو گھوڑ
 سے گنبد کی طرح جبر چاہتا اور ہر بچہ ایک دیتا تھا اور درختوں کے جڑ سے ایسے اوکھا کر بھینکتا
 تھا جیسے کسی نے کہاں اوکھا کر بھینکی۔ ایک روز سید المرسلین کا بھی گذر اسی جگہ پر
 ہوا جس میں وہ بکریاں چراتا تھا اور رکنا سے حضرت کی ملاقات ہوئی رکنا حضرت کو بھینک
 بولا کیا تم وہی شخص ہو جو ہمارے بتوں کو بھیناتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ہاں میں وہی ہوں رکنا بولا اب میں تم کو قتل کئے بغیر نہ چوڑو لگا لیکن آگے آؤ پہلی طاقت
 کا آپس میں امتحان تو کر لیں۔ آؤ مجھے کشتی لڑو اور اپنے خدا سے اب تم مدد طلب کرؤ نیز
 اپنے بتوں سے مدد مانگتے ہوں اگر تم مجھے نہ مین پر گراؤ تو میں تم کو دس بکریاں دوں

اور تمہارے خدا کو سچا اور اپنے بتوں کو جھوٹا جانوں اور جو میں تمہیں گراؤں تو میں تم کو
 قتل کروں اور اپنے بتوں کو سچا جانوں سید المرسلین علیہ السلام سے متعلق ہو گئے اور فرمایا
 لے آؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم کھڑا اس سے کشتی کی اور ایسے زمین پر دے چکا کہ جیسے
 دھوبی کپڑے کو پتھر پرارتے ہیں اور اس کے غنیدہ پر سوار ہو گئی رکنا کا موغہ زرد پڑ گیا اور کہنے
 لگا کہ یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اور کشتی اڑو اور پھر دس کربوں کی شرط ہے تم کو
 دوں گا آپ اس کے سنیہ پر سے اٹھ کر کھڑے ہوئے پھر کشتی ہوی پھر حضرت نے اس کو
 زمین پر دے مارا رکنا کا موغہ برف ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ افسوس تم پر اسے بتوں میں نے
 برسوں میں اس لئے پوچھا کہ آج مشکل کے وقت تم میرے کام آؤ میری مدد کرو نہ اس لئے
 پوچھا تھا کہ مجھے محمد سے شرمندہ کرو خدا اس کا تم پر غالب آ گیا اور تمہاری بات دو کوڑی کی
 ہوئی اگر آج تم میری مدد کرو گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھ کو قیاب کرو گے تو میں کبھی
 تمہارے پاس نہ آؤں گا اور تمہارا بھرم جا مارے گا۔ یہ کہہ کر سید المرسلین علیہ السلام سے پھر
 متوجہ ہو کر بولا کہ آؤ تیسری بار اور بھی کشتی اڑیں اگر ابھی مرتبہ تم مجھ کو گراؤ تو دس کربان اور
 دوں گا۔ حضرت نے تیسری بار بھی اللہ کا نام لیکر پھر اسے زمین پر دے چکا رکنا کہنے لگا
 اسے محمد تمہارا سچا اور تو سچا ہے اور ہم جو لے ہی اسے بت چوٹے تیس کربان ہو جب اللہ
 کے دینے کا حضرت نے فرمایا یہ میرے کس کام کے ہیں ایمان لا رکنا نے کہا کہ سید
 میرا دل تمہارا معجزہ دیکھنے کو بہت چاہتا ہے ایک مسجد اور دو کھلا دو درخت جو کل
 کے کنارہ پر کھڑا نظر آ رہا ہے اس کو مل کر دو کہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر ایک کھڑا تھا
 پاس اور ایک کھڑا وہیں کھڑا ہے سید المرسلین علیہ السلام نے اس درخت کو طلب فرمایا اسے
 درخت درمیان سے شق ہوا اور ایک حصہ اس کا وہیں چلبہ پر ابی کھڑا رہا دوسرا حصہ زمین
 چیرا ہوا چلا اور ایک پاس اگر حاضر ہوا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر
 جاؤ یہ پیچھے کو پھر گیا اور اپنے دوسرے حصے سے لکر کھڑا ہو گیا یہ اجڑا دیکھا رکنا نے کہا
 کہ معلوم ہوا مجھ کو آپ پیغمبر حق ہیں اور خدا بھی آپ کا سچا ہے اور ہمارے بت بھی جھوٹے اور
 ہم بھی جھوٹے لیکن آپ سے ایک عرض میری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا حضرت اگر میں اقیق

ایمان لاؤنگھا تو لوگ کہنے لگے کہ کانہ حضرت سے مغلوب ہو گیا اور عاجز اگر ایمان لایا ہی اٹھا، اللہ تعالیٰ
 جس روز مرے ایمان لائیکا وقت برابر آگیا فوراً ایمان لاؤنگھا اسوقت معافی دیجو چنانچہ عذر
 اور کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور حضرت صلعم واپس ہو کر آگئے۔ حضرت صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ حضور کی طلب و جستجو میں پھر رہے تھے دیکھ کر عرض کیا حضرت کہاں رونق افروز تھے
 حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا کا ذکر ارشاد فرمایا امیر المؤمنین حضرت ابو بکر
 نے اللہ جل شانہ کی جناب میں شکر کیے پھر کہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار
 حضرت سید المرسلین صلعم نے مالک رضی اللہ عنہ کو ایک برتن روغن عطا فرمایا تھا سیتا لیس برتن
 مالک اور فرزندان مالک رضی اللہ عنہ نے اس برتن سے روغن کھایا اور خوب فرح کیا لیکن برتن
 بدستور بھرا ہوا تھا چنانچہ ایک روز برتن کو جھٹک لگا اور اس صدمہ سے ٹوٹ گیا اور روغن زمین پر گر گیا۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت سید المرسلین صلعم اپنی آدمیوں کی ہمراہ حضرت
 طلحہ رضی اللہ عنہ کو کھڑت لیفٹ لگاؤٹی بیوی نے چند روٹیوں کا مالیدہ کر کے کھی ڈالکر حضور سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں پیش کیا حضور نے معدہ اسی ہمراہیوں کے اور معہ تمام اہلخانہ طلحہ کے
 کھایا۔ سب شکم سیر کر گئے اور طعام بدستور باقی بکھا جیسا تھا ویسا رہا بلکہ اور زیادہ ہو گیا اور اسی
 صورت سے چار مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہی معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ظاہر ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں توشہ خواہوں نے توشہ
 اسلام میں بہت قلیل رکھا مخلوق شدت گرسلی سے قریب ہلاکت ہوئی اور حضور سید المرسلین صلی
 علیہ وسلم سے فریاد کی حضور صلعم نے فرمایا کہ تلاش کرو جس شخص کے پاس جو چیز باقی ہو جو جو کر کے
 لاؤ لوگوں کے تلاش کر کے چند ٹکڑے روٹیوں کے اور چند خربے بھجھو جائے اور حضور میں لائی
 سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا انکو چمڑے کے دسترخوان کے نیچے چھپا دو اور لشکروں کو حکم فرمایا کہ
 اب چمڑے کے نیچے سے کھانا نکال نکال کر اپنی اپنی توشہ دان بھر لو چنانچہ تمام فوج ٹھہری ہوئی تھی
 اسے برتن کھانے سے حسبِ مراد بھر لیا اور خوب سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ جب سب لوگ کھا کر فارغ
 ہو گئے اور کوئی شخص باقی نہ رہا تو چمڑے کے نیچے دیکھا اسی قدر کھانا نظر آیا کہ جب قدر بھر ہو کر کھا لیا
 تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی

روغن زیتون طلب فرمایا مری والدہ نے بقدر قلیل مرے ہاتھ حضور میں بھیجا میں سو آدمی حاضر
آئے رہے شکم سیر ہو کر کھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل و عیال نے کھایا جب سب سیر ہو کر اور بخور دیکھا
تو برتن بدستور بکرا ہوا نظر آیا بلکہ کسی قدر اور زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ جاہل و غافل سے روایت ہے کہ
میرا اوٹ سفر میں تھک کر ہار گیا حضرت نے دعا کی فوراً اٹھ کر ایسا تیز چلا کہ اس قافلہ
میں کوئی اونٹ اس کے مقابلہ پر نہ جاتا تھا

ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں
فرمایا کہ آج کی رات انہی تیر چلے گی کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ اٹھے اور اپنی چار پائیوں کے مضبوط
باندھ کر رات آئی حسب الارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور ہوا۔ ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم برابر ابوطالب کے
ناک شام کو جاتی ہی حقیقت حقیقہ پہاڑ کی لمبائی پر پہنچ کر تمام درختوں اور پتھروں وغیرہ
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور جگہ ایک راہب بجز نام رہتا تھا اسی یہ باجر
بچشم خود دیکھا اور سر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بوسہ دیکر لوگوں سے کہا کہ یہ ذات اقدس پھر آخر الزماں
ہی اور رحمت عالم و عالمیان ہی بعد قافلہ کی دعوت کی ابوطالب مع ہمراہ بیان شریک
ہوئے حضور کو ہمراہ نہ لیکن بجز انی کہا کہ میں جس شخص کی خاطر تمام قافلہ کی دعوت کی اس کو کہیں
چھوڑ آئی القعدہ حضور بھی حسب الطلب راہب کے تشلیف لائے ابرہہ مبارک پر سایہ
ہوئے تھا جب حضور مجاہدین دعوت میں پہنچ کر ابرہہ سے ہوا پس گیا اور اس درخت پر چھٹا ہوا جہاں
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ٹہرے ہوئے تھے اور جس مقام پر کہ لوگ جمع تھے وہاں سا
تھا اور سایہ کی بجائے کوئی جگہ باقی نہ رہی تھی اس سفر صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھنے لگے اور سبوقت
وہ درخت گھوما اور سر مبارک سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا بجائی کہا اے لوگو دیکھو
درخت کیا اضطرابی ہے کہ تم کو حضور کے سر پر سایہ افکن ہوا جب بعد فرخت تمام سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے ابرہہ بدستور درخت پر آیا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا
بجز راہب کے چلتے وقت دعا کی اور کہا اے ابوطالب اس ذات والا صفات کی محافظت میں
سستی تمام کرنا چاہئے کہ یہ شخص غیر آخر الزماں ہے۔ یعنی تقضی رفتہ سے روایت ہے کہ سفر میں ایک روز ایک

اونٹ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سرور عالم کی حضور میں اپنے مالک کی شکایت کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ اسکی خور و پرداخت کھانے پینے میں خبر
گیری میں غفلت نہ کیا کر یہ روایت بھی بعلی نقضی رحمہ سے ہے کہ ایک روز حضور سید المرسلین
موجود خواب استراحت تھے کہ دھوپ چہرہ مبارک پر پڑی ایک درخت اونگھ سے بہت فاصلہ پر تھا
وہ اپنی جگہ سے علیحدہ ہو کر چلا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا جب حضور رحمت عالم صلعم
بیدار ہوئے درخت بدستور اپنی جگہ پر جا کر قائم ہو گیا اور یہ معجزہ تمام حاضرین نے بحکم ظاہر
دیکھا۔ یہ روایت بھی بعلی نقضی سے ہے کہ ایک روز ایک شخص کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
میں حاضر لائے اس شخص کو جن نے کھلیا تھا حضور صلعم نے ہاتھ مبارک اس کے سینہ پر
رکھ کر دعا پڑی اس کے شکم سے ایک سیاہ کپڑا باہر نکل کر زمین پر دوڑنے لگا اور وہ شخص باطل بندہ
صحیح و سالم ہو گیا۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک درخت کو بلایا وہ دور تر فاصلہ پر تھان زمین پہنچتی جاتی تھی اور درخت آ رہا
تھا نوبت بانیجا رسید کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کی حضور میں کھڑا ہوا سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ کوٹ جافورا واپس ہو گیا۔ ابن عمر رحمہ سے روایت ہے کہ
ایک اعرابی حضرت لبی المرسلین صلوٰۃ علیہم اجمعین کی حضور میں آیا عرض کیا کہ میں
آپ کی رسالت پر جب ایمان لاؤں کہ کوئی گواہ صحت نبوت پر شہادت دے سید المرسلین علیہ السلام
نے ایک پہاڑ کو جو کنارہ وادی میں تھا طلب فرمایا فوراً پہاڑ حضور میں حاضر آیا پھر
اس پہاڑ نے حضور کی رسالت پر گواہی دیکر کہا کہ آپ اللہ جل شانہ کے رسول برحق ہیں
یہ دیکھ کر اعرابی ایمان لایا اور پہاڑ پیچھے کو اپنے مقام پر لوٹ گیا۔ حضرت ابن عباس رحمہ
سے روایت ہے کہ دو صحابہ رضی اللہ عنہما اعرابی آیا اور اسی طریق سے گواہ کو طلب کیا
اور کہا یہ خوشہ خرم کاجو درخت پر ہی اگر گواہ ہے میں ایمان لاتا ہوں سید المرسلین علیہ السلام
نے خوشہ خرم کو اشارہ فرمایا اور بلایا خوشہ خرم طلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے درخت سے نیچو آیا اور دوڑ کر حضور میں حاضر ہو کر رسالت پر گواہی دی پھر واپس
چلا گیا اور اپنی مقام پر قائم ہوا اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لایا۔ ابن عباس رحمہ

روایت ہے کہ تیسری روز تیسرا اعرابی آیا اور اوسیطین پر گواہ طلب کیا حضور صلعم فرودخت خرا کو اشارہ
 بلانیکا فرمایا درخت دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی نبوت کی تصدیق کر کے جاگایا وہ اعرابی بھی ایمان لایا۔
 حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک روز ایک بھیڑیا کلمہ کی دہرائے کو اٹھا کر لیکر چرواہا دوڑا آیا اور وہ
 کو بھیڑی سے بچھڑایا بھیڑیا نا کام و محروم چلا اور چرواہہ کی طرف موڑ کر کہہ دیا میں اپنی روزی لے کر جاتا ہوں
 تو فرحمن کی چرواہہ کی تعجب سے کہا کہ واللہ آج تک میں نے کوئی بھیڑیا ایسا نہ دیکھا کہ وہ بولتا ہو۔ یہ
 سن کر بھیڑی نے کہا یہ تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پیغمبر آخر الزمان تمہاری درمیان پیدا ہوئے ہیں اور اگلی پہلی جنم دیتی ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے
 ہیں کہ ایک روز یہودیہ دنبہ کے گوشت میں زہر ملا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دکھلانے کی واسطے براہ عداوت لائی آپ نے اس گوشت کھا نیکو ہاتھ چلایا گوشت سے آواز آئی کہ
 یا رسول اللہ آپ مجھ کو کھائے مجھ میں زہر ملا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ کو بلایا
 اور فرمایا کہ تو نے اس گوشت میں زہر ملا ہے اس نے عرض کیا کہ کچھ ہی دن زہر ملا ہے
 مگر آپ کو کس نے خبر کی فرمایا اسی دنبہ نے خبر کی جبکہ گوشت ہے۔ حضرت نے فرمایا تو نے کس لئے
 زہر ملا یا تھا کہا کہ آپ کے امتحان کے واسطے ملا یا تھا کہ آپ زہر لے گوشت کو کھائیں اور
 زہر اثر نہ کرے میں ایمان لاؤں۔ حضور نے اسی وقت اصحاب باہن کو بلا کر گوشت تمام
 کھایا اور کچھ ضرر نہ ہوا تب یہودیہ ایمان لائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ ایک روز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خرمے ابوہریرہ کو عطا فرمائے اور ان میں برکت کی دعا
 فرمائی حضرت ابوہریرہ رہنے لگے انکو ایک برتن میں رکھ لیا تمام عمر اودھ کو کھاتی اور خرچ کرتے
 ہی کم نہ ہوئے لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اخیر زمانہ خلافت میں وہ برتن زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔
 انحضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور سے خارج ہونے اور سب سے
 اظہر معجزہ قرآن شریف ہے کہ تمام علماء فقہا ملنا جمع ہو کر اس کی ایک آیت کا بھی جواب نہ
 دے سکتے۔ اگر تمام معجزات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کر لیا قصہ کیا جائے تو
 عمر فوج بھی کافی نہ ہو اور دفتر برد دفتر کلمہ لکھ کر بھرتے جائیں۔